تذکرہ

مجاہد ملت

باعث آرائش و تزئین ایں بیت الہ ابوالوفا اہل الصفا محمود شاہؒ

مصنف
محمد نواز شاہد نقشبندی (ایم اے بی ایڈ)
مدنی

LIFE TIME

Guarantee

گونڈل کی تیار چھتیں

لائف ٹائم گارنٹی

PAKTEL: (0342) 7351978
514378-29825 FAX: 514379
KARACHI:-(021) 7738582

بائی پاس روڈ دھیرکے گجرات

marfat.com

تذکرہ

مُجاہدِ ملّتؒ

● قائدِ اعظم کے ساتھی ● مُجاہدِ تحریکِ پاکستان ● مُجاہدِ جہادِ کشمیر
● غازیٔ تحریکِ ختمِ نبوّت

حضرت صاحبزادہ سیّد محمود شاہ گجراتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی

دینی، ملّی اور سیاسی خدمات

مُصنّف:

خادم قبلہ شیخ الحدیثؒ محمّد نواز شاہد نقشبندی

ایم اے، بی ایڈ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب----------تذکرہ مجاہد ملتؒ

مصنف----------محمد نواز شاہد نقشبندی

اشاعت اول----------جولائی ۱۹۹۸ء

تعداد----------ایک ہزار

مقام اشاعت----------گجرات

قیمت----------150روپے

خطاطی----------عمران قادر ملک

کمپوزنگ----------مدنی کمپوزرز گجرات

ملنے کا پتہ

صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی خطیب اعظم مرکزی مسجد

پیر محمود شاہ گجراتی جناح روڈ گجرات فون : 513808-513061

یونیورسل اسلامک کالج علی پورہ روڈ گجرات

marfat.com

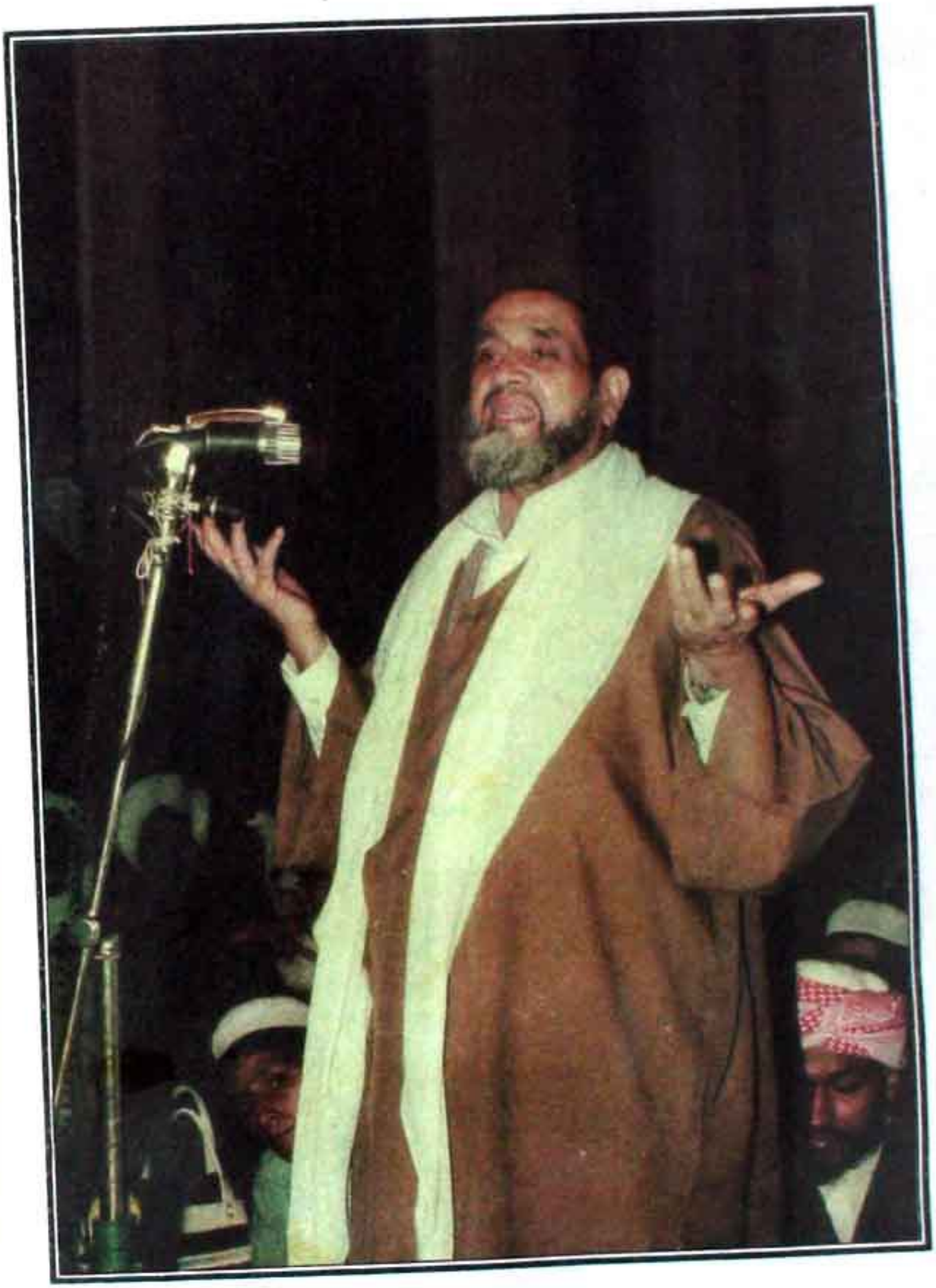

پورے قد سے ، جو کھڑا ہوں تو ہے یہ تیرا کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

marfat.com

تذکرہ مجاہد ملت رحمۃ اللہ علیہ

مصنف : محمد نواز شاہد غفاری ایم اے بی ایڈ
محلہ رحمان پورہ گجرات۔ فون: 04331-515966

تحقیق و ترتیب

ڈاکٹر پروفیسر احمد حسین قریشی قلعہ داری۔ پی ایچ ڈی۔

نظر ثانی

(ا) صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی (سجادہ نشین مجاہد ملت)
(ب) میاں محمد اشرف نسیم محلہ رحمت آباد فون : 511770

ایڈیشن : اول تاریخ اشاعت : ربیع الاول 1419ھ (جولائی 1998ء)

ملنے کا پتہ :

*صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی خطیب اعظم مرکزی مسجد
پیر محمود شاہ گجراتی جناح روڈ گجرات۔ فون : 513808/513061
یونیورسل اسلامک کالج علی پورہ روڈ گجرات فون : 522557
*شاہد آئیڈیل سکول محلہ رحمان پورہ گجرات ، فون : 515966
* صاحبزادہ سید عبدالمجید شاہ گجراتی۔ نیویارک امریکہ
فون: 7184358910

marfat.com

انتساب

اس عظیم ہستی کے نام جنہوں نے ناچیز کے لئے اپنا سب کچھ وقف کر دیا اور رب تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ اے بار الہ ! میرے بیٹے کو میرے لئے وجہ افتخار بنا۔ اور ان کی دعاؤں کے صدقے سے آج اس قابل ہوا ہوں کہ قبلہ والد گرامی حضرت میاں رحمت علی نقشبندیؒ کے مرشد کریم قبلہ **شہنشاہ ولایت** رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند عظیم سید **محمود شاہ گجراتی** رحمتہ اللہ علیہ کی حیات مبارک کے بارے میں کچھ معلومات سپرد قلم کر رہا ہوں

مصنف

محمد نواز شاہد نقشبندی

ایم اے بی ایڈ

محلہ رحمان پورہ گجرات فون نمبر ۵۱۵۹۶۶

marfat.com

تقریظ

مسلمانوں کو سیرت نگاری سے کافی شغف رہا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے جو کچھ کیا اس کا احصاء تقریباً ناممکن ہے۔ پاک وہند میں بھی اس فن پر بہت کچھ لکھا گیا۔ متقدمین کو چھوڑ کر متوسطین اور متاخرین کو لیں تو علماء و صلحا کے حالات پر یہ معروف کتب سیر سامنے آتی ہیں۔

گلزار ابرار (مولانا محمد غوثی) اخبار الاخیار (شیخ عبدالحق محدث دہلوی) مجمع الاصفیاء (علی اکبر اروستانی) سفینۃ الاولیاء (شہزادہ دارا شکوہ) سبحۃ المرجان (مولانا غلام علی آزاد بلگرامی) مآثر الکرام (آزاد بلگرامی) خزینہ الاصفیاء (مفتی غلام سرور لاہوری) ابجد العلوم (نواب صدیق حسن خان) تذکرہ علمائے ہند (مولانا رحمان علی) قاموس المشاہیر (نظامی بدایونی) حدائق الحنفیہ (فقیر محمد جہلمی) نزھۃ الخواطر (حکیم عبدالحی لکھنوی) وغیرہ

وہ کتب سیر علیحدہ رہیں جو ایک خاص مسلک فکر کے علماء یا ایک خاص سلسلہ طریقت کے مشائخ کے حالات یا مخصوص شخصیات پر لکھی گئیں۔ الغرض اخیار و ابرار کی سوانح کا ایک طویل تسلسل ہے جو دیگر مذاہب عالم عیسائیت، یہودیت، ہندومت، بدھ مت، جین مت، زرتشت یا پارسی اور دہریت کے علمی سرمایہ میں نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہے۔

ایک طرف محدثین کرام نے اقوال محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام) کی حفاظت کا اہتمام فرمایا تو دوسری طرف علماء و مشائخ نے اعمال محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام) کی حفاظت کا اہتمام کیا۔

marfat.com

اعمال کی حفاظت اقوال سے کہیں زیادہ مشکل ہے اس سلسلے میں مسلسل ریاضت اور مستقلاً حرارت کی ضرورت ہے۔ بلاشبہ علماء مشائخ کی پاک سیرتیں نبی اکرمؐ کا زندہ معجزہ اور آیہ کریمہ ورفعنالک ذکرک کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔

علماء و صلحاملت کی آن اور مذہب کی آبرو ہیں ان کے دم سے دین و دنیا کی رونق ہے وہ رونق جو فریب نظر نہیں بلکہ حیات و قلب و جگر ہے وہ حیوانیت سے کوسوں دور اور انسانیت کی بہار ہے ہاں وہ مبارک ہستیاں جنہوں نے قلب و نظر کی پرورش کی ہو جنہوں نے رفعت شان مصطفویؐ علی صاحبہ السلام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا ہو۔ آنکھوں پر بٹھانے اور دل سے لگانے کے قابل ہے۔ بے شک ان کی مبارک سیر کو اُجاگر کیا جائے ان کی تعلیمات کی اشاعت کی جائے ان کے ذکر واذکار کیے جائیں کیونکہ ذکر محب ذکر محبوب ہی ہے۔ ان کی پاک حیات نوجوانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ اے کاش وہ اس طرف متوجہ ہوں اور متاع خانہ کو درون خانہ گم کر کے وہ کام نہ کریں جو ایک نابینا سے بھی متوقع نہیں۔ حیف صد حیف فرنگی تہذیب و تمدن اور فرنگی حیات و سیاست نے ان نوجوانوں کو کہیں کا نہ رکھا اس نے یہ راز پالیا کہ علماء و مشائخ امت ہی ملت اسلامیہ کی جان ہیں۔ انہی کے دم سے ایمان کی حرارت باقی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے اس نے نوجوانوں کو علماء حق سے برگشتہ کیا کہ ان سے برگشتگی خود دین و مذہب سے برگشتہ کرنے میں معین و مدد گار ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اسنے بڑی بے حیائی کے ساتھ حقائق پر پردہ ڈال دیا۔ پتہ جو معصوم تھا مجرم جو مجاہد تھا غدار جو مصلح تھا مفسد جو عالم تھا جاہل جو شہید تھا مقتول و مردود معلوم ہونے لگا۔ اللہ اللہ اس فرنگی نے جو نہ کرنا تھا وہ سب کچھ کیا اور ملت اسلامیہ کی بد نصیبی تو دیکھیے کہ وہ اس کے دام تزویر میں ایسی گرفتار ہوئی کہ نکلنا مشکل ہو گیا۔ ان کی دولت خود ان ہاتھوں لٹوائی گئی۔ ان کو احساس تک نہ

marfat.com

ہوا۔ زمانہ کروٹیں بدلتا رہتا ہے پہلے میدان ان کے ہاتھوں تھا جنہوں نے وقت کی قدر کی اور زندگی کو زندگی جانا اور قدم قدم آخرت کو پیش نظر رکھا۔

پھر میدان ان کے ہاتھوں آیا جنہوں نے وقت کی قدر نہ کی اور زندگی کو کھیل تماشہ سمجھا اور آخرت سے بے خبر ہو گئے۔ اللہ اللہ ایک وہ دور تھا جب نوجوانوں کو علماء و صلحا کی تلاش تھی اور یہ عجیب دور آیا ہے کہ جوان، نوجوان بوڑھے بھی علماء و مشائخ سے گریزاں نظر آتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ مدارس اور یہ خانقاہیں عظیم تربیت گاہیں تھیں جہاں سے انسان کو انسانیت کی معراج کمال نصیب ہوتی تھی۔ جب سے ان درسگاہوں سے بے تعلق ہوئے۔ انسانیت سے دور اور حیوانیت سے قریب تر ہو گئے ہیں۔ اس دور قحط الرجال میں ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء و صلحا کے حالات سیر سوانح اور تذاکر پیش کئے جائیں تاکہ بھٹکے ہوئے آہوؤں کو حالِ حرم معلوم ہو سکے اور شاید پھر وہ منزل جاناں کی طرف جادہ پیماں ہو سکیں۔

اسی طرح علامہ اقبال نے اپنے فکری تخیل میں انگریزوں کی ذہنی سوچ کی عکاسی کی۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو
اور اہل حرم سے ان کا روایات چھین لو
آہو کو مرغزار ختن سے نکال دو

فاضل مؤلف پروفیسر محمد نواز شاہد نقشبندی زید مجدکم ڈین فیکلٹی آف آرٹس یونیورسل اسلامک کالج پر شہنشاہ ولایت حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خاص نظر

marfat.com

عنایت ہے کہ انہوں نے تذکرہ شاہ ولایت کے بعد تذکرہ مجاہد ملت کو تالیف فرما کر تاریخ سے پردہ کشائی کی عدم بساط قرطاس کی بنا۔ پر مجاہد ملت ابوالوفا صاحبزداہ سید محمود شاہ گجراتیؒ کی حیات طیبہ کے لئے علامہ کے یہ دو اشعار بطور تحریر لانا چاہتا ہوں جو حیات مجاہد ملت کی عکاسی کرتے ہیں۔

نکل جاتی ہو جس کے منہ سے سچی بات مستی میں
فقیہہ مصلحت بیں سے وہ رند بادہ خوار اچھا
دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بوے اسد اللہی

آخر میں فاضل مؤلف پروفیسر محمد نواز شاہد کو میں صمیم قلب سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی گوناں گوں مصروفیات کے باوجود اس طرف توجہ فرمائی اور وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا اور عقل و دانش دونوں کے لئے متاع عزیز فراہم کی امید واثق ہے کہ ان کی یہ کاوش نظر قدر سے دیکھی جائے گی۔

سید محمد شہزاد مصطفیٰ الحسینی
(چیرمین یونیورسل اسلامک کالج)
زیب سجادہ شہنشاہ ولایت
حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ تعالے علیہ
۶ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ بمطابق یکم جولائی ۱۹۹۸ء بروز بدھ

marfat.com

تقریظ

خاصان خدا محبت والے۔ الفت والے۔ پیار اور لگن والے ہوتے ہیں۔ ان میں بہت زیادہ خلوص پایا جاتا ہے۔ ہر خاص و عام سے شفقت فرماتے ہیں۔ لیکن مجاہد ملت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ ایک ایسی ہستی تھیں جن کی پوری زندگی دین متین کی خدمت میں گزری۔ وہ اپنے پیر کامل کے بہت زیادہ عقیدت مند تھے۔ جب کبھی علی پور شریف خانہ مرشد پر حاضر ہوتے تو نہایت ادب سے چٹائی پر ہی بیٹھتے اور سوتے تھے۔ اسی طرح ولی کامل باپ حضرت شہنشاہ ولایتؒ کی خدمت میں بھی بہت ادب سے حاضر ہوتے تھے۔ آپ نے اولیاء کرام کی نہایت ادب سے خدمت کی اسی وجہ سے آپ کے سامنے کسی کو بلند آواز میں گفتگو کرنے کی جرات نہ ہوتی تھی۔

میں بڑے بڑے جلیل القدر علما کرام مشائخ عظام کی محفلوں میں شریک ہوا مگر جو لطف مجاہد ملت کی محفل میں ہوتا تھا وہ کسی اور محفل میں نہ ہوتا تھا۔

نام نہاد مجاہد ملت تو بڑے ملتے ہیں مگر حقیقی مجاہد ملتؒ صاحبزادہ محمود شاہ گجراتی ہی ہیں جو ناموس رسالت مآب کے لئے میانوالی پھانسی کوٹھری میں قید رہے۔ بڑے بڑے جابر حکمران آئے ان کے سامنے بھی آپ نے حق گوئی کا دامن نہ چھوڑا۔ مرحوم صدر چوہدری فضل الٰہی کے جنازے پر صدر ضیاء الحق کو دو ٹوک جواب دیا۔ مقرر اس انداز کے تھے کہ سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ لاہور میں جمایت اسلامی کا آغا

marfat.com

شورش کاشمیری بھی آپ کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔ علامہ کا شعر آپ کی ترجمانی کرتا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

زیر نظر کتاب میں فاضل مولف جناب محمد نواز شاہد نقشبندی نے مجاہد ملتؒ کی سیاسی، مذہبی، دینی، روحانی خدمات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں اس پر فاضل مولف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ان کی مزید کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔

سیّد مظفر حسین شاہ کالرہ کلاں ضلع گجرات
و
سید جماعت علی شاہ نقشبندی ترمذی
خادم قبلہ شہنشاہ ولایتؒ
رانیوال سیداں حال محلہ علی پورہ
گجرات فون نمبر ۵۲۵۰۵۰

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

ابتداء رحیم و کریم اللہ کے پاک نام سے جس نے اپنے کرم سے جہالت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی انسانیت کی ہدایت و راہنمائی کیلئے اپنے پاک پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنا دین مکمل فرمادیا اور آپ کو ختم المرسلین بنادیا۔

کروڑوں درود و سلام ہو نبی رحمت پر جن کی تعلیمات کو اولیائے عظام نے اپنے لئے سرمایہ افتخار سمجھا۔ ان عظیم ہستیوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حق یوں ادا کیا کہ آج ان کے مزارات بھی ہمارے لئے منزل کا پتہ دیتے ہیں۔ اور آج جو ہمیں ارض پاک نصیب ہے یہ ان ہی کی قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو۔ انہوں نے اصلاح معاشرہ کا جو کارنامہ سرانجام دیا وہ کسی مدرسے میں بیٹھ کر یا منبر پر کھڑے ہو کر نہیں بلکہ خانقاہوں اور حجروں سے باہر نکل کر رسم شبیری ادا کی اور لوگوں کے دلوں کو عرفان خدا کی ایسی ضیاء بخشی کہ وہ چار دانگ عالم پھیلتی ہی چلی گئی اور آج

marfat.com

جہاں جہاں اخلاقی قندیلیں منور ہیں۔ ان کی اک اک روشن کرن ان عظیم ہستیوں کو سلام کہتی ہیں۔

ایسی ہی باکمال ہستیوں میں سادات رانیوال سیداں ثُمہ گجرات ہیں۔ جنہوں نے رشد و ہدایت کی شمع ایسے دور میں روشن کی جب معاشرے پر انحطاطی کا رنگ چھایا ہوا تھا۔ مسجدوں کی جگہ مندر تعمیر کئے جارہے تھے۔ ہر طرف بندے ماترم کے ترانے الاپے جارہے تھے۔ انگریز کی چیرہ دستیاں اپنے شباب پر تھیں۔ اسی دور تنزل میں سادات رانیوال سیداں کے قطب دوراں حضرت میراں یحییٰ رحمتہ اللہ علیہ کے خانوادہ سے حضور قبلہ عالم پیر سید ولایت شاہ رحمتہ اللہ علیہ المعروف شہنشاہ ولایت نے احیائے ملت اسلامیہ کا بیڑہ اٹھایا۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی جو کوششیں کیں وہ نہ صرف گجرات صوبہ پنجاب۔ پاکستان برصغیر پاک و ہند ہی نہیں بلکہ عالم اسلام میں ہمیشہ زریں الفاظ میں لکھی جائیں گی۔ ۱۹۷۰ء میں ان کے وصال کے بعد شہنشاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند حضرت مجاہد ملت ابو الوفا حضرت پیر سید محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ نے نہ صرف اس سلسلہ کو پوری شد و مد سے جاری رکھا بلکہ صفحہ سیاست پر ہر حال میں اپنی عظمت کا لوہا منوایا۔ لہذا یہ کتاب ان ہی کی عظمت کے ترانے پیش کرنے کے لئے لکھی جارہی ہے۔

اس کتاب کو چند ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ آپؒ کے ہر شعبہ زندگی پر کچھ تحریر کیا جائے اور قارئین کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کی تصنیف کا اعزاز تو خدا تعالیٰ نے احقر کو بخشا ہے۔ لیکن صورت حال یوں ہے کہ اصل مصنف استاد محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر احمد حسین

marfat.com

قریشی قلعداری جنہوں نے یہ عظیم کام میرے سپرد فرمایا۔ کچھ مندرجات جناب چوہدری محمد صدیق لاہوری نے پہنچائے۔ حاجی ماسٹر محمد حیات نقشبندی مرحوم نے اس سلسلے میں راہنمائی کی۔

سجاد گان شہنشاہ ولایتؒ و مجاہد ملّت نے جو مہربانیاں احقر پر کیں ہیں ان کیلئے از حد مشکور ہوں۔ اگر میری یہ کوشش مشکور ہوتی ہے تو یہ بھی مرشد کامل کی نظر عنایت ہوگی۔ میرا مقصد تو مردان خدا کی خدمات سے عوام الناس کو روشن کرانا ہے۔ ورنہ

من کیستم کہ با تو دم دوستی زنم
چندین سگان کوئے تو یک کم ترین منعم

محمد نواز شاہد نقشبندی
غفاری ایم اے بی ایڈ
محلہ رحمان پورہ گجرات
فون نمبر ۵۱۵۹۶۶

marfat.com

سید محمود شاہ گجراتی۔ روشنی کا مینار

از طفیل میر نوائے وقت گجرات

پیر سید محمود شاہ گجراتی بلاشبہ دین اسلام میں روشنی کا وہ پاکیزہ مینار تھے جن کی کرنوں کی بدولت اسلامی امہ کو مزید جلا ملی، ان کی عظمت و کردار کی تعریف و تحسین کے لئے کئی کتابیں ترتیب دی جا سکتی ہیں، ان کی عملی زندگی کا ہر پہلو مسلم امہ کے لئے مشعل راہ ہے ان کی بے باکی کا کوئی ثانی نہیں ہے انہوں نے ہر دور میں جابر حکمران کے سامنے ڈٹ کر اظہار کیا اور کبھی بھی اصولوں پر سودے بازی نہ کی۔ میرا ان سے بچپن میں تعارف ہوا اور آج بھی ان کی بانگ دھل تقاریر کا متاثر ہوں بلاشبہ ان کی تقریر کی روانی، دلائل کی فراوانی بڑے بڑے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیتی، ان کے جمعہ کی تقاریر سننے کے لئے ضلع امڈ آتا۔ لوگ ان کی شخصیت کے اس قدر شیدائی تھے کہ ان کی عملی زندگی کو اپنانے کی کوشش کرتے تھے ان کی سرپرستی میں گجرات سے لاڑکانہ تک ایک یادگار سفر کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اس قافلہ میں باریش اور مذہبی افراد تھے۔ جبکہ میں اس وفد میں پتلون شرٹ پہنے اور بڑے بڑے بال رکھے ہوئے تھا اور سب سے کم سن تھا۔ میں نے خود جا کر محترم سید محمود شاہ گجراتیؒ سے اس وفد میں شامل کرنے کی درخواست کی تھی جو محترمہ بینظیر بھٹو سے ان کے والد ذوالفقار علی بھٹو کی تعزیت کرنے لاڑکانہ جا رہا تھا پیر صاحب نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے میری خواہش کو پذیرائی بخشی، اس سفر کے دوران ہر سٹاپ پر سینکڑوں مریدین ان کے استقبال کے لئے موجود تھے جو اپنے پیر کی ایک جھلک دیکھنے حاضر ہوتے تھے، مریدین ان کے لئے اور دیگر رفقاء سفر کے لئے خصوصی کھانے اور دیگر تحائف بھی لاتے رہے۔ المرتضیٰ میں محمود شاہ گجراتی کے وفد کی بینظیر بھٹو سے ملاقات کا وقت تین بجے مقرر تھا۔ چونکہ میں نوجوان تھا اور بینظیر بھٹو کی ایک جھلک بھی دیکھنا چاہتا تھا

marfat.com

ہمارا وفد وقت سے پہلے ہی المرتضیٰ پہنچ گیا۔ میں بینظیر بھٹو کو دیکھنے کے لئے ایک حصے میں گیا۔ جہاں وہ ایک غیر ملکی وفد سے باتیں کر رہی تھیں، محترمہ بینظیر نے اس وقت مغربی انداز کا ماڈرن لباس پہن رکھا تھا۔ لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ سید محمود شاہ گجراتیؒ سے ملاقات کے لئے وہ آئیں تو انہوں نے باقاعدہ دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا اور ان کے ہاتھوں پر نیل پالش بھی نہیں تھی۔ بلاشبہ یہ سید محمود شاہ گجراتیؒ کا دلی احترام تھا۔

سید محمود شاہ گجراتیؒ سفید پوش راہنما تھے لیکن انہوں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ ہی سیاسی ورکروں، صحافیوں اور ایسے افراد کی مالی معاونت کی۔ جبکہ خصوصاً تہواروں کے موقع پر میں نے بذات خود انہیں بڑے بڑے لوگوں کو بھی مٹھائی کے لئے پیسے دیتے ہوئے دیکھا۔ اور کسی کی ہمت نہ ہوتی کہ انہیں پیسے لوٹا دیتا۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلا پیر دیکھا تھا جو لوگوں کو خود پیسے دیتا تھا حتیٰ کہ تعویزوں کے لئے آنے والے افراد اور خواتین کو بھی پیسے دے کر رخصت کرتے۔ مرحوم، شوگر کے مرض میں مبتلا ہونے کے باوجود برفی کھاتے اور سیخ کباب سے آنے والوں کی تواضع کرتے۔ میں نے ایک سیاسی کارکن اور صحافی زندگی کے دوران صرف دو ایسی شخصیات دیکھی ہیں ایک سید محمود شاہ گجراتیؒ اور دوسرے غوث بخش بزنجو (سابق گورنر بلوچستان اور پاکستان نیشنل پارٹی کے صدر) جو کسی دنیوی لالچ اور ہوس کے بغیر اپنی جدوجہد میں مگن تھے اور اصولی موقف پر ڈٹے رہتے تھے۔ سید محمود شاہ گجراتیؒ کی رحلت کے بعد ان کے بیٹے سید سعید احمد شاہ گجراتیؒ نے ان کے مشن کو سنبھال لیا ہے لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ شاید آئندہ صدی میں بھی سید محمود شاہ گجراتیؒ کے پایہ کی شخصیت جنم لے سکے۔

marfat.com

روزنامہ نوائے وقت لاہور (7) 11 اگست 1998ء

ممتاز عالم دین سید محمود شاہ گجراتی کی برسی عقیدت واحترام سے منائی گئی

تقریب میں ملک بھر سے انکے ہزاروں عقیدت مند شریک ہوئے

بین الاقوامی شہرت یافتہ ممتاز عالم دین، مجاہد ملت اور تحریک پاکستان کے نامور کارکن پیر سید محمود شاہ گجراتی کی گیارہویں برسی یہاں نہایت عقیدت واحترام سے منائی گئی۔ اس موقع پر منعقدہ مختلف تقریبات میں ملک بھر سے ان کے عقیدت مندوں اور مریدین نے شرکت کی۔ حضرت پیر سید محمود شاہ گجراتی ۲۵ دسمبر ۱۹۲۰ء کو گجرات کی معروف روحانی شخصیت کے ہاں ولادت اور علماء دین کی سرپرستی میں دین اسلام کی تبلیغ کے مشن میں شامل ہوئے۔ ساڑھے گیارہ برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا اور ابتدائی عمر میں ہی امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کی بیعت فرمائی۔ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی تحریک پاکستان میں حصہ لینا شروع کر دیا اور جیل کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ قیام پاکستان کے بعد آل پاکستان مسلم لیگ میں شامل ہو کر سیاسی تحریکوں میں بھی حصہ لیتے رہے۔ اپنے دیگر بھائیوں کے برعکس مذہبی وابستگی کے ساتھ ساتھ سیاسی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ ان کے قریب رہنے والوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے سیاست کو بھی عبادت سمجھ کر کیا۔ سید محمود شاہ گجراتی صوبائی مسلم لیگ کے ممبر بھی منتخب ہوئے۔ لیکن مسلم لیگی جب اقتدار پرستی کا شکار ہوئے تو مسلم لیگ سے علیحدگی اختیار کر لی اور آپ نے بعد ازاں جمعیت العلماء پاکستان (جے یو پی) تشکیل دی تھی اور آپ جے یو پی کے نائب صدر منتخب ہوئے۔ لیکن جب جے یو پی بھی ہوس پرستی کا شکار ہوئی تو شاہ احمد نورانی سے اختلافات کے بعد جے یو پی محمود شاہ گجراتی گروپ قائم کر دیا۔ جب یو ڈی ایف اتحاد بنا تو مفتی محمود صدر منتخب ہوئے۔ جبکہ صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی ناظم اعلیٰ نامزد ہوئے۔ ۱۹۵۸ء کے جنرل انتخابات میں محترمہ فاطمہ جناح کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے ان کے پولنگ ایجنٹ بنے۔ جب گجرات میں کوئی شخص مارشل لاء کے خوف کی وجہ سے ان کی حمایت تک کے لئے تیار نہیں تھا۔ اسی زمانے میں "ایوبی آمریت" کے خلاف ۳۱۳ علماء کے ۳۱ میل لمبے جلوس کی قیادت کا سہرا سید محمود شاہ گجراتی کے سر ہے۔ تحریک ختم نبوت کے دوران قید ہو کر جیل گئے۔ لیکن انہوں نے اصولوں پر کوئی سودا بازی نہ کی۔ ۱۲ جون ۱۹۷۴ء کو ایک بار پھر تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے اور انہیں میانوالی جیل میں پھانسی کی کال کوٹھڑی میں پہنچا دیا گیا۔ لیکن انہوں نے "آئینی ترمیت" کے ضمانت کے باوجود جیل سے باہر آنے سے انکار کر دیا اور تمام مطالبات تسلیم ہونے کے بعد ہی جیل سے باہر آئے۔ جمعیت اہلحدیث کے رہنما علامہ احسان الٰہی ظہیر ان کے گھر کھانا کھانے آئے تھے۔ ان میں مذہبی جنگ کی قطعاً نہیں تھی۔ سابق وزیراعظم [illegible] فتویٰ لگا تو انہوں نے بھٹو مرحوم کے حق میں دلائل دے کر کہا کہ پھانسی دینی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم سید محمود شاہ گجراتی کا بے حد احترام کرتے تھے اور وہ بحیثیت وزیراعظم ان کے والد بزرگوار کے مرقد پر حاضری دینے اور پھولوں کی چادر چڑھانے آئے تھے۔ جبکہ سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو بھی ان کا بے حد احترام کرتی تھیں اور انہیں باپ کا درجہ دیتی تھیں۔ ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی کے بعد پنجاب کے پہلے عالم تھے، جنہوں نے لاڑکانہ "الرتھی" میں جا کر بینظیر کو پرسہ دیا تھا اور ان کے سر پر دست شفقت رکھا تھا۔ سید محمود شاہ گجراتی کی وفات کے بعد محترمہ بینظیر بھٹو خود ان کے مرقد پر حاضری دینے آئی تھیں اور یہاں پھولوں کی چادر چڑھائی تھی۔ سید محمود شاہ گجراتی کی زندگی میں ان کی مسجد تمام تحریکوں کا مرکز تھی۔ انہوں نے جنرل ضیاء الحق کی آمریت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ان کی تقاریر کی جوالانی سے ضلع بھر سے لوگ آتے تھے اور سر دھنتے تھے۔ بلاشبہ محمود شاہ گجراتی کی مسجد کو گجرات میں وہی درجہ حاصل تھا جو لاہور کی مسجد شہداء کو حاصل ہے۔ ۲۵ جولائی ۱۹۸۷ء کو روشنی کا یہ مینار ہزاروں سوگواروں کو روتا چھوڑ کر غروب ہو گیا۔ انہیں آپ کے والد بزرگوار شاہ ولایت کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ سید محمود شاہ گجراتی کی رحلت کے بعد ان کے صاحبزادے سید سعید احمد شاہ گجراتی نے والد کے مشن کو آگے بڑھانے کا بیڑہ اٹھایا۔ موصوف اپنے والد گرامی کے مدرسہ خدام الصوفیاء کے پرنسپل بھی ہیں۔ جبکہ پاکستان علماء کونسل کے صدر اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے رکن بھی ہیں۔ آپ اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان کے رکن بھی تھے۔ موصوف جمعیت العلماء پاکستان (محمود شاہ گجراتی گروپ) کے صدر بھی ہیں اور دینی، ملی، سماجی [illegible] جڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

مکتوب گجرات

مقبول میر

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(آئینہ مضامین)

باب اول : (سادات رانیوال شریف)

صفحہ

* شرف سادات ۱
* حضرت میراں یحی علیہ الرحمتہ ۱
* شجرہ نسب ۲

باب دوم : (آباؤ اجداد)

* شہنشاہ ولایت کی پیدائش ۳
* درس حفظ قرآن مجید ۳
* جنڈ شریف کی درسگاہ ۴
* تجوید القرآن کی تحصیل خواجہ غلام نبی للہیؒ ۴
* اکتساب علم دین حضرت مولوی غلام حیدر انصاریؒ ۴
* گجرات شہر میں آمد ۵
* گجرات میں حفظ قرآن اور علوم دین کا درس ۵
* حسن قرآت ۔ سلسلہ سلوک و بیعیت ۶
* دیگر صوفیائے کرام سے عقیدت ۶
* انجمن خدام الصوفیہ کا قیام ۷
* مدرسین انجمن ہذا ۷
* احوال و آثار کے ماخذات ۸
* وصال شریف ۹

marfat.com

* قطعات وصال شریف ۱۰
* قطعات مزار اقدس ۱۲
* اولاد و امجاد ۱۳
* صاحبزان کے اسمائے گرامی ۱۳

باب سوم : (تعلیم و تربیت)

* مجاہد ملت کا تعارفی مضمون ۱۵
* احوال و آثار مجاہد ملت حضرت سید محمود شاہ صاحبؒ گجراتی ۲۲
* پیدائش ۲۲
* تعلیم و تربیت ۲۲
* حسن قرات ۲۳
* کانوانوالی سرکارؒ کا فیضان ۲۳
* مروجہ تعلیم کا اکتساب ۲۴
* علوم دین کی تحصیل
* حضرت خواجہ سید جماعت علی شاہ صاحبؒ محدث علی پوری کا فیضان ۲۴
* شجرہ طریقت نقشبندیہ ۲۶

باب چہارم : (دینی و ملی سرگرمیاں)

۳۳
* خدام الصوفیہ ۳۳
* سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری سے مباحثے ۳۴
* تحریک پاکستان ۳۴
* مسلم لیگ کے سرگرم رکن ۳۶
ڈی سی* وزیر چند کی چٹھی

marfat.com

* سول نافرمانی تحریک ۳۸
* جیل میں جشن عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۳۹
* جہاد کشمیر ۳۹
* اعزازی اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر کا تقرر نامہ ۴۱
* سب انسپکٹر پولیس کی تقرری اور استعفی ۴۲
* قادیانی تحریک ۴۴
* تحریک ختم نبوت ۴۴
* ایوبی دور آمریت ۴۵
* فیصل آباد کے چودہ علماء کا خط ۴۶
* بانی تنظیم العلماء حاجی ماسٹر محمد حیات مرحوم کا بیان ۴۸
* آپ کی سیاسی سرگرمیاں ۴۸
* جمعیت العلماء پاکستان کے نائب صدر ۴۹
* صاحبزادہ صاحب کی تقریر اور اس کا خلاصہ ۵۱
* تحریک ختم نبوت کا دوسرا دور اور آپ کی گرفتاری ۵۱
* حکومت پاکستان سے مطالبات ۵۵
* صاحبزادہ صاحب میانوالی جیل میں ۵۶
* صاحبزادہ صاحب کا رہائی سے انکار ۵۷

باب پنجم : تبلیغ وارشاد

* مجاہدِ ملّت کے کارہائے عظیمہ ۵۹
* صاحبزادہ صاحب کا ایک انٹرویو شائع شدہ تعمیر نو 1967 ۶۰
* پریس کانفرنس لاہور 9 دسمبر 1967 ۶۵

marfat.com

* مجاہد ملت کے مکتوبات ۶۹
* مجاہد ملت کی ذاتی ڈائریوں سے اقتباسات ۸۴

باب ششم : مجاہد ملت کے خطوط اور علماء کے خطوط ۱۰۵
* احباب کے مکتوبات ۱۰۵
* صاحبزادہ صاحب کا دوسرا انٹرویو شائع شدہ تعمیر نو 1968 ۱۲۴
* صاحبزادہ صاحب کے اخباری بیانات ۱۳۱

باب ہفتم : صاحبزادہ صاحب کا وصال مبارک ۱۴۴
* قطعات و وفات و مراثی ۱۴۹
* مختلف اخبارات کے اقتباسات ۱۵۴

باب ہشتم : تاثرات ۱۶۴
مختلف احباب کے تاثرات
* پیر سید افضل حسین شاہ (سجادہ نشین علی پور شریف) ۱۶۴
* قاری عبدالعزیز نقشبندی (ناظم اعلی جامعہ صدیقہ نورا شریف ۱۶۵
* حاجی غلام قادر نقشبندی (سینئر ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول گجرات) ۱۶۶
* مفتی غلام رسول (ناظم اعلی جامعہ عربیہ سیدا گول لالہ موسی) ۱۶۷
* پیرزادہ سید بشارت حسین شاہ (خطیب اعظم کیتھلے برطانیہ) ۱۶۷
* صاحبزادہ غلام صدیق احمد نقشبندی (صدر انجمن گلزار مدینہ گجرات) ۱۶۸
* شبیر حسین غفاری (نائب صدر تنظیم الغفاری) ۱۶۹
* پیر غلام رسول غفاری (قائد تنظیم الغفاری) ۱۶۹
* حاجی محمد یوسف غفاری (صدر تنظیم الغفاری گجرات) ۱۷۰

marfat.com

* مولانا محمد عارف صاحب ۱۷۱
* حضرت مولانا مولوی حیات نقشبندی (صدر تنظیم العلماء گجرات) ۱۷۴
* محمد یوٹا عامر نقبندی غفاری (سینئر نائب صدر مرکزی پاک سنی فورس ضلع گجرات) ۱۹۹

باب نہم : گلزار مجاہد ملتؒ

جناب صاحبزادہ صاحب کی اولاد امجاد۔

* صاحبزادہ سید منظور حسین شاہ صاحبؒ مرحوم ۲۰۶
* صاحبزادہ محمد افضل شاہ صاحب ۲۰۷
* صاحبزاہ سید عبدالمجید شاہ صاحب ۲۰۸
* صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ صاحب (سجادہ نشین) ۲۱۲
* صاحبزادہ سیّد سعید احمد شاہ صاحب کی سرگرمیاں ۲۱۸
* اختتامیہ ۲۴۸

marfat.com

باب اول :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(شرف سادات سے کشف)

برصغیر پاک وہند کا مقدر بنا وادی حرمین الشریفین یہ قافلہ بنوامیہ کے دور حکومت میں سانحہ کربلا کے بعد ایران میں وارد ہوا۔ اور بعداز چنگیزی قیامت آفرینوں یہ لوگ برصغیر پاک وہند اور دیگر ممالک میں پھیل گئے دین اسلام کی اصلی روشنی ان جہان گردوں کے سینہ میں تھی جہاں گئے انوار الٰہی سے ان خطوں کو منور کیا اور یوں دین اسلام کی روشنی آفتاب عالم بن کر ہر ایک کو فیض یاب کرنے لگی۔

حضرت میراں یحیی رحمتہ اللہ علیہ:

حضرت میراں یحیی رحمتہ اللہ علیہ کا خانوادہ ترمذ میں رہتا تھا۔ رشدوہدایت اس خانوادہ کے فرائض منصبی میں تھی۔ اسی لئے یہ ہدایت کی روشنی لے کر برصغیر میں آئے ۔ اور دہلی کے مضافات میں قیام فرمایا۔

دہلی برصغیر کے قدیم شہروں میں سے ایک شہر ہے ۔ جہاں آج سے کوئی پانچ چھ ہزار سال قبل ہندو تہذیب بام عروج پر تھی۔ سری رام چندرجی اور سری کرشن جی مہاراج اسی وادی کے عظیم اوتار تھے ۔ یا یوں کہیئے کہ یہ شہر قدیم ہندو تہذیب کا ایک عظیم گہوارہ تھا۔ باوصف اس کے بیرونی یورشوں میں اس وادی میں دوسری تہذیبیں جہنم لے چکی تھیں۔ بااین ہمہ ہندو تہذیب اس وادی کے ذرہ ذرہ میں بسی ہوئی تھی۔ جس کا طلسم عرب وایران سے آئے ہوئے صوفیاء عظام اور علماء کرام نے توڑا۔

marfat.com

حضرت میراں یحیی علیہ الرحمتہ چونکہ اسی قافلہ رشدوہدایت کے فرد تھے۔ ان کا دہلی آنا ہی مناسب تھا۔ برصغیر میں اس وقت مغلیہ دورحکومت کا آفتاب عالم روبہ عروج تھا۔ ظہیرالدین بابر شہنشاہ ہند کی حکمرانی تھی۔ حضرت میراں صاحبؒ نے آکر شمع ہدایت روشن کی۔ اور لوگ جوق درجوق حلقہ اسلام میں آنے لگے اور یوں حسن کردار کی وجہ سے حضرت میراں یحییٰؒ کو شاہی دربار تک رسائی ہوگئی۔

بابر کی وفات کے بعد اس کا بیٹا نصیرالدین ہمایوں تخت نشین ہوا۔ ہمایوں نہایت شریف النفس۔ حلیم الطبع انسان تھا۔ اسکی سلطنت کا تختہ اس کے ایک جرنیل فرید المعروف شیرشاہ نے الٹ دیا۔ اس کی وجہ سے لوگوں کا دربارشاہی سے تعلق ختم ہوگیا اور دارالسلطنت دہلی میں رہنا محال ہوگیا۔

خواجہ میراں یحییٰؒ ترمذی کا ایک مرید رانا گجر وادی کشمیر کے دامن میں علاقہ گجرات کا رہنے والا دربارشاہی سے وابستہ تھا۔ دونوں پیرومرید اپنے علاقے گجرات میں آگئے۔ حضرت خواجہ میراں صاحب نے وادی کشمیر میں تبلیغ وارشاد کی ٹھانی۔

لیکن رانا گجر نے آپ کو اپنے گاؤں رانیوال متصل جلالپورجٹاں ہی میں تبلیغ وارشاد کے لئے گزارش کی۔ جس سے دور دور تک روشنی ہوئی۔ حضرت میراں یحیی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی جگہ سنت نبوی کی پیروی کرتے ہوئے عقد نکاح کیا۔ اور آپ کی اولاد امجاد باغ وبہار کی طرح پھیلی اور رشدوہدایت کا چرچا دور دور تک ہوا۔ جس کے باعث رانیوال گجراں۔ رانیوال سیداں کے نام سے مشہور ہوا حضرت میراں یحیی رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد امجاد کا شجرہ ملاحظہ ہو۔

marfat.com

شجرۂ نسب حضرت شہنشاہِ ولائیت رحمۃ اللہ علیہ

سیّد الاولیاء شیرِ خدا علی المرتضیٰ - مشکل کشاء حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ		جگر گوشۂ بتول (۱) راکب دوش رسولؐ سیّد الشہداء حضرت امام حسینؓ	حضرت امام (۲) زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	(۳) حضرت امام باقر رح	حضرت امام (۴) جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	حضرت (۵) امام اسمٰعیل قطب الاقطاب رح	(۶) حضرت سیّد علی اصغر شاہ رح
سیّد (۷) نصرۃ الدین شاہ رح	سیّد (۸) امیر علی شاہ رح	سیّد (۹) نذر علی شاہ	سیّد (۱۰) خضر علی رح	سیّد (۱۱) خلیل اللہ شاہ رح	سیّد ۱۲ حبیب اللہ شاہ رح	سیّد (۱۳) صدر الدین شاہ رح	سیّد (۱۴) ضیاء الدین شاہ رح
سیّد (۱۵) عسکر الدین شاہ رح	سیّد (۱۶) رکن الدین شاہ رح	سیّد (۱۷) بہاؤ الدین شاہ رح	سیّد (۱۸) جلال الدین شاہ رح	سیّد (۱۹) نظام الدین شاہ رح	سیّد (۲۰) بزرگ شاہ رح	سیّد (۲۱) عیسیٰ شاہ	سیّد (۲۲) موسیٰ شاہ رح
سیّد (۲۳) علی اکبر شاہ رح (*)	حضرت سیّد میراں محمد یحییٰ علیہ الرحمۃ آمدن از شہر ترمذ ملک عرب در شہر دہلی ۸۲۵/۸۲۰ ہجری در عہد شہنشاہِ بابر مغلیہ خاندان و آمدن ملک پنجاب بمقام ٹبہ رانا گوجرنز دجلالپور جٹاں - تحصیل و ضلع گجرات	حضرت سیّد دوست محمد رحمۃ اللہ علیہ	حضرت (۱) سیّد یار محمد رحمۃ اللہ علیہ	سیّد شمس علی رحمۃ اللہ علیہ	سیّد مقصود علی رحمۃ اللہ علیہ	سیّد احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ	
		ہر دو صاحبزادگان سیّد (دوست محمد) (خوش) و سیّد یار محمد رحمۃ اللہ علیہ بوقت ہجرت کم سنی میں آپؒ کے ہمراہ نزدے تشریف لائے جو جیب الطرفین ہیں .. باقی ہر سہ صاحبزادگان مغلیہ خاندان بابر کی صاحبزادی اور ایک کنیز سے تولد ہوئے -	سیّد (۲) اسماعیل شاہ رح	سیّد (۳) عمر شاہ رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیّد (۴) عبدالکریم شاہ رحمۃ اللہ علیہ	

marfat.com

(۱) حضرت سیّد محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(۲) سیّد محمود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت سیّد محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت سیّد احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت سیّد جعفر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) سیّد حمید شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(۹) حضرت سیّد کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(۹) سیّد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(۸) حضرت سیّد اسحاق شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(۸) سیّد حسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۷) حضرت سیّد عمر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(۶) حضرت سیّد سنجر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(۵) حضرت سیّد سلطان شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الحاج والحافظ حضور قبلہ
شہنشاہ ولایت (۱۳)
پیر سیّد ولایت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

صاحبزادہ سیّد
محمود شاہ صاحب مدظلہ

سیّد منظور حسین شاہ
سیّد محمد افضل شاہ
سیّد عبدالمجید شاہ
سیّد محمد سعید شاہ

marfat.com

باب دوم :

شہنشاہ ولائیت پیر سیّد ولائیت شاہ صاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ

پیدائش : حضرت سید ولایت شاہ صاحب حضرت سید احمد شاہ صاحب کے گھر 1888ء / 1306ھ کو پیدا ہوئے ۔ والد کا نام سید احمد شاہ تھا اور آپ کا سلسلہ نسب بارھویں پشت پر حضرت میراں یحیی علیہ الرحمتہ سے ملتا ہے ۔ آپ نے ایک دین پرور ماحول میں آنکھ کھولی۔ اخلاق و آداب کی پاکیزگی آپ کے خون وخمیر کا حصہ تھی۔ نیک اور پاکباز والدین نے دینی تعلیم کے لئے آپ کو قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کی خاطر گاؤں کی مسجد میں بھیج دیا۔

زاہد وعابد والد گرامی کی تربیت اور عفت مآب والدہ کی شفقت نے عہد طفولیت ہی میں شرم وحیا اور الفت دین کی محبت کے جوہر بھر دیئے ۔ اور آپ کے سینہ میں دین کیلئے ایک روحانی شمع منور ہوگئی۔ آپ نے قرآن مجید ناظرہ نہایت شوق اور محبت سے پڑھا۔ اور ساتھ ہی قرآن پاک کا کچھ حصہ زبانی یاد کرلیا۔ قرآن مجید کی برکت تھی کہ آپ کا شوق بڑھتا چلا گیا یہ شوق اتنا بڑھا۔ اتنا بڑھا کہ آپ نے قرآن پاک کو حفظ کرنے کا مصمّم ارادہ فرما لیا۔

درس حفظ قرآن مجید:

بفضل تعالی اس زمانہ میں پنجاب بھر میں بالخصوص قرآن مجید حفظ کرنے کا بڑا چرچا تھا۔ ان میں سے ایک ضلع گجرات میں میانہ چک حفظ قرآن کا درس تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ میانہ چک کے قبرستان میں آج بھی ایک ہزار حفاظ محوخواب ہیں۔ خوجیاں والی میں بھی درس حفظ قرآن موجود تھا۔

ان سب مدارس میں سے موضع جنڈ شریف کے درس قرآن کا اپنا ہی مقام تھا۔

marfat.com

منفرد و بے مثال ۔

جنڈ شریف کی درس گاہ:

کیونکہ اس عظیم درس گاہ کے مشہور و معروف انسان حافظ علم الدینؒ کے درس کا ان دنوں بہت ہی چرچا تھا۔ جس سے سینکڑوں حافظ قرآن و قاری بن کر نکلے ۔ حافظ علم الدینؒ نے 1332ھ / 1913ء میں وفات پائی۔

حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحبؒ نے جنڈ شریف کی اس مشہور زمانہ درسگاہ سے حافظ کرم الدینؒ جو کہ حافظ علم الدینؒ کے برادر تھے سے قرآن مجید حفظ کیا۔

تجویدُ القرآن کی تحصیل:

جنڈ شریف کی درسگاہ میں حسن قرات کی تعلیم کا کوئی خاص انتظام نہ تھا۔ وہاں سے فراغت پیر ولایت شاہ صاحبؒ حسن قرات کی تحصیل کے لئے للہ شریف ضلع جہلم تشریف لے گئے ۔ اور حضرت خواجہ غلام نبی للہی سے قرأت سیکھی۔

خواجہ غلام نبی لِلّٰہی علیہ الرحمتہ

حضرت خواجہ غلام نبی للہ شریف خواجہ علام محی الدین قصوری دائم الحضوری کے سلسلہ نقشبندیہ میں خلیفہ مجاز تھے ۔ اور آپؒ وقت کے جید عالم دین اور صوفی باصفا تھے ۔ آپ کے علم کا چرچا دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ آپ نے 1306 ھ میں وفات پائی۔

اِکتسابِ علم دین:

آپ نے حفظ قرآن سے جب اپنے سینہ کو منور کرلیا۔ اس نور سے اور فیض پانے کیلئے آپ نے مروجہ ترتیل و تجوید کے قواعد سیکھے ۔ اور اللہ نے آپ پر ایسا کرم فرمایا کہ آپ کو قرآنی تعلیم کے حسن میں حسن قرات کا تاج پہنایا اور حافظ کے بعد آپ کو قاری بھی بنا دیا۔ علوم دین کے اکتساب کی طرف مائل ہوئے ۔ تو جناب مولانا غلام حیدر انصاری فتوپورہ گجرات اور مولانا علام محمد

marfat.com

صاحب شیخ الجامعہ بہاوالپور سے درس نظامیہ کی تعلیم حاصل کی۔ کچھ عرصہ جامعہ نعمانیہ میں بھی تحصیل علوم کی خاطر رہے ۔ اور علوم دینیہ میں کمال حاصل کیا۔

حضرت سیدولایت شاہ صاحب کی گجرات میں آمد:

حق کے متوالوں نے یوں محسوس کیا جیسے علم کا نور اور فیضان الٰہی آسمان سے ابر بہار کی طرح نازل ہو رہا ہے ۔ اور ہر کوئی اس سے مستفیض ہوتا نظر آتا ہے ۔ فرق صرف اتنا تھا کہ ہر ایک انسان اپنے ظرف کے مطابق اکتساب فیضان کرتا۔ پاکیزہ خو انسانوں کے ہاں انوارالٰہی کی فراوانی ہوتی ہے ۔ حضرت شاہ صاحبؒ ذات کے سید تھے ۔ دین الٰہی اور قرآن وسنت کے پابند تھے ۔ ماحول اور عبادت نے آپ پر انوارالٰہی اور فیضان رحمت کی اسقدر جولانی دکھائی کہ ہمہ تن عشق قرآن وسنت من گئے اور پھر گجرات میں شاہدولہ دروازہ گجرات کے اندر مسجد خضری میں درس وتدریس اور ارشادو تبلیغ کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ آپؒ کے درس قرآن کا چرچا اسقدر ہوا کہ شہر گجرات کی دیگر مساجد کے مہتمم صاحبان متمنّی تھے کہ شاہ صاحب ہمارے ہاں آکر یہ سلسلہ شروع کریں۔ مسجد خضری وسعت کے اعتبار سے چھوٹی تھی۔ اور شہر کے عین وسط میں تھی۔ طالب علموں کی سہولت کیلئے موزوں نہ تھی۔ لہذا لوگوں کے اصرار پر آپؒ مسجد کامل پورہ میں تشریف لائے ۔ اور تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ بعد میں شہر کے باہر مسجد حاجی پیر بخش جناح روڈ میں درس قرآن مجید جاری کیا۔ جس میں پہلے صرف حفظ وناظرہ کا سلسلہ تھا اور بعد میں درس نظامیہ بھی شروع کر دیا۔

گجرات میں حفظ قرآن اور علوم دین کا درس :

آپ کی زیرنگرانی ہزاروں کی تعداد میں اللہ کے نیک بندوں نے حفظ قرآن کیا اور لاتعداد نے ناظرہ قرآن مجید پڑھا۔ آپؒ ساری زندگی تادم آخر قرآن مجید کی

marfat.com

تعلیم وترویج میں مصروف رہے ۔ قرآن مجید سے آپ کو کس قدر والہانہ محبت تھی بیان سے قاصر ہے ۔ آپ جب قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اس کا اثر مجلس میں شریک ہر فرد محسوس کرتا اور بے ساختہ پکار اٹھتا۔ سبحان اللہ۔

حسن قرات:

سید نواب شاہ رانیوال سیّداں بیان کرتے ہیں کہ لاہور مسجد وزیرخاں میں علامہ ابوالحسناتؒ اور علامہ ابوالبرکاتؒ کا مناظرہ اہل تشیع سے تھا۔ دور دور سے لوگ یہ معرکہ دیکھنے آئے ہوتے ۔ نقص امن کے پیش نظر گورنمنٹ نے مناظرہ کی ممانعت کر دی۔ سید برادران مناظرہ کیلئے تیار تھے ۔ مگر مدمقابل نہ آئے ۔ سید ابوالحسنات صاحب نے پیر سید ولایت شاہ صاحب گجراتیؒ کو تلاوت قرآن مجید کیلئے کہا۔ آپؒ نے اس کمال سے تلاوت فرمائی کہ حاضرین وجد میں آگئے اور بیقراری میں کہنے لگے مناظرہ کا کوئی شوق نہیں۔ صرف گجرات والے شاہ صاحب تلاوت فرماتے رہیں۔ اور ہم سنتے رہیں گے ۔ عشق کلام الٰہی کو عام کرنے کیلئے آپؒ نے گجرات کے علاوہ دیگر علاقوں میں بھی قرآن پاک کے درس جاری کئے ۔ جن میں کالرہ، دھوریہ، نارووالی، چک جھمرہ، لاہور، سیالکوٹ، جہلم اور سرگودھا۔ جہاں آپؒ کا فیضان جاری وساری ہوا۔

سلسلہ سلوک وبیعت:

دین اسلام اور درس قرآن مجید کی محبت کے ساتھ ساتھ آپؒ کو صوفیاء کرام کی صحبت کا بھی ازحد شوق تھا۔ چنانچہ آپ نے 1915ء میں امیرملّت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہؒ صاحب محدث علی پوریؒ کے دست حق پرست پر بیعت کرلی۔ پھر تربیت شیخ میں اسقدر محو ہوئے کہ ہر پندرھویں دن علی پور شریف مرشد کے ہاں ضرور حاضری دیتے ۔ اور مرشد سے عقیدت اسقدر تھی۔ کہ امیرملتؒ فرمایا کرتے تھے ۔ کہ گجرات میں میں نے ایک ایسا بوٹا لگایا ہے ۔ جس کی خوشبو چاروں طرف پھیلے گی۔ بفضل تعالیٰ۔

marfat.com

دیگر صوفیاء کرام سے عقیدت:

صوفیاء کرام سے محبت آپ کا ایمان تھا یہی وجہ تھی کہ آپؒ کو قاضی سلطان محمودؒ صاحب اعوان شریف۔ سائیں کرم الہیؒ صاحب المعروف کانوالی سرکار اور حضرت شاہدولہ دریائیؒ سے والہانہ عقیدت تھی۔ ان کے ہاں آپؒ ضرور حاضری دیتے تھے۔

انجمن خدام الصوفیہ کا قیام:

آپؒ نے اپنے قائم کردہ درس نظامیہ کا نام مدرسہ خدام الصوفیہ رکھا۔ اور اس کے انتظام کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس مدرسہ کی بنیاد امیر ملّت پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ محدث علی پوری نے رکھی۔ کمیٹی مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل تھی۔

1۔ سرپرست : حضرت پیر سید جماعت علی شاہؒ صاحب محدث علی پوری
2۔ مہتمم : حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحبؒ
3۔ ناظم اعلی : صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب گجراتیؒ
4۔ صدر : الحاج لالہ فضل الٰہی پگانوالہ آف گجرات مرحوم
5۔ نائب صدر : ڈاکٹر کریم بخش صاحب آف گجرات مرحوم
6۔ سیکرٹری : منشی احمددین صاحب آف کالرہ مرحوم
7۔ خازن : الحاج لالہ برکت علی صاحب آف گجرات مرحوم

اِس مدرسہ میں تعلیم دینے والے اساتذہ کرام کے اَسمائے گرامی

حضرت مولانا عبدالغنی صاحب۔ حضرت مولانا عبدالغفور ہزاروی۔ حضرت مولانا عمر بخش گجراتی۔ جناب قاضی عبدالسبحان کھلابٹ ۔ مفتی احمدیار خاں صاحب نعیمی بدایونی کے نام قابل ذکر ہیں۔ یہ وہی درس ہے جہاں قبلہ شیخ الحدیث

marfat.com

پیر سید احمد شاہ المعروف حاجی شاہ صاحبؒ نے عرصہ دراز تک صدر مدرس کی حیثیت سے عظیم باپ کے عظیم مشن کو جاری رکھا۔ اس مدرسہ سے فارغ التحصیل ہونے والے چار دانگ عالم پھیل گئے ۔ اور تبلیغ وارشاد کا سلسلہ جاری رکھا۔

احوال و آثار کے ماخذات:

تصوف وسلوک کے باب میں آپؒ کے مریدوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے ۔ اور لوگ آپؒ کی بے شمار کرامات کا ذکر کرتے ہیں۔ اور آپؒ کی حیات پر تین کتابیں لکھی جاچکی ہیں جن میں :

1۔ تذکرہ شاہ ولایتؒ منصف محمد نواز شاہد ایم اے ۔ بی ایڈ

2۔ نقشِ حیات مصنف مولانا وقار حسین طاہر ایم اے

3۔ چشمۂ ہدایت مصنف مولانا سید محمد یونس کاظمی

مذکورہ بالا کتب میں خصوصاً تذکرہ شاہ ولایتؒ میں آپؒ کی کرامات اور تدریس وارشاد کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے ۔

ہمارے نزدیک درس قرآن مجید اور تبلیغ رشدوہدایت کے ساتھ ساتھ ترویج دین اسلام کے علاوہ پابند شریعت ہونا سب سے بڑی کرامت ہے ۔ جس کے باعث آج دنیا میں ان کے سینکڑوں شاگرد ہزاروں کی تعداد میں حفاظ قرآن مجید۔ لاکھوں کی تعداد میں آپؒ کے مریدین موجود ہیں۔ جو ان کی شمعٔ ہدایت کو روشن کئے ہوئے ہیں۔

marfat.com

وصال شریف:

شہنشاہ ولایت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے وصال مبارک کا حقیقی واقعہ

منجانب: حاجی محمد عنایت قادری محلہ رنگپورہ سلطانی روڈ گجرات

بندہ ناچیز اکثر وبیشتر نماز جمعہ مرکزی جامع مسجد حاجی پیر بخش روڈ گجرات میں ادا کرتا ہے ۔ 31 جولائی 1970 والا جمعتہ المبارک بھی اسی مسجد میں ادا کر رہا تھا۔ پرانی مسجد تھی اور ممبر شریف برآمدہ میں ہوا کرتا تھا۔ جس پر بیٹھ کر حضرت مجاہد ملتؒ تقریر فرمایا کرتے تھے ۔ اس روز برآمدے والی صف میں منبر شریف کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اور مجاہد ملتؒ تقریر فرما رہے تھے ۔ اسی وقت قبلہ عالم شہنشاہ ولایتؒ وضو فرمانے وضوگاہ جایا کرتے تھے ۔ اس دن بھی کیپٹن محمد اشرف نقشبندی آپ کے ساتھ وضو فرمانے گئے اور ٹھیک دس منٹ کے بعد آپ دوبارہ حجرہ شریف کی طرف گئے ۔ کیپٹن صاحب نے کپڑے تبدیل کروائے ۔ کپڑے تبدیل کرنے کے بعد آپؒ نے سنتیں پڑھنے کیلئے نیت کی۔ اسی وقت کیپٹن صاحب نے حجرے میں کھڑے ہو کر مجاہد ملتؒ کو آواز دی۔ کہ شاہ صاحب ذرا حجرے میں تشریف لائیں۔ مجاہد ملت رحمتہ اللہ علیہ نے تقریر چھوڑ دی اور دوڑ کر حجرے میں گئے ۔ اور چند منٹ میں واپس آجاتے ہیں۔ لوگوں کے پوچھنے پر بتایا کہ قبلہ اباجی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ۔ حالانکہ اس وقت شہنشاہ ولایتؒ کا وصال مبارک ہوچکا تھا۔ انا للہ وانا علیہ راجعون۔

لیکن مجاہد ملتؒ نے بڑے حوصلے اور ہمت سے کام لیتے ہوئے کسی کو نہیں بتایا۔ مگر آپ کے چہرے کی پریشانی سے اندازہ ہوگیا تھا۔ مگر آپ نے یہ کہہ کر لوگوں کو تسلی دی کہ ڈاکٹر کے پاس آدمی بھیج دیا ہے ۔ پھر آپ نے

marfat.com

بڑے تحمل سے خطبہ پڑھا۔ مگر آواز میں کافی فرق تھا۔ خطبہ پڑھنے کے بعد خود پھر حجرہ شریف میں تشریف لے گئے اور کہا کہ کوئی آدمی امامت کروا دے۔ امامت کیلئے دو چار آدمیوں کو کہا گیا۔ مگر کسی نے یہ ذمہ داری قبول نہ کی پھر سب نے مجھ ناچیز پر بوجھ ڈال دیا۔ یہ میری پہلی امامت تھی۔ جب نماز ہوگئی تو مجاہد ملتؒ نے خود آپ رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کا اعلان فرمایا۔ پھر کیا تھا۔ ہر طرف لوگ رونے لگے بلکہ لوگوں کی چیخیں تک سنیں گئیں۔ حضور شہنشاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ کے وصال مبارک کے یہ مختصر واقعات ہیں۔ جو میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ حجرہ مبارک میں کون کون عقیدتمند موجود تھے۔ البتہ آواز کیپٹن محمد اشرف مرحوم نے دی تھی۔

یہ جانکاہ واقعہ ایسا ہے کہ آج بھی مجھے من وعن یاد ہے۔ اور اس کتاب میں درج کروا رہا ہوں۔ یہ محمد نواز شاہد صاحب کی مہربانی ہے کہ انہوں نے مجھے موقعہ دیا ہے۔

(1) قطعات وفات

(2) قطعہ مزار اقدس

"آپؒ کی اولاد و امجاد"

دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے آپ نے شاگردوں۔ حفاظ اور مریدین کے علاوہ اپنی پاکیزہ اور حسین روایات کے مطابق سادات کے لئے خصوصاً اور راہ سلوک کے مسافروں کی اعانت کیلئے اخلاق حسنہ سے مزین اولاد امجاد چھوڑی۔ جن میں سات صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ خداوند تعالی کا کرم آپ پر اسقدر شامل حال ہے کہ ساری اولاد یا حافظ قرآن یا علوم دین کی دولت سے مالامال ہے۔

صاحبزادگان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

marfat.com

صاحبزادہ حافظ سید محمود شاہ صاحب گجراتی المعروف ابوالوفا مجاہد ملت

صاحبزادہ حافظ سید عبدالحمید شاہ صاحب

صاحبزادہ سید حامد علیشاہ صاحب (مبلغ یورپ)

صاحبزادہ سید احمد شاہ صاحب المعروف حاجی شاہ صاحب

صاحبزادہ سید حافظ انور حسین شاہ صاحب

صاحبزادہ سید محمد اشرف شاہ صاحب

صاحبزادہ حافظ سید نور حسین شاہ صاحب

گلستان شہنشاہ ولایت کا ایک ایک پھول اپنے کردار کی خوشبو بکھیر رہا ہے اور دل وجان سے اپنے عظیم باپ کے عظیم مشن میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ جنہیں اپنے عظیم باپ کا صحیح جانشین ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ان میں سے میں نے آپ کے خلف اکبر صاحبزادہ الحافظ الحاج سید محمود شاہ صاحب کے احوال و آثار کا تذکرہ شامل کتاب ہذا کرنے کا عزم ہیں۔

وما توفیقی الاباللہ۔

====

marfat.com

بابر جیولرز

BABAR JEWELLERS

CHOWK SARAFA, GUJRAT-PAKISTAN.

PH: (04331) 522685

چوک صرافہ، گجرات -پاکستان

پروپرائیٹر :بابر بلال

حاجی عبدالرشید

سعید جیولرز

پروپرائیٹر :نعیم-سعید قادری

SAEED JEWELLERS

CHOWK SARAFA, GUJRAT-PAKISTAN.

چوک صرافہ، گجرات -پاکستان

TEL: (04331) 514069-522685, FAX: (04331) 522774,
MOBILE: (0342) 280718

marfat.com

قطعۂ تاریخِ وصال

پیر طریقت قبلہ محترم ۔ الحاج حضرت سیّد پیر ولائیت علی شاہ صاحب نقشبندی جماعتی
نوراللہ مرقدہ

بلّٰہِ الحمد نمردیم رسیدیم بہ دوست
آفریں باد دریں ہمّتِ مردانۂ ما!

زہے بخت شاہِ ولایتؒ پناہ — کہ رختِ سفر بست روز جمعہ
مکرّم معظّم ولایت نشاں — زمسجد قدم زد بباغِ جناں
جو جستم زتاریخ دسنِ وصال — بگفتا بمن عارفِ خوش مقال
بہ تکبیرِ تحریمہ آں محترم!
رسیدہ مسجد بباغ الارم ۱۳۹۰ھ

جمعہ کی پہلی چار سُنتوں کی نیت باندھ کر ثنا شروع کی تھی کہ محبوبِ حقیقی نے جلوہ دکھایا اور وصال نصیب ہُوا ؛

---

marfat.com

قطعۂ تاریخ وصال

"میرِ مجلسِ ولائیت پیر سیّد ولایت شاہ صاحبؒ"

۱۹۷۰ء

راہیِ خُلد بریں شاہِ ولائیت ہوگئے
علم کی تھے آبرُو جو اور عمل کی جان تھے

تا دمِ آخر رہے کرتے فروزاں شمعِ علم
واقعی وُہ اک عظیم المرتبت اِنسان تھے

اُسوۂ خیر البشر کے تھے عَلَم بردار وُہ
تقویٰ اسلاف کی وُہ بالیقیں پہچان تھے

صُوفیائے وقت میں ممتاز تھا ان کا مقام
عالمانِ دیں کے بھی وُہ اللہ وُہ سُلطان تھے

غیب سے آئی ندا مہجورؔ مُجھ کو بر محلّ!
"گوہرِ بحرِ ولایت صاحبِ عرفان" تھے

۱۳۹۰ھ

ازاثرِ خامہ
سیّد عارف محمود مہجورؔ رضوی
علی پورہ روڈ۔ گجرات،

marfat.com

قطعہ مزارِ اقدس

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

جس کو کہتے ہیں ولادت موت کا پیغام ہے
یاد جو رکھے حقیقت مرد نیک انجام ہے

شاہِ ولایت فخرِ دوراں خادمِ دینِ متیں — مشعلِ راہِ ہدایت عاملِ شرعِ متیں
جنتِ فردوس میں پہنچے جمعہ کے روز جا — سربسجدہ تھے، ادھر پیغام حق کا آگیا
چودھویں صدی ہجری کا سال نو تھا رواں — جب چلے دنیا سے عارف سیدِ جنت مکاں
وصل کی دولت میسّر ہوگئی مقصودِ مومن ہے یہی — اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِم کی معیت ہے حقیقت زندگی

گر کوئی چاہے کہ سالِ وصل سے آگاہ ہو!
آیت لَا یَحْزَنُوْن اس کو سنا کے یوں کہو!

"نَھُمْ فِی الْجَنَّۃِ خَالِدُوْن"

۱۳۹۰ھ

نذرانۂ عقیدت

مجاہدِ ملت ابوالوفا صاحبزادہ سیّد محمود شاہ صاحبؒ گجراتی

(بقلم: خاکپائے اہل اللہ مولانا حافظ محمد عارف)

●

marfat.com

شہنشاہ ولایت کے چہلم مبارک کے موقع پر مجاہد ملت کی دستار بندی کی تقریب کے بعد مزار شہنشاہ ولایت پر حضرت پیر سید نور حسین شاہ صاحب جماعتی کے ساتھ یادگار تصویر

marfat.com

مزار شاہ ولایت پر سابق صدر پاکستان چودھری فضل الٰہی مرحوم چادر چڑھا رہے ہیں

marfat.com

مزار شاہ ولایت پر سابق صدر پاکستان چودھری فضل الٰہی مرحوم چادر چڑھا رہے ہیں

marfat.com

مجاہد ملت اپنے باپ ولی کامل حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ نماز ادا فرما رہے ہیں

marfat.com

marfat.com

باب سوم

مُجَاہدِ مِلّت کا تعَارف مَضمُون

صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی جن کو اب مرحوم لکھتے ہیں۔ جن پر پوری دنیا اسلام کو فخر تھا اور جہان باطن کو ناز تھا بلکہ یوں کہیے کہ عہد خاصر میں وہ مسیحا نفس جنید وقت اور فقر غیور کے علمبردار تھے ۔ آپ نے پوری زندگی درس و تدریس رشد و ہدایت کی شمع روشن رکھی۔ اور صدہا خدا فراموش کو باخدا بنا دیا۔ صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کی شخصیت اک داستان حریت ہے ۔ جو ماضی میں بزرگان دین کی سرپرستی میں رونما ہوئی۔ لیکن تجزیہ طلب ہے قابل تقلید ہے ۔ صاحبزادہ صاحب جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ زندگی کے سفر کو نکلے دنوں مہینوں اور سالوں میں ممتاز ہو گئے ۔ پر عزم اور ولولہ انگیز تقریروں اور جذبہ ایمانی سے ان کی دھاک بیٹھ گئی ملک بھر اور بیرون ملک کے ہر شہر ہر قریہ ہر مکتب اور ہر مسجد میں انہی کی باتیں ہوتی تھیں۔ احباب طریقت اور یاران طریقت ان سے پھول چنتے ہیں۔ دشمن اور مخالفین زخم کھاتے تھے ۔ حضرت پیر گجراتی کی مثال آتش نمرود میں گزار ابراہیم کی مانند تھی۔ مخالفین کی طرف سے اذیتیں قید و بند کی صعوبتیں لیکن شاہ صاحب نے کسی بھی مقام پر صبر کا دامن نہ چھوڑا اور ہر قدم پر سرخرو رہے ۔ آپ 1922 میں پیدا ہوئے ابتدائی عمر سے ہی ذہانت خطابت کے آثار پیشانی اطہر سے ہویدا تھے ۔ یہ گوہر نایاب عظیم مراتب انسانیت کے حامل تھے ۔ اپنے شفیق اور ولی کامل باپ کے زیر سایہ ساڑھے گیارہ سال کی عمر میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا۔

حضرت صاحبزادہ قرآن پاک کی تلاوت اس انداز سے فرماتے تھے کہ سامعین

marfat.com

عش عش کر اٹھتے تھے مزید مہارت تامہ حضرت مولانا عبدالغفور ہزاروی حضرت قاضی عبدالسبحان صاحب حضرت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب بدایونی سے حاصل کیا سترہ سال کی اوائل میں ہی حضرت امیر ملت محدث علی پوری کے دست حق پرست پر بیعت کی جب مرشد کامل نے مرید خاص میں بے پناہ جرات اور بے باکی دیکھی تو بہت خوش ہوئے اور صاحبزادہ صاحب کی پشت پر تھپکی دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ علماء اہل سنت میں نڈر بہادر حق گو لیڈر ہوگا ولی کامل کا یہ فرمان صحیح نکلا مشاہدات اور تجزیات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ آپ جس سچی بات ڈٹ جاتے تھے اس سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنا اپنی توہین سمجھتے تھے ۔ اگر کوئی جابر سلطان بھی سامنے آجاتا تو اسکے منہ پر بھی کلمہ حق کہہ دیتے تھے ۔ صاحبزادہ صاحب ملک کے طول و عرض میں شہرت یافتہ تھے ۔ برصغیر پاک و ہند تحریک پاکستان میں نمایاں خدمات انجام دینے اور حب رسول اور اداب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبلغ ہونے کی حیثیت سے عوام و خواص میں خاص مقبولیت رکھتے تھے ۔ شاہ صاحب نے ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے اپنی زندگی وقف رکھی اور تبلیغ دین میں ہمیشہ اپنے سلف کی سنت کو اپنائے رکھا جہاں بھی آپ تبلیغ اور ارشاد کے لئے تشریف لے جاتے لوگ جوق در جوق آپ کے افکار کی روشنی میں اپنے سینوں کو نور ایمانی سے منور کرتے تھے ۔ شاہ صاحب کی تقریر عالمانہ اور محققانہ ہوتی تھی جوں جوں آپ دلائل و براہین کی روشنی میں اپنی تقریر کو وسعت دیتے تھے ۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چشمے پھوٹنے شروع ہو جاتے تھے اور بے ساختہ تکبیر و رسالت کے نعرے بلند ہوتے جواب میں جیسے فرشتے بھی آسمان سے اتر کر سامعین میں شامل ہوتے تھے ۔ فضا اللہ اکبر اور

marfat.com

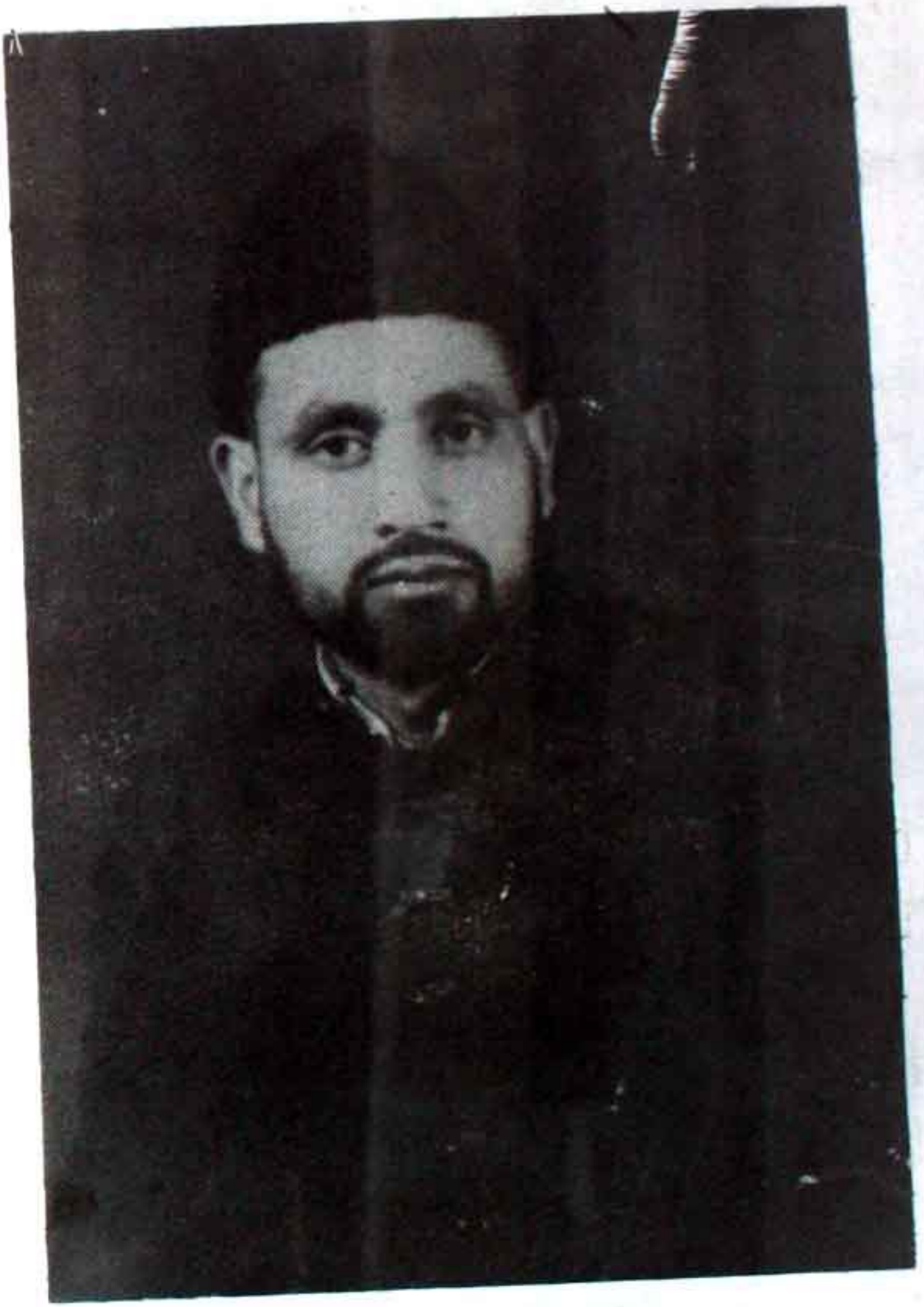

مجاہد ملت صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب گجراتی کی جوانی کی ایک یادگار تصویر

marfat.com

مجاہد ملت علمائے اہلسنت کے ساتھ

انجمن خدام صوفیاء کے سالانہ اجلاس کے موقع پر مجاہد ملت، حضرت پیر سید نور حسین شاہ صاحب جماعتی

marfat.com

کے ساتھ رونق افروز جبکہ مولانا عبدالنبی کوکب صاحب خطاب فرما رہے ہیں

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیک آواز سے لبریز ہو جاتی تھی صاحبزادہ صاحب نہ صرف بلند پایہ عالم دیں بلکہ انشا پرداز ادیب خطیب اور ملک کے چوٹی کے سیاستدان ہونے کے ساتھ ساتھ عہد حاضر کے صوفیاء میں بلند مقام رکھتے تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے امیر ملت محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کی بے مثال قیادت میں برصغیر پاک و ہند کی تمام ملی و مذہبی اور سیاسی تحریکوں میں زبردست حصہ لیا تحریک پاکستان اور بنارس کانفرنس کے لئے آپ نے مرشد کامل کی سرپرستی میں تعاون اور ہمدردی کے جذبہ صادق سے کام کیا اس کی تفصیل کے لئے ایک الگ کتاب کی ضرورت ہے۔ حضرت امیر ملت کے ساتھ آپ نے برصغیر کے دور دراز مقامات کے تبلیغی، توسیعی و تنظیمی دورے کئے اور عوام الناس کو مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کی حیثیت سے مقبول کرایا۔ آپ نے اس قدر جرات اور بے باکی سے کام کیا کہ کانگریس کے تمام مکروہ عزائم نہ صرف خاک میں مل گئے بلکہ مسلمانوں کو آزادی کی راہ میں پیش آنے والی اصل رکاوٹوں کا پتہ چل گیا۔ صاحبزادہ صاحب نے راہ حق کے مسافر ہونے کی حیثیت سے جان کی پرواہ کئے بغیر وقت کے حکمرانوں کے سامنے بھی کلمہ حق بلند فرمایا۔ پیر آف مانکی شریف کے ساتھ مل کر جہاد کشمیر میں حصہ لیا۔ اور جگہ جگہ جلسے کرکے مجاہدین کشمیر کو جہاد سے آشنا فرمایا۔ آپ مجاہدین کشمیر کی بھرتی کے لئے حکومت وقت کی طرف سے آنریری ریکروٹنگ آفیسر مقرر ہوئے اور لوگوں کو جہاد سے روشناس کرایا۔ نوجوانوں کو بھرتی کرکے جہاد کشمیر پر روانہ کیا۔ آپ آل انڈیا مسلم لیگ کے مرکزی ممبر تھے اور 22 سال کی عمر میں آپ نے حصول پاکستان کے

marfat.com

لئے بیمثال کردار ادا کیا۔ 1946ء کی سول نافرمانی کی تحریک میں جیل گئے ۔ پورے پنجاب میں صاحبزادہ صاحب وہ ہستی تھے جنہوں نے انگریز حکومت سے ٹکر لی اور قائد اعظم کو پنجاب آنے کی دعوت دی ۔ آپ قائد اعظم کے مخلص ساتھیوں میں سے تھے ۔ قیام پاکستان کے بعد جب مسلم لیگ اقتدار پرستی کا شکار ہو گئی تو آپ نے علیحدگی اختیار کرلی ۔ آپ دینی تبلیغ کے ساتھ ساتھ اسلامی سیاست پر مامور تھے ۔ اس لئے جمعیت العلماء پاکستان میں شامل ہو گئے ۔ بلکہ جمعیت العلماء پاکستان آپ ہی کے دم سے قائم ہوئی اور مرکزی سینئر نائب صدر منتخب ہوئے ۔ آخر کار جب جمعیت ہوس پرستی کا شکار ہوئی تو چند سیاسی اختلافات کی بناء پر الگ ہو گئے اور جمعیت العلماء پاکستان محمود شاہ گروپ کا قیام فرمایا جس کے پہلے صدر اور ناظم اعلی منتخب ہوئے ۔

جب ایوبی آمریت کے خلاف 1985ء کے مارشل لاء میں 32 میل لمبا جلوس نکالا گیا تو آپ نے 313 علماء کی قیادت فرمائی ۔ بھٹو دور میں جب علماء نے بھٹو پر کفر کا فتوی لگایا تو پورے ملک میں صرف آپ نے اس فتوی کا جواب دیا اور فرمایا کہ ہر کلمہ گو مسلمان ہوتا ہے ۔ کافر نہیں ہوتا۔ جس پر تمام مولوی خاموش ہو گئے ۔ اس پر بھٹو خود شکریہ ادا کرنے کے لئے گجرات تشریف لائے اور قومی اسمبلی کے ٹکٹ کی آفر بھی کی وزارت کا وعدہ بھی کیا مگر مرد خدا کسی کے آگے جھکتے نہیں ہیں۔ وہ صرف اپنے خالق کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ سیاسی اور ملی کردار کے علاوہ آپ نے دینی خدمات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ملک کے کسی کونے میں بھی مذہب پر کوئی حرف اٹھانے کی مذموم کوشش کرتا تو میدان عمل میں نکل آتے اور باطل کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیتے آپ پر عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتنا غلبہ تھا

marfat.com

کہ اکثر نعت شریف پر آنکھیں پر نم ہوجاتی تھیں۔ 52ء میں تحریک ختم نبوت کا آعاز ہوا تو آپ نے گجرات میں تحریک کی قیادت فرمائی اور علماء کے وفد کی قیادت فرماتے ہوئے گرفتاری پیش کردی اس وقت آپ آل پاکستان مسلم لیگ کونسل کے ممبر تھے ۔ اس لئے فوراً رہا کر دیئے گئے آپ نے ایوبی آمریت کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کیا اور 1958ء کے صدارتی الیکشن میں جمعیت العلمائے پاکستان کے صدر کی حیثیت سے محترمہ فاطمہ جناح کے پولنگ ایجنٹ مقرر ہوئے ۔ اس دور میں تمام بڑے بڑے علماء فوجی حکومت کے آگے گھٹنے ٹیک چکے تھے ۔ لیکن متواتر علماء سوا اور آمر حکمران کی بیخ کنی فرماتے رہے ۔ 1974ء میں بھٹو دور میں پھر تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا تو گجرات کی تمام مذہبی اور سماجی جماعتوں نے آپ کو مجلس تحریک ختم نبوت کا صدر منتخب کیا آپ نے پورے ملک میں تقریروں اور تحریروں سے عوام کو ختم نبوت سے روشناس کرایا۔

14 جون 1974ء کو علماء کے ایک جیش کی سربراہی کرتے ہوئے گرفتاری کے لئے پیش کیا لیکن گرفتاری کے باوجود آپ نے اپنی سرگرمیوں میں کمی نہ آنے دی جس پر مقامی انتظامیہ بے بس ہو گئی اس وقت کے ایس پی شریف چیمہ نے وزیر اعلی حنیف رامے کی ایما پر آپ کو میانوالی جیل کی پھانسی کی کوٹھری میں منتقل کردیا۔ اور آپ کو سی کلاس دی گئی غرضیکہ بڑی صعوبتیں دی گئیں ۔ حضرت صاحبزادہ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور ہر مشکل کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

نشان تو تیرے چلنے سے بنیں گے
یہاں تو ڈھونڈتا ہے نقش پا کیا

marfat.com

آپ نے عظیم درسگاہ "مدرسہ انجمن خدام الصوفیہ جامعہ شاہ ولایت" کے سے ایک عظیم الشان تین منزلہ مسجد کی تعمیر فرمائی۔ یہ آپ کا عظیم کارنامہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

غرضیکہ پاک و ہند میں شدھی تحریک ہو یا تحریک خلافت علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی تعمیر ہو یا کسی اسلامی ادارے کا قیام تحریک شہید گنج ہو یا غازی علم الدین شہید کا کیس کشمیر ایجی ٹیشن ہو یا آل پاکستان مسلم کانفرنس امیر ملت کانفرنس ، جہاد کشمیر یا تحریک ختم نبوت ، علماء کا 32 میل لمبا جلوس ہو یا ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر گرفتاریاں حضرت صاحبزادہ صاحب ہر ملی و ملکی اور دینی و قومی تحریکوں میں قیادت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ کے تعاون سے قائد اعظم کو نیا ولولہ اور جوش حاصل ہوا اور وہ مخالف قوتوں کے باوجود عزم و استقلال سے کام کرتے رہے۔

مسلمانان پاکستان کی ایسی ممتاز اور ہر دل عزیز شخصیت کہ آپ جس گاؤں یا شہر میں تشریف لے جاتے سارا گاؤں یا سارا شہر استقبال کرتا ہوا نظر آتا تھا۔ ایسی عظیم ہستی کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے سرکاری طور پر پورے خلوص اور جوش کے ساتھ بندوبست ہونا چاہیے۔ مگر صد افسوس کہ مفاد پرست عناصر کے ہاتھوں حکومت کھلونا بنتی رہتی ہے۔

منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

آپ کے وصال کے بعد صاحبزادگان علی پور شریف ، چورہ شریف اور دھولہ شریف نے متفقہ طور پر حضرت پیر سید سعید احمد شاہ صاحب کو آپ کا جانشین مقرر فرمایا اور بڑے صاحبزادے سید عبدالمجید شاہ صاحب کو گھریلو کاموں پر معمور فرمایا۔ اسی طرح یہ قافلہ ان دونوں صاحبزادگان کی قیادت میں

marfat.com

سرگرم عمل ہے ۔ صاحبزادہ پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی آج کل "انجمن خدام الصوفیہ جامعہ شاہ ولایت کے ناظم اعلی اور صدر جمعیت العلماء پاکستان (سید محمود شاہ گجراتی گروپ) اور حضرت پیر سید محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اب حضرت صاحبزادہ صاحب پیر سید سعید احمد شاہ صاحب بیک وقت خطیب اور جامع شاہ ولایت کے ناظم اعلی ہیں اور حضرت صاحبزادہ پیر سید عبدالمجید شاہ صاحب کی مشاورت سے دینی اور ملی کاموں میں مصروف ہیں حضرت صاحبزادہ صاحب بہترین خطیب ادیب اور انشاء پرداز ہیں۔ آج بھی وہی سماں ہوتا ہے ۔

====

marfat.com

احوال و آثار
مجاہدِ ملّت قائدِ تحریکِ ختمِ نبوّت
حضرت الحاج الحافظ
صاحبزادہ سیّد محمُود شاہ صاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احوال و آثار:

صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب فرزند اکبر پیر سید ولایت رحمتہ اللہ علیہ

1۔ پیدائش :

آپ کی پیدائش 25 دسمبر 1920ء میں بمقام گجرات ہوئی۔ تذکرہ شاہ ولایتؒ میں پہلے آچکا ہے کہ آپ بچپن سے ہی بڑے ذہین اور فطین تھے۔

"تعلیم و تربیت"

گجرات میں آپ کے والد بزرگوار علیہ الرحمتہ کا درس انجمن خُدّام الصُّوفیہ موجود تھا۔ جس میں قرآن مجید لوگوں کو حفظ کرایا جاتا تھا۔ شاہ صاحب نے اپنے فرزند ارجمند کو اس مدرسہ میں داخل کروا دیا۔ اور اپنی زیرنگرانی قرآن مجید حفظ کرانا شروع کر دیا۔ مکتب کی کرامت اور فیضان نظر سے گیارہ سال کی قلیل مدت میں آپ نے قرآن مجید حفظ کرلیا۔ اور اسی سال مسجد حاجی پیر بخش میں رمضان شریف میں نماز تراویح میں سنایا۔ صاحبزادہ صاحب نہایت عمدہ مخارج سے قرآن مجید پڑھتے تھے جس سے سامعین بے حد متاثر ہوتے۔

marfat.com

"حُسنِ قرات"

ڈاکٹر احمد حسین قلعہ داری بیان کرتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ 1937ء میں جناب امیرِ ملّت علی پوریؒ شادیوال میں تشریف لائے ۔ میں اپنے والد بزرگوار کے ساتھ امیرِ ملتؒ کی زیارت کیلئے گیا۔ اور سیّد ولایت شاہ صاحبؒ نے جلسہ کا آغاز کیا۔ تو ایک آدمی صاحبزادہ صاحب کو اٹھا کر سٹیج پر لے آیا۔ آپ نے اس خوبصورتی سے قرآن مجید کی تلاوت کی کہ لوگ عش عش کر اٹھے ۔ والد صاحب میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ دیکھ۔ سید محمود شاہ کس خوبصورتی سے تلاوت قرآن مجید کر رہا ہے ۔ یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے صاحبزادہ صاحب کو دیکھا۔

"سائیں کانواں والی سرکار کا فیضان"

تذکرہ شاہ ولایتؒ میں رقمطراز ہوں۔ کہ حضرت سیّد ولائیتؒ شاہ صاحب ایک بار سائیں کرم الہٰی صاحب المعروف کانواں والی سرکار کو ملنے گئے تو صاحبزادہ صاحب کو بھی ساتھ لے گئے ۔ سائیں صاحب نے صاحبزادہ صاحب کو فرمایا کہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرو۔ صاحبزادہ صاحب نے حکم کی تعمیل کی اور کھڑے ہوکر قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا۔ سائیں صاحب بے حد خوش ہوئے ۔ اٹھ کر اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھ کر صاحبزادہ کی پیشانی اور لبوں پر لگایا۔ اور ساتھ ہی فرمایا جس جگہ صاحبزادہ صاحب نے قرآن پاک سنایا ہے ۔ اس جگہ مسجد تعمیر کرا دی جائے ۔ سائیں صاحب کے دربارعالیہ کے قریب جو مسجد موجود ہے یہ وہی مسجد ہے .جہاں صاحبزادہ صاحب نے قرآن مجید سنایا تھا۔ جب کانواں والی سرکار نے وصال فرمایا۔ تو ان کو غسل سیّد ولائیت شاہ صاحب نے ہی دیا تھا۔

marfat.com

مجاہد ملت عید کے اجتماع سے خطاب فرما رہے ہیں

مجاہد ملت مدینہ منورہ کے معلم حیدر العمدری کے ساتھ

marfat.com

"مروّجہ تعلیم"

دینی تعلیم:

حفظ قرآن مجید کے بعد صاحبزادہ صاحب مروّجہ تعلیم کی خاطر اسکول میں داخل ہوئے ۔ ساتویں جماعت تک پہنچے تو انکے والد بزرگوار کے دینی مدرسہ میں مولانا عبدالغفور ہزارویؒ صدر مدرس بن کر آئے وہ بڑے عالم فاضل تھے ۔ انہوں نے صاحبزادہ صاحب کو تعلیم دینا شروع کر دی۔ آپ نے ابھی ابتدائی کتابیں شروع کی تھیں کہ حضرت علامہ ہزاروی صاحب وزیر آباد منتقل ہوگئے ۔ صاحبزادہ صاحب کی دینی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوچکا تھا۔ آپ اس تشنگی کو فرو کرنے کے لئے مدرسہ حزب الاحناف لاہور چلے گئے ۔ وہاں آپ نے مفتی مہرالدینؒ محدّثِ کچھوچھوی۔ پیر دیدار علی شاہ صاحب۔ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب۔ قاضی عبدالسبحان کھلا بٹ والے اور مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی سے استفادہ کیا۔ اور فارغ التحصیل ہوکر گجرات تشریف لائے اور آتی دفعہ جناب مفتی احمد یار خاں صاحب بدایونی کو بھی ساتھ لے آئے ۔ اور مدرسہ خدام الصوفیہ میں صدر معلم متعین کر دیا ۔ اس کے بعد آپ نے میٹرک کا امتحان مشن ہائی سکول گجرات سے اچھے نمبروں میں پاس کیا۔ روحانی سلسلہ بھی آپ کے گھر میں تھا۔ پیر سید ولایت شاہ صاحب کے روحانی تصرّفات کا چرچا دور دور تک تھا۔

سلسلۂ بیعت:

آپ کو یہ شوق دامن گیر ہوا۔ تو اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں بیعت کی استدعا کی۔ جناب سید ولایت شاہ صاحب آپ کو ان کے چھوٹے بھائی سید

marfat.com

عبدالحمید شاہ صاحب کو اپنے پیرخانہ علی پورسیداں امیرملّت حضرت سید جماعت علی شاہ کے پاس لے گئے ۔ اور عرض کی کہ حضور ان دونوں صاحبزادوں کو اپنے خدّام میں شامل فرمالیں۔ حضرت امیرملتؒ نے بصد شوق آپ کو اپنے خدّام میں شامل فرما لیا۔ جب پیرکامل نے مرید خاص میں جرات اور بیباکی دیکھی تو بہت خوش ہوئے ۔ اور صاحبزادہ صاحب کی پشت پر تھپکی دی۔ اور فرمایا کہ یہ علماء اہل سنّت میں نڈر اور حق گو عالم دین ہوگا۔ ولی کامل کا فرمان برحق ثابت ہوا۔ اور صاحبزادہ صاحب بڑے بڑے جابر حکمرانوں کے سامنے بھی کلمہ حق بیان کرتے نہیں ڈرتے تھے ۔

====

marfat.com

حضرت پیر سید نور حسین شاہ صاحب جماعتی سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور شریف ضلع نارووال

ن خدام صوفیاء کے سالانہ اجلاس کی صدارت فرمارہے ہیں جبکہ مجاہد ملت خطاب فرمارہے ہیں' سجادہ نشین

مجاہد ملت صاجزادہ سید سعید احمد شاہ صاحب گجراتی نیچے بیٹھے ہیں

marfat.com

شجرہ نقشبندیہ

یا اللہ جل جلالہ　　یا رسول ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

اولیاء را ہست قدرت از الہ
تیر جستہ باز گردندز راہ

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

ہے اجابت کی اگر خواہش دعا کیواسطے
عرض کرتا شاہ یوں اوّل خدا کیواسطے
حمد ہے سب تیری ذات کبریا کیواسطے

ہے درودونعت ختم الانبیاء کیواسطے
اور سب اصحاب و آل مجتبیٰ کیواسطے
رحم کر مجھ پر خدایا مصطفےٰ کیواسطے

ہو اثر کچھ تو الٰہی میری سوز و آہ میں!
گو سیاہ دل لیکے آیا ہوں تیری درگاہ میں
کون ہے تیرے سوا مجھ روسیاہ کیواسطے

marfat.com

ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں ہو کر ملول
کیجئو یہ عرض میری انکی برکت سے قبول
یا رب اپنے عاشقان باصفا کیواسطے

آپڑا درپہ تیرے میں ہر طرف سے ہو کر ملول
کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول
کشت گان تیغ تسلیم ورضا کیواسطے

ہو عطا باغ صداقت سے مجھے بوئے یقین
تاکہ ہوں میرے عمل خالص مصفّا بالیقین
حضرت صدیق اکبرؓ باصفا کیواسطے

ہے تو حافظ اور حفیظ اور نام تیرا ہے سلام
آفتِ دارین سے محفوظ و سالم رکھ مدام
فارسی سلمانؓ سلامت باصفا کیواسطے

ہو میری قسمت میں یارب ساقی کوثر کا جام
ہو فنا ہستی میری مٹ جائے سارا ننگ ونام
قاسمؒ جام محبت باصفا کیواسطے

marfat.com

کر دیا اس عقل نے بے عقل ودیوانہ مجھے
کر ذرا اس ہوش سے بیہوش ومستانہ مجھے
جعفر صادقؒ امام اصفیاء کیواسطے

کر مجھے مدہوش ومست از جام عشق سرمدی
محو ہو ظلمت دِلی از نورِ عشقِ احمدیؐ
شاہِ مستاں بایزیدؒ وبادشاہ کیواسطے

قال ابتر حال ابتر سب میرے ابتر ہیں کام
کر حسن میرے عمل ہو صالحیں میرا نام
شیخ عالم ابوالحسنؒ پیر ہدی کیواسطے

دردِ دل مجھ کو عطا کر بس یہی ارمان ہے
دردِ دل کیواسطے پیدا ہوا انسان ہے
بو علیؒ کامل ولی و باسخا کیواسطے

کر پیدا درد و غم میرے دلِ افگار میں
بار پاؤں جس سے اے باری تیرے دربار میں
فیض گستر شیخ یوسفؒ مہ بقا کیواسطے

marfat.com

روز و شب یاربّ عبادت سے ہی میرا کام ہو
ہر نفس ہر دم الٰہی وِرد تیرا نام ہو بہر عبدالخالقؒ شہ بے ریا کیواسطے

عشق کی منزل کڑی ہو جائے آساں میری
میں فنا ہو جاؤں مجھ میں یاد رہجائے تیری
غوثِ اعظم نقشبندؒ پیشوا کیواسطے

جسطرح جلتا ہے پروانہ شمع پر شوق سے
ایسا میں جلتا رہوں ہر روز تیرے ذوق سے
حضرتِ عطار علاؤالدینؒ ہما کیواسطے

اے خدا یہ عرض ہے میں جبتک زندہ ہوں
ذِکر تیرا ہی کروں اور تیرا ہی بندہ رہوں
خواجہ یعقوب چرخیؒ ذوالعطاء کیواسطے

شربت دیدار حضرتؒ کا مجھے ہووے حصول
یاالٰہی کیجیئو یہ عرض میری تم قبول
شاہ عبداللہ صاحبؒ باسخا کیواسطے

marfat.com

نوراحمدؒ یا الٰہی اپنی آنکھوں سے دکھا
رات دِن آنکھیں ترستی ہیں برائے مصطفےٰ
خواجہ زاہد محمدؒ پارسا کیواسطے

رحمتِ حق ہے برائے جملہ عالم مصطفےٰ ؐ
ہوں شفیع المذنبین میرے شفیق روزِ جزا
خواجہ امکنگیؒ محمد بے ریا کیواسطے

عالم فانی فنا ہو ہو دائمی حاصل بقا
مہر ہو دِل پر میرے از دردِ عشقِ مصطفےٰ ؐ
خواجہ عبدالباقیؒ مردِخدا کیواسطے

نہ امیری چاہتا ہوں نہ فقیری کی طلب
اے خدائے پاک مجھ کو دردِ دل کی طلب
کر عطا معصومؒ از سہووخطا کیواسطے

اگر میں بدکار ونالائق ہوں اے شاہِ جہاں
پر بتا در کو تیرے چھوڑ کر جاؤں کہاں
رحم کر مجھ پر زبیرؒ اولیاء کیواسطے

marfat.com

کی عطا تو نے مجھے یہ عقل وہوش و مکر سب
بخش و نعمت جو کام آئے صدا پر میرے ربّ
خواجہ قطب الدین اشرفؒ باسخا کیواسطے

آرزو ہر دم یہی ہے دِل کی ہے حسرت یہی
اِلتجا تو یہی ہے و مدّعا مطلب یہی
ہو جمال اللہؒ کا حاصل گدا کیواسطے

مرض ِ عصیاں حد سے گذرا چار سو ہے فوجِ غم
کر دو ہو شفا اَے میرے عیسی از کرم
حضرتِ عیسی ولیؒ صاحب شفا کیواسطے

میں ہوا ہوں سخت زار اِس بند محنت میں اسیر
بوئے عشق مصطفےٰ ؐ سے ہو معطّر دِل میرا
حضرتِ نورِ محمدؐ ذی سخا کیواسطے

سیّد وحاجی وعالم حافظ وکامل فقیر
ہادی راہ ہدی شاہِ جماعتؒ دستگیر
وارثِ تاج و سریرِ انبیاء کیواسطے

marfat.com

حضرتِ محبوب سیّد قطب و ولی
منبعِ جودوسخا فخرِاولادِ علیؓ
ہوں شفیع کونین میں مجھے بے نوا کیواسطے

کر تصدیق اس ولی اکمل کے تو مجھ کر کمال
چشمِ دل روشن کر اے خدائے ذوالجلال
نورِچشم سیّدہ خیرالنساء کیواسطے

یا الٰہی عاجزانہ عرض یہ منظور کر
عشقِ احمد مصطفےٰ ؐ سے قلب کو معمور کر
حضرتِ شاہِ ولایتؒ راہنما کیواسطے

پیر محمود کی شجاعت صداقت کیواسطے
دے عمر شیخ الحدیثؒ کی طاعت کیواسطے
سب کرم ہو شاہ ولایتؒ کیواسطے
کرم مانگتا ہے شاہد نورِولایت کیواسطے

(محمد حسین گلفردوش)

رزانہ عقیدت: خادم درگاہ شہنشاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ و شیخ الحدیثؒ صاحبزادہ
پیر سید احمد شاہ صاحب و مجاہد ملت ابوالوفا الحاج الحافظ صاحبزادہ پیر سید محمود
ہ صاحب نقشبندی جماعتی سجادہ نشین شہنشاہ ولایت گجرات پنجاب پاکستان

marfat.com

JOIN US FOR MARVELOUS DELIGHTS

QAND FISHAN
SWEETS

سویٹس

قند فشاں

CHOWK PAKISTAN, GUJRAT. PH: (20727)

میاں محمد سلیم

دنیا کی تمام ائیر لائنز کی ٹکٹ اور بکنگ کی سہولت حاصل ہے

Sky Bird Travels

JINNAH ROAD, GUJRAT - PAKISTAN.
PH: (04331) 523952-523953

میاں ہمایوں محمد حنیف

اسکائی برڈ ٹریولز

marfat.com

ASGHAR FASHION
JEWELLERS
BAZAR SARAFA, GUJRAT.
PHONE: (04331) 27521-27644

اصغر فیشن جیولرز، صرافہ بازار گجرات

صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ گجرات کی نہیں بلکہ عالم اسلام میں ایک پہچان تھے۔ان کا وصال عالم اسلام کا بہت بڑا نقصان ہے۔

میں نے آپ کا بچپن دیکھا، جوانی دیکھی اور بڑھاپا دیکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے زندگی کی ہر منزل بے مثال انداز میں گذاری۔سادگی، نفاست، پرہیزگاری، عاجزی اور انکساری آپ کا سرمایہء افتخار تھا۔مرشد کامل کا ادب اور ولیء کامل باپ کا ادب آپ اپنی منزل سمجھتے تھے۔

عمدہ اور لذیذ مٹھائیوں کا مرکز

پاک سویٹ ہاؤس

مسلم بازار چوک روٹیاں والا گجرات، فون نمبر: 27359

منجانب: شیخ محمد الیاس صاحب

marfat.com

بعنوان العلام الواہاب
الجواب

۱۔ مزارات اولیاء اللہ پر گنبد بنانا پختہ عمارات بنانا شرعاً جائز ہے نیت خیر سے ہو تو مستحب ہے۔ گنبدِ خضرا رسولؐ شرعاً جائز اور بہت متبرک ہے

۲۔ عرس اولیاء اللہ تاریخ مقررہ پر کرنا، مجمع کرنا، وہاں فاتح پڑھنا، وہاں روشنی کرنا، وہاں شرنی دینا شرعاً جائز مستحب ہے۔

۳۔ جس عرس میں ناچ، گانا، باجا وغیرہ اختلاط مرد و زن وغیرہ محربات ہوں تو ان غیر شرعی اور محرمہ کی وجہ سے نفس عرس حرام نہ ہو گا۔ بلکہ یہ مذکورہ ناچ، گانا وغیرہ چیزیں حرام ہوں گی اور اصل عرس حلال ہو گا۔

۴۔ حقیقت محمدیہ عالم کے ذرہ ذرہ میں موجود ہے۔

۵۔ محفل میلاد شریف تاریخ مقررہ پر کرنا نیز محفل میلاد میں تقاریر کرنا، نعت خوانی کرنا، شرعاً جائز ہے مستحب ہے۔

۶۔ جناب سرور عالمؐ کا وہ جسم اطہر جو کہ قبر انور میں مدفون ہے وہ ہر وقت ہر جگہ بعینہ موجود نہیں بلکہ قبر انور میں جلوہ گر ہو گا۔

۷۔ بعد نماز پنجگانہ بلند آواز سے مل کر نمازیوں کا یہ پڑھنا "الصلوۃ وسلام علیک یا رسول اللہ و علیٰ الک یا حبیب اللہ" جائز بلکہ مستحب ہے۔ مگر

marfat.com

خیال رہے کہ اس جھرسے نمازیوں کی نماز میں حرج نہ ہو، نہ کہ سونے والے کو تکلیف ہو اور نہ قاری کی تلاوت میں خلل واقع ہو۔

احوج الناس زکی حبیب الرحمن

احمد یار خان مدرس مدرسہ خدام الصوفیہ گجرات ۱۴ ذیقعد یوم سہ شنبہ ۱۳۶۱ھ

عنایت اللہ شاہ بخاری خطیب جامع مسجد کالری دروازہ گجرات ۱۴ ذیقعد یوم سہ شنبہ ۱۳۶۱ھ

سید محمود شاہ و دیگر اراکین انجمن خدام الصوفیہ گجرات

marfat.com

بعون العلام الوہاب

الجواب ۱

۱۔ مزارات اولیاء اللہ پر گنبد بنانا یا کچھ عمارت بنانا شرعاً جائز ہے نہ ناجائز ہاں بہتر ہونا مستحب ہے۔ گنبد خضرا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرعاً جائز اور بہت بہتر کیا ہے

۲۔ عرس اولیاء اور تاریخ مقررہ پر کرنا مجمع کرنا وہاں جانا فاتحہ پڑھنا وہاں روشنی کرنا وہاں فرش وغیرہ بچھانا شرعاً جائز مستحب ہے۔

۳۔ جس عرس میں ناچ گانا یا بیجا اختلاط مرد و زن وغیرہ مجرمات ہوں تو ان چیزوں کی وجہ سے نفس عرس حرام نہ ہوگا۔ بلکہ یہ مذکورہ ناچ گانا وغیرہ چیزیں حرام ہونگی اور اصل عرس بحال رہے گا۔

۴۔ حضور محمدیہ علیہ السلام ہر ذرہ ذرہ میں موجود ہیں

۵۔ محفل میلاد شریف تاریخی مقررہ پر کرنا مثل محفل میلاد میں نقارہ پر کہنا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وغیرہ سب شرعاً جائز ہے مستحب ہے۔

۶۔ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جسم اطہر جو کہ قبر انور میں مدفون ہے وہ ہر وقت ہر جگہ بعینہٖ موجود نہیں بلکہ قبر انور میں بحالہ گریم ہے

۷۔ بعد نماز پنجگانہ بلند آواز سے تکبیر نمازیوں کا یہ پڑھنا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک یا حبیب اللہ جائز بلکہ مستحب ہے مگر فی زمانہ جہاں کہ اس جہر سے نماز میں خلل واقع ہو یا کسی سونے والے کو تکلیف ہو اور نہ تالیوں کی حلاوت میں خلل واقع ہو۔

احقر الناس اکبر الحق

احمد یار خاں عفی عنہ خادم العلوم غفرلہ گجرات ۱۴ ذیقعدہ یوم شنبہ سنہ ۶۱ھ

صحیح ہے نقار سے یا دف سے یا کسی دیدار سے " " " "

سید محمود شاہ
سکریٹری انجمن خدام الضعفاء گجرات

باب چہارم

"مدرسہ حفظ القرآن خدام الصوفیہ"

مدرسہ حفظ القرآن اور مدرسہ خدام الصوفیہ کا اہتمام بھی آپ کے ذمہ تھا۔ مسجد حاجی پیر بخش میں خطبہ بھی محض فی سبیل اللہ دیا کرتے تھے۔ یہ ان کا اپنا سلسلہ تھا۔ حق گو خطیب تھے۔ اور حق گوئی میں مزید اضافہ ہوتا رہا۔ تبلیغ دین اسلام اور رشدوہدایت کیلئے آپ گجرات سے باہر مضافات میں تبلیغ کی خاطر جایا کرتے تھے۔

خدام الصوفیہ کے سربراہ:

انجمن خدام الصوفیہ کی ایک کمیٹی تھی۔ جو پیر سیّد ولایت شاہ صاحب نے انعقاد مدرسہ کے وقت ہی قائم کی تھی۔ بدستور کام کر رہی تھی۔ اس میں مزید اضافہ یہ ہوا کہ صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کو بھی ناظم اعلی کی حیثیت سے شامل کر لیا گیا اور یوں آپ کی شخصیت میں ایک اور نکھار آگیا اور آپ ہر محفل کی پہچان بننے لگے۔

"سیّد عنایت اللہ شاہ بخاری سے مباحثے"

سیاست کے ساتھ ساتھ ان دنوں گجرات میں دینی مباحثے بھی سرگرم عمل تھے۔ کالری دروازہ موجودہ فیصل گیٹ گجرات میں سید عنایت اللہ شاہ بخاری نوجوان اور فاضل دیوبند تھے۔ ادھر صاحبزادہ صاحب کے زیر اہتمام مسجد حاجی پیر بخش میں اہل سنّت وجماعت کے پیروکار لوگ مفتی احمدیار خانصاحب کے زیر سایہ اپنے عقائد کا پرچار کر رہے تھے۔ دونوں دھڑوں میں خوب مباحثے ہوتے تھے۔ کبھی کبھی بات تلخی تک بھی پہنچ جاتی۔ موسی کمالہ۔ عادووال اور شہر گجرات میں مفتی احمد یار خانصاحب اور سید عنایت اللہ شاہ بخاری کے معرکے ہوتے تھے۔ کئی بار صورت حال نقص امن کی موجب بنی تو گورنمنٹ کو مداخلت کرنا پڑتی۔ جناب صاحبزادہ صاحب کی ہوشمندی اور دانشمندی سے دونوں فرقوں

marfat.com

سالانہ اجلاس کے موقع پر مجاہد ملت شاہ احمد نورانی اور صاحبزادہ سید حامد علی شاہ صاحب

انجمن خدام صوفیاء کے سالانہ اجلاس کے موقع پر مجاہد ملت حضرت پیر سید اختر حسین شاہ جماعتی

مولانا عبدالستار خاں نیازی اور صاحبزادہ عتیق الرحمن کے ساتھ ایک یادگار تصویر

marfat.com

میں مصالحت ہو جاتی۔ اور بعض اختلافی مسائل میں مصالحت نہ ہوتی۔ تحریری طور پر ان اختلافی مسائل پر اتفاق رائے ہو جاتا۔ اور صلح نامہ ہو جاتا وہ صلح نامہ جس پر بائیس علماء کرام نے دستخط توثیق ثبت کئے۔ صلح نامہ کی ایک نقل کافی دیر تک صاحبزادہ صاحب کے برادر خورد حضرت صاحبزادہ پیر سید احمد شاہ المعروف حاجی شاہ صاحبؒ کے پاس ہم دیکھتے آئے۔

"تحریک پاکستان"

دوسری عالمی جنگ ختم ہوئی تو برطانیہ نے برصغیر کے لوگوں سے وعدہ کر رکھا تھا کہ لڑائی کے بعد حق نوآبادیات دے دیا جائے گا۔ ہندو تنظیم کانگریس اور مسلم تنظیم مسلم لیگ میں تحریک ہوئی۔ مسلم لیگ کے راہنماؤں میں زندگی کے آثار نمودار ہونے لگے۔ اور قیام پاکستان کا مطالبہ شدت اختیار کر گیا۔ ادھر ہندو کانگریس اس مطالبے کے سخت خلاف تھی۔ گاندھی اور قائداعظمؒ کے درمیان کافی عرصہ مذاکرات ہوتے رہے۔ لیکن قائداعظمؒ کا مضبوط عزم کسی طرح پر متزلزل نہ ہوا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے مسلم لیگ پورے برصغیر میں چھا گئی۔

"مسلم لیگ کے سرگرم رکن"

صاحبزادہ صاحب مسلم لیگ کے سرگرم رکن تھے۔ ان کی ولولہ انگیز قیادت نے تحریک پاکستان میں ایک نئی روح پھونک دی۔ اور انہوں نے تحریک پاکستان کو جذبہ اسلام سے سرشار کر دیا۔ قائداعظمؒ کے شانہ بشانہ کام کیا۔ ضلع گجرات میں جگہ جگہ جلسے اور جلوس ہونے لگے۔ اور صاحبزادہ صاحب کی تقاریر پرجوش اور جذبہ اسلام سے مزیّن ہوتی تھیں۔

پنجاب کی سالمیت میں اس وقت متعدد سیاسی تنظیمیں موجود تھیں۔ جن میں حکومت کی طرفدار یونسیٹ پارٹی تھی۔ خاکسار تحریک کا اپنا نکتہ نظر تھا۔ احرار پارٹی قیام پاکستان کے خلاف تھی۔ ادھر ہندو بھی بڑی شدت سے قیام پاکستان

marfat.com

کی مخالفت کر رہے تھے ۔

ابوالوفا صاحبزادہ سیدپیر محمود شاہ صاحب گجراتی قومی اور ملی ومذہبی جذبہ سے سرشار تھے ۔ دین اسلام اور ملک وملت کیلئے جان ودل قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار تھے ۔ اسی جذبہ کے تحت آپ 22 برس کی عمر میں ہی مسلم لیگ کے باقاعدہ رکن منتخب ہوگئے ۔

1946ء میں تحریک آزادی کے سلسلہ میں جوش وخروش پہلے سے کہیں زیادہ تھا۔ اور ضلع گجرات میں بھی آئے دن جلسے جلوس ہونے لگے ۔ حکومت کے رویہ میں بھی شدت آگئی اور جلسے جلوسوں پر پابندیاں عائد ہونے لگیں۔ ضلع گجرات کے ہندو ڈپٹی کمشنر وزیرچند نے ان جلسوں پر پابندی عائد کر دی۔ اور ضلع گجرات میں آزادی کے متوالوں کے نام نوٹس جاری کر دیا۔ اس وقت ضلع گجرات میں صرف 13 اگست 1946ء کو نوٹس جاری ہوا۔ جن میں شہر گجرات میں سے صرف تین آدمی تھے ۔ جن میں صاحبزادہ صاحب کا نام نامی بھی شامل تھا۔

اصلی نوٹس درج ذیل ہے جس پر ڈی سی گجرات وزیرچند ھندو کی مہر ثبت ہے

۔

marfat.com

R.I.R.

Whereas it has been made to appear to me that the persons mentioned below are going to deliver on or about the 29th August,1946,speeches calculated and likely to disturb public peace or tranquillity by inciting violence or hatred against Govt; established by law or against religious communities or private ~~bodies~~ persons

Now therefore I,Wasi- Ahmd,District Magistrate,Gujrat in exercise of the powers conferred by Section 144 of the Code of Criminal Procedure hereby direct the persons mentioned here-under to abstain from making speeches and representations in public within the limits of District Gujrat for a period of one week commencing from the date of the service of this order.

1.Maulvi Abdullah of Kunjah.
2.Hakim Mir Mohd Yaqub of Kunjah(President M.L.)
3.Nasir Ahmad,Imam Mosque,Malakwal.
4.Bashir Ahmed,Scot Merchant,Malakwal(Secretary of the M.L.)
5.Bahadur Jhand,President Municipal Committee,Malakwal.
6.~~XXX~~ Sufi Mohd Din of Mandi Bahauddin(President M.L.).
7.Fazal Karim Piracha of Mandi Bahauddin(Secretary M.L.).
8.Ram Singh Pleader of Mandi Bahauddin.
9.Madan Lal Josh of Mong at present Mandi Bahauddin.
10.Om Parkash of Haria,present at Bahowal,P.S.Malakwal.
11.Ghulam Rabbani,Nasim-i-Ala,Gujrat City.
12.Mohd Hassan Cheema,Pleader,Gujrat City.
13.Mahmud Shah s/o Walayat Shah,Gujrat City.

Given under my hand and seal of the court this 28th day of August 1946.

sd/-Wasi Ahmad

DISTRICT MAGISTRATE,
Gujrat.

Seal of the Court.
28.8.1946.

No: 5550 Dated 28-8-46

A copy with 17 spare copies forwarded to the Superintendent of Police,Gujrat,for information and necessary action. A copy of this order should be served on each of the individuals mentioned in the order as required u/s 134 of the Code of Criminal Procedure.
2. A copy is forwarded to the Reader to the D.M.Gujrat for information and for pasting on the notice-board of the District Magistrate's Court.

DISTRICT MAGISTRATE,
GUJRAT.

marfat.com

ORDER

Whereas it has been made to appear to me that the persons mentioned below are going to deliver on or about the 29th August, 1946, speeches calculated and likely to disturb public peace or tranquillity by inciting violence or hatred against Govt: established by law or against religious communities or private parties.

Now therefore I, Wazir Chand , District Magistrate, Gujrat in exercise of the powers conferred by section 144 of the Code of Criminal procedure hereby direct the persons mentioned here-under to abstain from making speeches and representations in public within the limits of District Gujrat for a period of one week commencing from the date of the service of this order:-

1. Maulvi abdullah of Kunjah
2. Hakim Mir Mohd Yaqub of KUnjah (President M.L.)
3. Nazir Ahmad , Imam Mosque, Malakwal.
4. Bashir Ahmed, Boot Merchant, malakwal (Sec. M.L.)
5. Bahadur Chand, President M.Committee, Malakwal.
6. Sufi Mohd. Din. of Mandi Bahauddin (President M.L.)
7. Fazal Karim Piracha of Mandi Bahauddin. (Sec. of M.L.)
8. Ram Singh Pleader of Mandi Bahauddin.
9. Madan Lal Josh of Mong at present Mandi Bahauddin.
10. Om Parkash of Haria, Present at Bahowal, P.S. Malakwal.
11. Ghulam Rabbani, Nazim-e-Ala, Gujrat City.
12. Mohd. Hassan Cheema, Pleader, Gujrat City.
13. Mahmood Shah S/o Walayat Shah , Gujrat City.

marfat.com

Given under my hand and seal of the court this 28th day of August 1946.

DISTRICT MAGISTRATE,
GUJRAT.

Seal of the court,
28.8.1946

No. 5550 dated: 28-8-46

1. A Copy with 17 spare copies forwarded to the superintendent of Police, Gujrat for information and necessary action. A copy of this order should be served on each of the individuals mentioned in the order as required u/s 134 of the code of Criminal Procedure.
2. A copy is forwarded to the Reader to the D.M., Gujrat for information and for pasting on the notice-board of the District Magistrate's Court.

DISTRICT MAGISTRATE,
GUJRAT.

marfat.com

مجاہد ملت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی، صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب آلو مہار شریف اور
صاحبزادہ سید حامد علی شاہ صاحب

مجاہد ملت صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب گجراتی، قاری احمد حسین صاحب

خطیب جامع مسجد عید گاہ گجرات اور مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی بدایونی

marfat.com

"سول نافرمانی کی تحریک"

"لے کے رہیں گے پاکستان" یہ صورت حال یہاں تک پہنچی کہ قیام پاکستان کیلئے 1947ء میں سول نافرمانی کی تحریک شروع ہوگئی اس کا ذکر؟ تذکرہ شاہ ولایت میں لکھا ہے کہ صاحبزادہ صاحب سول نافرمانی تحریک میں پیش پیش تھے۔ مسلم لیگ کے اکابر راہنماؤں نے گرفتاریاں پیش کیں۔ چنانچہ 26 جنوری 1947ء کو صاحبزادہ صاحب بھی گرفتار کر لئے گئے۔ اور ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں بند کر دیئے گئے۔ یہ دورہ وہ تھا جب گجرات بلکہ پورے پنجاب کے بڑے بڑے راہنما یونیسٹ اور کانگرس کے حامی تھے۔ صاحبزادہ صاحب کے برادرخورد الحافظ صاحبزادہ سید عبدالحمید شاہد صاحب نے بتایا کہ اس زمانہ میں پنجاب کانگرس پارٹی کا بڑا زور تھا۔ لیکن صاحبزادہ صاحب کی محنت شاقہ سے لوگ مسلم لیگ سے متعارف ہوتے گئے۔ دوسرے لفظوں میں محمودشاہ گجراتی کی خدمات اور خطابات نے مسلم لیگ کے پیغام کو گھر گھر پہنچایا۔ عوام الناس کو حصول پاکستان کی منزل دکھائی

ان کے دلوں میں پاکستان سے محبت کی شمع جگمگائی اور یوں مسلمان مسلم لیگ پر جان نچھاور کرنے لگے اور پنجاب میں قائداعظمؒ کے جلسے کروا کر پنجاب کے لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے لگے۔

تحریک سول نافرمانی میں آپ کے ساتھ میاں ممتاز دولتانہ۔ میاں عبدالباری۔ سردار شوکت حیات۔ نوابزادہ مہدی علی خاں اور سابق صدر پاکستان چوہدری فضل الٰہی بھی جیل میں تھے۔ نوازشاہد مزید لکھتے ہیں۔ آپ کے ساتھ چوہدری میاں خاں اور قبلہ والدصاحب (حضرت میاں رحمت علی نقشبندیؒ) لالہ فضل الٰہی مرحوم۔ مولانا منشی احمددین صاحب۔ اور مولوی عظیم قادری صاحب بھی تھے۔ محترمی ومکرمی قبلہ والدصاحبؒ نے بتایا کہ جیل میں گرفتاری کے

marfat.com

دوران 12 ربیع الاول کا دن آگیا۔

"جیل میں جشن عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

اور ہم سب بے قرار ہوگئے ۔ کہ اب کیا ہوگا۔ ہم عید میلادالنبیؐ کے جلوس میں شرکت نہ کر سکیں گے ۔ مگر حضور قبلہ شہنشاہ ولایتؒ جلوس کی قیادت فرما رہے تھے اور تقریباً تیس ہزار شمع رسالت کے پروانوں کا جلوس لے کر جیل کے قریب آگئے ۔ جونہی جلوس کی آواز جیل میں پہنچی تو سیاسی کارکنوں میں ایک نیا جوش وجذبہ پیدا ہوگیا۔ نوجوان جیل کی چھتوں پر چڑھ گئے ۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو کندھوں پر اٹھا لیا۔ اور جیل کی چھت پر چڑھ گئے ۔ قبلہ صاحبزادہ صاحب نے تقریر کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ تو شمع رسالت کے پروانے جیل کی دیوار سے لگ گئے ۔ میاں ممتاز دولتانہ نے آپ کو تقریر سے روکا کہ کہیں سزا طویل نہ ہو جائے ۔ مگر صاحبزادہ نے قانونی حدود کو بالائے طاق رکھتے ہوئے تقریباً آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ اب وقت آگیا۔ کہ مسلمانان ہند پاکستان حاصل کرکے رہیں گے ۔ اب یہ تحریک کہیں بھی نہیں رک سکتی۔ یہ تقریر دلپذیر اس قدر موثر ہوئی۔ کہ جیل کے اندر اور باہر نعرے لگ رہے تھے ۔ گجرات کی تاریخ میں یہ واقعہ سنہری حروف میں لکھا گیا ہے اور لکھا جائے گا۔ اس موقع پر انگریز ایس ۔ پی وال اور ہندو ڈپٹی کمشنر وزیرچند۔ ڈوگرا اور سکھ فوجیوں کے ساتھ یہ نعرے سنتے رہ گئے ۔ شمع رسالت کے پروانوں نے گولیوں اور سیگینوں کی پرواہ کئے بغیر پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الااللہ کے فلک شگاف نعرے لگاتے رہے ۔ شام کے وقت آپ نے لوگوں سے بذات خود منتشر ہونے کی اپیل کی۔

"جہاد کشمیر"

مسلم لیگ کی مساعی اور جملہ مسلمانان برصغیر کی دعاؤں سے 14 اگست 1947ء میں پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ سرکار برطانیہ نے آزادی کا اعلان کیا۔ اور

marfat.com

ساتھ ہی اعلان کیا تھا کہ پاک وہند کی ملحقہ ریاستوں کو اس بات کی اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اپنی ریاست کے لوگوں کی تمنا کے مطابق دونوں بڑی حکومتوں پاکستان اور ہندوستان میں سے جس کے ساتھ باہمی الحاق کرلیں یا اپنی خودمختاری قائم رکھیں۔ ہندوستان میں حیدرآباد دکن میں مسلم ریاست اور جوناگڑھ ریاست پر نہروحکومت نے زبردستی قبضہ کرلیا۔ کشمیر میں نوے فی صد آبادی مسلمانوں کی تھی۔ عوام پاکستان کے ساتھ الحاق کرنا چاہتے تھے۔ لیکن سکھ راجہ نے بھارت سے الحاق کا اعلان کر دیا۔ اس اعلان سے عوام اور حکومت میں تضاد پیدا ہوگیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں نے جن کی تعداد نوے فی صد تھی۔ کشمیر میں جہاد کا اعلان کر دیا۔ اور پاکستان سے الحاق کرنے کی خواہش کا اظہار کر دیا۔ کشمیر میں لڑائی چھڑ گئی۔ پاکستان کے عوام کی ہمدردیاں کشمیری عوام کے ساتھ تھیں۔ حضرت امین الحسنات پیرصاحب مانکی شریف نے مسلمانوں کو جہاد کی تلقین کی۔ صاحبزادہ صاحب پیرصاحب مانکی شریف کے دوش بدوش تھے۔ جگہ جگہ جلسے کئے۔ اور مجاہدین کشمیر کو آزادی سے روشناس کرایا۔ آپ مجاہدین کی بھرتی کیلئے اعزازی اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر مقرر ہوئے۔ جس کا تقررنامہ اور سند درج کیا جاتا ہے۔ آپ کا تقررنامہ 17 جنوری 1949ء کو جاری ہوا۔

"تقررنامہ اور سند"

آپ نے اس طرح امین الحسنات پیر صاحب مانکی شریف اور اپنے پیرومرشد امیرملّت محدث علی پوریؒ کی زیرقیادت مجاہدانہ کردار کا مظاہرہ کیا اور گلی گلی آواز گونجنے لگی "چلو بھائیو! کشمیر چلو۔ا

مجاہدین کشمیر جوش جہاد سے سرشار ہوکر کشمیر کو تسخیر کرتے ہوئے دیوانہ وار بھارت کی سرحد پر پہنچنے والے تھے۔ کہ ہندوستان سلامتی کونسل میں جاکر آہ وزاری کرنے لگا۔ کہ کسی طرح مجاہدین کا یہ سیلاب رک جائے۔ سلامتی

marfat.com

PHONE: NR 217

No. 4036/47/AG/Org/2 (Rectg.)
General Head Quarters, Pakistan.
Adjutant General's Branch
Rawalpindi, the 7th Jan, 1949.

To.,

Sahibzada Hafiz Syed Mahmood Shah,
S/o Hafiz Pir Syed Walayat Shah,
Gujrat.

Sub: Appointment: Honorary Assistant Recruiting Officers

Reference your application submitted to G.H.Q. through the Deputy Commissioner, Gujrat.

You are hereby appointed as Honorary Assistant Recruiting Officer. You will assist the Recruiting officer, Rawalpindi, or any other officer nominated by him, in the matter of recruitment from your District.

Adjutant General

Copy to:-
The Deputy Commissioner, Gujrat.
Your No. 264-E dated: 10/1/49 refers.

The Recruiting Officer, Rawalpindi.

marfat.com

PHONE : NR 217.

No.4306/47/AG/Org/2(Rectg.),
GENERAL HEAD QUARTERS, PAKISTAN,
Adjutant General's Branch,
Rawalpindi, the 17 January, 1949.

To

Sahibzada Hafiz Syed Mahmud Shah,
S/o Hafiz Pir Syed Walayat Shah,
GUJRAT.

Sub:- APPOINTMENT : HONORARY ASSISTANT RECRUITING OFFICERS.

Reference your application submitted to G.H.Q. through the Deputy Commissioner, Gujrat.

You are hereby appointed as Honorary Assistant Recruiting Officer. You will assist the Recruiting Officer, Rawalpindi, or any other officer nominated by him, in the matter of recruitment from your District.

ADJUTANT GENERAL

Copy to:-
The Deputy Commissioner, Gujrat - Your No.264-E dated 10/1/49 refers.

The Recruiting Officer, RAWALPINDI.

"LIAZ"
17/1

marfat.com

کونسل نے مداخلت کرکے اس شرط پر لڑائی ختم کروا دی کہ کشمیر میں رائے شماری کروائی جائے ۔ جہاں عوام کی رائے پر کشمیری اپنا الحاق کرلیں۔ یوں جہاد کشمیر کا سلسلہ وقتی طور پر دب گیا۔ اور سلامتی کونسل ہنوز وہاں رائے شماری کروانے میں ناکام رہی۔

سب انسپکٹر پولیس کے عہدہ پر تقرر اور استعفیٰ:

ریکروٹنگ آفیسر کے عہدے کے بعد انسپکٹر جنرل پولیس مغربی پاکستان نے آپ کو سب انسپکٹر پولیس مقرر کرکے مظفرگڑھ متعین کیا۔ اس تقرری میں ان کے ایمان افروز جذبہ پر کچھ پابندیاں تھیں آپ نے دوسرے دن ہی اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

marfat.com

استعفیٰ

بخدمت جناب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس (مغربی پنجاب)

جناب عالی

گذارش ہے کہ میں نے اسلامی خدمت تصور کرتے ہوئے اپنا نام سب انسپکٹر علماء میں پیش کیا تھا اور آپ نے میری خدمات منظور کرتے ہوئے مجھے سب انسپکٹر علماء میں بھرتی کر کے مظفر گڑھ میں مقرر کر دیا ہے۔ مجھے یہ معلوم کر کے بہت تعجب ہوا ہے کہ سب انسپکٹر ہونے کے بعد ہماری مذہبی اور سیاسی تقریر پر پابندی ہوگی یعنی کسی مذہبی جلسہ میں کسی فرقہ باطلہ کی تردید نہیں کر سکتے اور کسی سیاسی جلسہ میں اپنے خیالات کا اظہار نہیں کر سکتے۔ کسی بددیانت افسر کے خلاف صدائے احتجاج بلند نہیں کر سکتے گویا کہ ہم کو ہر طرح حکومت کے ماتحت رہ کر کام کرنا ہو گا۔ ہم علماء بھی دوسرے ملازموں کیطرح بالکل پابند ہونگے۔ لہذا معروض ہوں کہ ان تمام پابندیوں کے ہوتے ہوئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس غرض کیلئے علماء کو رکھا جا رہا ہے اس مقصد میں علماء کامیاب نہیں ہو سکتے۔

صرف نماز پڑھانے والے ملازم مولوی تو پہلے بھی پولیس اور ملٹری میں موجود ہیں۔ ہم پولیس والوں اور دوسرے افسروں کی اصلاح اسی صورت میں کر سکتے ہیں جبکہ ہمارے اختیارات بہت وسیع ہوں۔ لہذا معروض کہ (۱) میری مذہبی وسیاسی تقریر پر پابندی نہ ہو۔

(۲) میری تقرری ضلع گجرات میں کی جائے کیونکہ ہمارا مذہبی ودینی سلسلہ بہت وسیع ہے حالات مجھے باہر رہنے کی اجازت نہیں دیتے اور انشاء اللہ ضلع گجرات میں زیادہ اسلامی خدمت سرانجام دے سکونگا۔ اگر آپکو یہ دونوں مطالبے منظور ہوں تو میں سب انسپکٹر علماء میں کام کرنے کیلئے تیار ہوں اور اگر آپکو کسی وجہ سے یہ مطالبے منظور نہ ہوں تو میری طرف سے استعفیٰ منظور فرمالیں۔

والسلام

marfat.com

"قادیانی تحریک"

پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ اسلامی حکومت کا تقاضا ہوتا ہے۔ کہ غیر مسلم اقوام اسلامی سلطنت میں اقلیت کی حیثیت سے رہ سکتی ہیں۔

برصغیر میں انگریزی دورحکومت میں ایک شخص غلام احمد ساکن قادیان نے اعلان کیا کہ حضورنبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم خاتم النبیّن نہیں ہیں۔ نبوت کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ ان کے بعد بھی نبی آتے رہیں گے ۔ اور میں نبی ہوں۔ مسیح موعود ہوں۔ میری تائید کی جائے ۔ اس شخص کو انگریز کی پشت پناہی حاصل تھی۔ جس کے باعث اس تحریک کو برصغیر میں فروغ حاصل ہوا۔ علماء حق نے اس تحریک کا منہ توڑ جواب دیا۔ مباحثے ہوئے ۔ اور عدالتی مقدمات بھی ہوئے ۔ لیکن حکومت کی تائید ہونے کی وجہ سے برصغیر میں یہ تحریک جڑپکڑ گئی۔ پاکستان معرض وجود میں آیا۔

"ختم نبوت کی کی تحریک"

مسلمانان پاکستان نے 1952ء میں تحریک ختم نبوت شروع کی۔ حضرت علامہ ابوالحسنات خطیب مسجد وزیرخاں لاہوراس تحریک کے سربراہ تھے ۔ تحریک شدت پکڑ گئی۔ لاہور میں مارشل لاء لگانا پڑا۔ اس سلسلہ میں اکابر علماء کرام گرفتار کر لئے گئے ۔ مولانا مودودی۔ عبدالستار خاں نیازی اور دیگر علماء کو موت کی سزا سنائی گئی۔ جو بعد میں معاف کر دی گئی۔

گجرات میں تحریک ختم نبوت کے سربراہ صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی تھے ۔ جنہوں نے گلی گلی اور نگر نگر جلسے اور جلوس کئے جن کا ریکارڈ علیحدہ "تحریک ختم نبوت" میں موجود ہے ۔

آپ تحریک پاکستان کی طرح علماء کے پہلے جشن کو لے کر جیل چلے گئے ۔

marfat.com

متعین کرنا چاہیئے۔ لہٰذا ہمیں یقین ہے کہ اگرچہ احمدی براہِ راست فسادات کے ذمے دار نہیں ہیں لیکن ان کے خلاف عام شورش کا موقع خود انہی کے طرزِ عمل نے بہم پہنچایا۔ اگر ان کے خلاف احساسات اتنے شدید نہ ہوتے تو ہم نہیں سمجھتے کہ احراری اُس حالت میں بھی ہر قسم کی مختلف مذہبی جماعتوں کو اپنے گرد جمع کرنے میں کامیاب ہو جاتے ؛

مسلم لیگ

تحریک تحفظ ختم نبوت: دریچہ کے فسادات کے متعلق مسلم لیگ کے بہت سے ممتاز ممبروں کی سرگرمیوں کا ذکر اس رپورٹ کے کسی سابقہ حصے میں تفصیل سے کیا جا چکا ہے۔ یہاں صرف یہ ضروری ہے کہ اُن بڑے واقعات کا اعادہ کر دیا جائے جو مسلم لیگ۔ بعض مسلم لیگی فرداً اور بعض مسلم لیگی ہیڈ کوارٹروں سے متعلق رکھتے ہیں جو پارٹی کے ضبط کے ماتحت تھے۔ یاد ہوگا کہ زمانہ زیرِ تبصرہ کے دوران میں ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۴۹ء سے ۲۰ اگست سنہ ۱۹۵۰ء تک میاں عبدالباری ۔۔ ۲۰ اگست سنہ ۱۹۵۰ء سے ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۵۱ء تک خواجہ عبدالحمید اور ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۵۱ء کے بعد مسٹر دولتانہ صوبائی مسلم لیگ کے صدر رہے۔ ممدوٹ وزارت کی توقفی کے بعد میاں عبدالباری نے دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کے دوران میں مسلم لیگ کے بعض لیڈروں کو گورنر کے مشیروں کی حیثیت سے نامزد کر دیا تھا۔ اگرچہ صوبائی نظم و نسق کی ذمہ داری گورنر ہی پر عاید تھی۔ جو گورنر جنرل کی جانب سے کام فرما تھا۔ لیکن گورنر نے وہی طرزِ عمل اختیار کیا جو منتخب عوامی وزارت کے برسرِ اقتدار ہونے کی حالت میں ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ لہٰذا مشیروں کی حیثیت وزیروں کی مانند تھی۔ ۴ نومبر سنہ ۱۹۴۹ء سے ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء تک شعبہ قانون و انتظام کے مشیر ملک محمد انور تھے ؛

اگرچہ مسٹر دولتانہ کے اخباری بیان مورخہ یکم اپریل سنہ ۱۹۵۲ء میں اور اس بیان کے ماتحت ۲ اپریل سنہ ۱۹۵۲ء کو جو ہدایات یگوں کے نام جاری کی گئیں ان میں مسلم لیگ کے ممبروں کو غیر لیگی جلسوں کی صدارت سے منع کر دیا گیا تھا۔ اور ان کو ہدایت کی گئی تھی کہ ایسی سرگرمیوں میں کوئی حصہ نہ لیں جن سے پاکستان کے شہریوں کے مختلف طبقوں کے درمیان بیگانگی یا دشمنی پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ لیکن لیگ کی کسی تنظیم نے ان ہدایات سے یہ مطلب اخذ نہ کیا کہ ان کے ممبروں کو تحریک تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے منع کیا گیا ہے۔ ان ہدایات میں خالص مجلسی اور غیر سیاسی نوعیت کی تقریبوں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ اور اگرچہ یہ بتا دیا گیا تھا کہ لفظ "سیاسی" کو اس کے ڈھیلے ڈھالے مفہوم میں نہ لیا جائے۔ بلکہ اس کا شدید اور معین مطلب سمجھا جائے۔ لیکن متعدد اضلاع میں مسلم لیگ کے ممبروں نے دل و جان سے تحفظ ختم نبوت کی تحریک میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اس ہدایت کی طرف بھی کوئی توجہ نہ کی گئی کہ مسلم لیگ کو ایسی سرگرمیوں میں حصہ نہ لینا چاہیئے جن سے پاکستانی شہریوں کے مختلف طبقوں کے

marfat.com

درمیان بیگانگی یا دشمنی پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ اور لیگ کے عہدہ دار اور ممبر بلکہ مجلس قانون ساز کے وہ ممبر جو مسلم لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے بے تکلف اس تحریک کی سرگرمیوں میں حصہ لینے لگے۔ اگر کبھی ان سرگرمیوں کی اطلاع صوبائی مسلم لیگ کو موصول بھی ہوئی تو اس نے اس کی پروا نہ کی۔ اور بعض ممبروں نے جو استفسارات اس سلسلے میں کئے ان کا بھی کوئی تشفی جواب نہ دیا گیا۔ سٹی مسلم لیگ گوجرانوالہ نے اپنے ایک اجلاس منعقدہ ۱۷ جولائی ۱۹۵۲ء میں ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں اعلان کیا کہ ختم نبوت اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے۔ مساجد پر دفعہ ۱۴۴ کے احکام کے اطلاق کی مخالفت کی۔ ان احکام کو مداخلت فی الدین قرار دیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ نہ صرف ان احکام کو واپس لے بلکہ ان کی خلاف ورزی کی وجہ سے جو مقدمات دائر کئے گئے ہیں۔ ان کو بھی واپس لے لے۔ سٹی مسلم لیگ گوجرانوالہ کی قرارداد کے بعد ۲۰ جولائی کو سٹی مسلم لیگ سرگودھا نے بھی ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں مطالبہ کیا کہ احمدیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور صوبائی مسلم لیگ اور آل پاکستان مسلم لیگ سے استدعا کی کہ وہ اس قسم کا اعلان کرانے کی غرض سے عملی تدابیر اختیار کریں اسی قسم کی ایک قرارداد میں سٹی مسلم لیگ کاموکے نے قادیانیوں کو مسلم لیگ کی ممبری کے حق سے محروم قرار دیا۔ اور لیگ سے ان کے اخراج کا مطالبہ کیا۔ جن اہم لیگی اشخاص نے احمدیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے متعلق قراردادوں کی حمایت کی (اور وہ قراردادیں صوبائی مسلم لیگ کے اس سالانہ اجلاس میں جو ۲۶-۲۷ جولائی ۱۹۵۲ء میں منعقد ہونے والا تھا۔ پیش کرنے کے لئے بھیج دی گئیں) ان اشخاص کے نام درج ذیل ہیں:

قاضی مرید احمد ایم ایل اے کونسلر پنجاب مسلم لیگ
صاحبزادہ محمود شاہ (گجرات) کونسلر پنجاب مسلم لیگ
محمد اسلام الدین ایم ایل اے
مولانا سید احمد سعید کاظمی ممبر صوبائی مسلم لیگ کونسل
خواجہ عبدالحکیم صدیقی صدر سٹی مسلم لیگ ملتان
صوفی محمد عبدالغفور لدھیانوی آنس سیکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ، کونسلر پنجاب مسلم لیگ۔
محمد ابراہیم قریشی جنرل سیکرٹری سٹی مسلم لیگ جھنگ و کونسلر پنجاب مسلم لیگ۔

مسٹر دولتانہ (صدر) اور دوسرے عہدہ داروں نے ان قراردادوں کا جائزہ لیا اور اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ جس قرارداد کو ۲۷ جولائی کے دن کونسل کے دوسرے اجلاس میں پیش ہونا تھا اس کا مسودہ کس نے تیار کیا تھا۔ لیکن مسٹر دولتانہ نے اس قرارداد کی پوری ذمہ داری اپنے سر لی ہے۔ یہ قرارداد آٹھ کے مقابلے میں ۲۸۴ کی عظیم اکثریت سے منظور ہوئی۔ جس میں کہا گیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے متعلق مسلمانوں اور قادیانیوں کے اختلافات بنیادی ہیں۔ اور انہی اختلافات کی وجہ سے یہ تجویز

marfat.com

پیش کی گئی ہے کہ دستور پاکستان میں احمدیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور یہ تجویز کسی حد تک مسلمانوں کے اس رد عمل کی مظہر ہے جو مذہبی امور اور شہری و مجلسی زندگی کے دوسرے دائرہ میں قادیانیوں کے قومی انقطاعی رجحانات سے پیدا ہوا ہے۔ اس تجویز میں آئینی اور قانونی نوعیت کے بعض سنگین اور اہم مسائل شامل ہیں۔ جن پر نہایت گہرے غور و خوض کی ضرورت ہے اور یہ کام پورے اتحاد کے ساتھ پاکستان مسلم لیگ اور پاکستان دستور ساز اسمبلی کے لیڈروں کی پختہ کار ہاتھ دانشمندی پر چھوڑا جا سکتا ہے۔ اور اس اثنا میں مسلم لیگ کے ہر ممبر کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ سکون و متانت کی فضا پیدا ہو جائے۔ کیونکہ صرف ایسی ہی فضا میں بنیادی دستوری پالیسی پر اثر ڈالنے والے معقول فیصلے کئے جا سکتے ہیں۔ اور کونسل اس اعتماد سے اپنی غیر متزلزل وابستگی کا اظہار کرتی ہے کہ مسلمانان پاکستان کا صرف جمہوری ہی نہیں بلکہ مذہبی فرض بھی ہے کہ بلا امتیاز مذہب دملت مملکت کے ہر شہری کے جان و مال۔ آبرو۔ اور تمام شہری حقوق کی حفاظت کریں۔ اس قرارداد کی تہ میں جو خیال مضمر ہے اس کی تشریح اس سے قبل مسٹر دولتانہ مقام لیسر در ضلع سیالکوٹ کی مسلم لیگ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بھی کر چکے تھے۔ اور قرارداد منظور ہو جانے کے بعد بھی ۳۰ اگست کو حضوری باغ لاہور میں اور ۱۲ ستمبر کو راولپنڈی میں مسٹر دولتانہ نے اس کی مزید وضاحت کی۔ ان سب تقریروں میں مسٹر دولتانہ نے ختم نبوت کے متعلق اپنے اور تمام مسلمانوں کے ایمان پر زور دیا۔ اس عقیدے کو نہ ماننے کے نتائج واضح کئے۔ ان مطالبات کی نوعیت واضح کی جو اس عقیدے کا نتیجہ یا اس عقیدے پر مبنی تھے۔ اور اس موقف کا اعلان کیا کہ مطالبات کی نوعیت دستوری ہے۔ لہٰذا ان پر غور و فیصلہ کا حق صرف مرکز کو حاصل ہے ان تقریروں میں انہوں نے یقیناً اس حقیقت پر بھی زور دیا کہ پاکستان کی مذہبی اقلیتیں اپنے جان و مال و آبرو کے تحفظ کی حقدار ہیں۔ اس قرارداد سے اور ان تقریروں سے نہایت واضح اور تسلی طور پر یہ ظاہر ہے کہ مسلم لیگ اور ذاتی طور پر مسٹر دولتانہ خود بھی قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھتے تھے۔ کیونکہ حضوری باغ میں انہوں نے جو تقریر کی۔ اس سے صرف یہی نتیجہ اخذ کرنا ممکن ہے۔ کہ عقیدہ ختم نبوت کو مرزا بحث میں لانا ہی کفر ہے۔ اور ختم نبوت ہمارے ایمان کا ایک حصہ ہے جو ہر قسم کی دلیل اور منطق سے بالاتر ہے۔ اور قادیانی اپنے علیحدگی پسند رجحانات کی وجہ سے خود ہی اس شدید جذبے کے ذمہ دار ہیں جو ان کے خلاف لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہے۔ ان کی تقریر راولپنڈی سے بھی بالکل یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ ۲۵ اکتوبر کو نظام آباد کے مقام پر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ گوجرانوالہ کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مسٹر دولتانہ نے ایک مبہم سا اشارہ کیا کہ بعض لوگ مسلمانوں میں تفرقہ ڈال رہے ہیں۔ اور یہ لوگ نہ صرف اتحاد اسلامی بلکہ پاکستان کی سالمیت کو تباہ کر رہے ہیں۔ لیکن اگر ان کے سابقہ اعلانات کو پیش نظر رکھا جائے تو اس اشارے کا تعلق مسلمانوں اور اقلیتوں کے انقطاعات سے نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ مسٹر دولتانہ اپنی سابقہ تقریروں میں احمدیوں کو تو واضح طور پر دائرہ اسلام سے خارج قرار دے چکے تھے۔

marfat.com

چوھدری ظفراللہ کی علیحدگی کا مطالبہ

آل مسلم کنونشن پارٹیز پنجاب

چوھدری ظفراللہ خان وزیر خارجہ کی پاکستان کے ساتھ وفاداری کو مشکوک جتاتا ھے نیز یقین رکھتا ھے کہ چوھدری ظفراللہ خان نے وزارت خارجہ کے عہدہ کو مرزائیت کی تبلیغ اسلامی ملکوں میں مرزائیت کے دفتر کھلوانے اور ملازمتوں پر مرزائیوں کو قابض کرانے کا ذریعہ بنایا ھوا ھے اور یہ کہ وہ پاکستان اور ھندوستان کو صرف قادیان کی وجہ سے ھی اکھنڈ بنانے پر مذھبی عقیدہ رکھتے ھیں اور مسئلہ کشمیر کے حل کرانے میں ان کی ناکامی نہ صرف اندگی نااھلیت کی وجہ سے ھے بلکہ برطانیہ کے ساتھ ان کی اور ان کی جماعت کی قدیم مذھبی وفاداری کو اس میں بہت بڑا دخل ھے۔

اسلئے پاکستان - اسلامی ممالک اور کشمیر کے مفاد کا تقاضا ھے کہ چوھدری ظفراللہ خان کو وزارت خارجہ سے جلد از جلد علیحدہ کر دیا جائے۔

marfat.com

اراضی ربوہ کی واپسی کا مطالبہ

آل مسلم پارٹیز کنونشن

مرزائی پارٹی کی گزشتہ تاریخ کے پیش نظر قادیان میں دن دھاڑے قتل کرانا ۔ مکانات کا جلانا مخالفین کو اخراج از شہر کی سزا دیوانی ۔ فوجداری مقدمات میں جرمانہ ۔ قرقی جائداد ۔ سزائے بید زنی دینا اور باوجود ان سب باتوں کے پولیس کا گواہ مہیا کرنے سے عاجز رہنا اور قانون کا شل ہو جانا اس انگریزی زمانہ کی عدالتوں کے فیصلہ جات گواہ ہیں ۔ ضروری خیال کرتا ہے کہ ربوہ کی آبادی جو اب صرف قادیانیوں کی بنائی جارہی ہے جسمیں کسی دیگر فرقہ کی کوئی آبادی نہیں ہو گی گزشتہ واقعات و حالات کے اعادہ کا باعث بنتی جارہی ہے اسلئے یہ کنونشن حکومت وقت سے مطالبہ کرتی ہے کہ تعمیر شدہ عمارتوں کے علاوہ باقی خالی زمین واپس لے کر دیگر فرقوں کو آباد کر کے آنے والے خطرات کا سدباب کرے۔

marfat.com

قرارداد نمبر ۱ چوہدری ظفر اللہ خان کی علیحدگی کا مطالبہ

Received on 14.7.52
Punjab Muslim League Office

پنجاب مسلم لیگ کونسل کا یہ اجلاس چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کی پاکستان کیساتھ وفاداری کو مشکوک جانتا ہے۔ نیز یقین رکھتا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان نے وزارتِ خارجہ کے عہدہ کو مرزائیت کی تبلیغ۔ اسلامی ملکوں میں مرزائیت کے دفتر کھلوانے اور ملازمتوں پر مرزائیوں کو قابض کرانے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ اور مسئلہ کشمیر کے حل کرانے میں اُنکی ناکامی۔ نہ صرف اُنکی نااہلیت کیوجہ سے ہے بلکہ برطانیہ کیساتھ اُنکی خود اور اُنکی جماعت کی قدیم مذہبی وفاداری کا اسمیں بڑا دخل ہے۔ پاکستان اسلامی ممالک اور کشمیر کے مفاد کا تقاضا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے علیحدہ کر دیا جائے۔ لہٰذا پنجاب مسلم لیگ کونسل کا یہ اجلاس حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ سر ظفر اللہ خان کو وزارتِ خارجہ سے علیحدہ کر کے مسلمانانِ پاکستان کو مطمئن کیا جائے۔

محرک :- مولانا سید محمد داؤد شاہ گجرات
کونسلر پنجاب مسلم لیگ

تائید :- قاضی مرید احمد کونسلر صوبہ مسلم لیگ کونسل

آج مورخہ 14/7/52

marfat.com

لیکن حکومت نے مسلم لیگ کونسل اور آل پاکستان لیگ کے ارکان کے علماء کو فوراً رہا کر دیا۔ اور صاحبزادہ صاحب بھی سینکڑوں علماء کے ساتھ غیر مشروط طور پر رہا کر دیئے گئے۔

اس تحریک میں صاحبزادہ صاحب نے چوہدری ظفراللہ خاں قادیانی وزیرخارجہ پاکستان کو اس عہدے سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ کیا اور آل پارٹیز مسلم کنونشن منعقد کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ ربوہ میں قادیانی لوگوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا۔ صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ نے جو مطالبات کئے ان کی دستاویزات شامل کتاب کی جا رہی ہیں۔

1۔ آل پارٹیز مسلم کنونشن پنجاب۔

2۔ چوہدری ظفراللہ وزیرخارجہ کی علیحدگی کا مطالبہ۔

3۔ رپورٹ تحقیقاتی عدالت مقرر کردہ زیر پنجاب ایکٹ نمبر2 1954ء۔

4۔ آپ سب انسپکٹر پولیس مقرر کئے گئے جس کا استعفیٰ برائے تحقیقات فسادات پنجاب 1953ء صفحہ نمبر281 تا 283

بعد میں مسلم لیگ میں انتشار اور دھڑے بندیوں کی بنا پر آپ مسلم لیگ سے علیحدہ ہو کر جمیعت العلماء پاکستان میں شامل ہوگئے۔

"ایوبی آمریت کا دور"

1958ء کے مارشل لاء تک آپ آل پاکستان مسلم لیگ کے ممبر رہے۔ اس کے علاوہ صوبائی مسلم لیگ کے ممبر بھی تھے۔ ایوبی آمریت کے دوران جمعیت العلماء پاکستان کے صدر کی حیثیت سے محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت کی۔ اور مادر ملّت کے الیکشن میں الیکشن ایجنٹ مقرر ہوئے۔ ان دنوں آپ کے سیاسی حریفوں نے شہنشاہ ولایتؒ کے پاس آپ کی شکایت کی۔ کہ حضور صاحبزادہ صاحب قومی حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ان کو باز رکھا جائے۔ مگر ولی کامل باپ خاموش رہے۔ اور صاحبزادہ صاحب

marfat.com

کیلئے دعا فرماتے رہے۔

تذکرہ شاہ ولایتؒ میں ہے کہ انتخابات کے بعد مولانا اورنگ زیب صاحب مجاہد کشمیر (حال مقیم برطانیہ) بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں اور سید حسین شاہصاحب رانیوال سیداں (حال مقیم برطانیہ) قبلہ شہنشاہ ولایتؒ کی خدمت اقدس میں موجود تھے۔ کہ آپ نے دریافت فرمایا کہ بتاؤ پاکستان کے علماء کا کیا حال ہے۔ سید حسین شاہ نے جواب دیا۔ کہ حضور ایوب خاں کے حواری علماء بک چکے ہیں۔ ان کا ضمیر مرگیا ہے۔ آپ نے فرمایا "شاہ جی ساڈے شاہ جی پھر اچھے رہے ہیں"

اس طرح شہنشاہ ولایت نے صاحبزادہ صاحب کے کردار کی داد دی اور تعریف کی۔ آپ صاحبزادہ صاحب کو فرمایا کرتے تھے۔ کہ شاہ جی یہ بڑے آدمی بے وفا ہوتے ہیں۔ ان پر اعتماد نہ کیا کرو۔ صرف خدا پر بھروسہ رکھو۔ کیونکہ وہی سب کا کارساز ہے۔ حضور قبلہ حضرت شاہ ولایتؒ خود بھی خدا اور اس کے رسول پر بھروسہ اور توکّل رکھتے تھے۔ فیصل آباد (لائیلپور) کے علماء نے آپ کی جرات پر آپ کے ساتھ یکجہتی کا ثبوت دیا۔ اور تقریباً 14 علماء نے آپ کی خدمت میں مراسلہ ارسال کیا۔ ملاحظہ ہو۔

لائل پور

بخدمت جناب مجاہد ملت بطل حریت مجاہد تحریک پاکستان

مولانا سید محمود شاہ صاحب خطیب اعظم گجرات

السلام علیکم ! ہم آپ کی جرات مندی۔ حق پسندی۔ حق گوئی اور بیباکی پر ھدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

اے جرات مند عالم دین! آپ نے تحریک پاکستان میں لاتعداد صعوبتیں برداشت کی ہیں۔ اور آپ ہمیشہ ثابت قدم رہے ہیں۔ آج پھر جب کہ قوم پر مشکل وقت آیا ہوا ہے۔ آمریت کا دوردورہ ہے۔ شخصی آزادی کچلی گئی

marfat.com

ہے ۔ ملک میں بیس خاندانوں کی حکومت ہے ۔ ملک کی کوئی خارجی اور داخلی پالیسی نہیں ہے ۔ طالب علموں پر گولیاں چل رہی ہیں۔ جدھر دیکھیں اشک آور گیس کا دھواں نظر آتا ہے ۔ آپ نے پھر جرات کرکے ثابت کر دیا ہے ۔ کہ!

آئین جوانمرداں حق گوئی وبیباکی　　اللہ کے شیروں کو آتی ہیں روباہی

اے حق گو عالم دین! لاہور میں غیر آئینی طریقہ سے جو سنی کانفرنس بلائی گئی تھی۔ وہ سنی کانفرنس نہیں۔ دراصل "ٹاوٹ کانفرنس" تھی۔ اور جسکا واحد مقصد صدرایوب کی خوشامد تھا۔

مولانا! یہ "چمچے" آپکا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ۔ اسلئے کہ آپ کی آواز پوری قوم کی آواز ہے ۔ اس وقت پوری قوم جدوجہد آزادی میں مادرملت کے ساتھ ہے ۔ اور انشاء اللہ دو جنوری 1965ء کو ان "ٹاوٹوں" کا یوم حساب شروع ہو رہا

خدا آپ کو ہمیشہ ثابت قدم رکھے ۔ آمین ثم آمین

ہم ہر موڑ پر آپکے ساتھ ہیں

العبدایان

1۔ اکرم محی الدین	3۔ محمد یونس
2۔ حفیظ محی الدین	4۔ اشفاق الرحمن
5۔ M.Saleem	6.A. Haq
7۔ محمد طفیل	8۔ ارشاد احمد
9۔ محمد شریف	Ahmad Hussain۔
11۔ عبدالعزیز بقلم خود	A.R. Malik 12.
13۔ خان محمود خان	14۔ صدیق راجہ

marfat.com

بانی تنظیم العلماء حاجی ماسٹر محمد حیات صاحب مرحوم بیان کرتے ہیں۔ کہ جب صدر محمد ایوب خان نے آرڈیننس 1961ء پاس کیا تھا۔ تو ہر ضلع سے ایک ایک عالم اور ایک ایک سیاست دان اسلام آباد بلایا گیا تاکہ ان سے تائید کروائی جائے ۔ گجرات سے نوابزادہ کرنل اصغر علیخاں مرحوم اور صاحبزادہ پیر سیّد محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ اسلام آباد تشریف لے گئے ۔ جب صدر کی طرف سے تیارشدہ مسودہ آئین پیش کیا گیا۔ تو تمام علماء اور سیاسدانوں نے اس کی بہت زیادہ تعریف کی اور آمریت کے سامنے جھکتے ہوئے داد دیتے رہے ۔ لیکن جب مجاہد ملّت حضرت پیر محمود شاہ گجراتیؒ کی باری آئی تو آپؒ نے فرمایا کہ اس مسودہ قانون میں سب سے بڑی خامی ہے کہ ہے کہ یہ فردواحد کا قانون ہے ۔ اس لئے یہ نامکمل ہے ۔ صدرایوب نے غصہ کے عالم میں کہا شاہ صاحب "کیسے" تو مجاہد ملتؒ نے خامیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا " ایسے " (کیسے کا جواب ایسے سے دیا)۔ اس کے بعد صدرایوب نے آپؒ سے کہا کہ شاہ صاحب میں آپ سے بعد میں مشورہ لے لونگا۔ اس کے باوجود تمام حاضرین نے دستخط کر دیئے مگر صاحبزادہ صاحب نے دستخط نہ کئے ۔

"آپ کی سیاسی سرگرمیاں"

جہاد کشمیر میں آپ نے پیرصاحب مانکی شریف کے ساتھ مل کر کام کیا۔ تحریک ختم نبوت میں بھی گرفتار ہوئے ۔ آپ مسلم لیگ کے کونسلر بھی منتخب ہوئے ۔ 1958ء کے مارشل لاء تک آپ مسلم لیگ سے وابستہ رہے ۔ خان عبدالقیوم خاں کے بتیس میل لمبے جلوس کی راہنمائی کرنے والوں میں آپ بھی شامل تھے ۔ سیاسی آزادی بحال ہونے پر مسلم لیگ انتشار اور نااہل قیادت کے باعث اس سے الگ ہوگئے ۔

marfat.com

"جمعیت العلماء پاکستان کے نائب صدر"

اس موقع پر مولانا عبدالحامد بدایونی اور حضرت سید ابوالحسنات کی تحریک پر آپ جمعیت العلماء پاکستان میں شامل ہوئے ۔ مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا عبدالستار خاں نیازی آپ کے ساتھ تھے ۔ آپ جمعیت العلماء پاکستان کے نائب صدر منتخب ہوئے ۔ مگر 1962ء کے صدارتی انتخاب میں آپ صدر ایوب خاں کے حواری علماء کے گروپ سے ناراض ہوکر علیحدہ ہوگئے ۔ اور محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت کی۔ اور نہ صرف حمایت کی بلکہ مادرملّت کے الیکشن ایجنٹ بنے ۔ تحریک بحالی جمہوریت میں آپ نے 17 رمضان المبارک بمطابق 7 دسمبر 1968ء کو 313 علماء کا جلوس ایوبی آمریت کے خلاف نکالا۔ اسلامی سوشلزم کے خلاف 113 علماء کے کفر کے فتوی کے خلاف پاکستان بھر میں سب سے پہلے آپ نے آواز بلند کی۔ اور موچی (غفاری) دروازہ لاہور میں اس کے خلاف تقریر کی۔ پاکستان کے چوٹی کے ان خطیبوں میں جن کی تقاریر عوام بڑے شوق سے سنتے اور فیض یاب ہوتے ہیں۔ ان میں سے صاحبزادہ سید محمودشاہ گجراتی سرفہرست شامل ہیں۔ آپ کی تقریر ہر مسلک کے لوگ بڑے شوق سے سنتے ہیں۔ ذیل میں لاہور کے موچی (الغفاری) دروازہ کے وسیع میدان میں ان کی تقریر کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے ۔

صاحبزادہ صاحب کی ایک تقریر

باغ بیرون موچی (الغفاری) دروازہ لاہور جمعیت العمائے پاکستان کے زیراہتمام منعقدہ جلسے سے جمعیت کے ناظم اعلی کی حیثیت سے سیّد محمودشاہ گجراتی حاضرین سے خطاب فرماتے ہیں۔ ان کی تقریر کا خلاصہ روزنامہ وفاق لاہور نے مورخہ 27 جنوری 1969ء کو شائع کیا۔

" پاکستان میں کتاب وسنّت کے علاوہ کوئی دوسرا نظام قابل قبول نہ ہوگا۔ علماء وطن عزیز کی سالمیت کیلئے ہر قسم کی قربانی کو تیار ہیں۔ برسراقتدار طبقہ عوام

marfat.com

کیلئے مشکلات پیدا کر کے مذہبی جذبات کو مجروح کر رہا ہے ۔ یہ جلسہ قبل از دوپہر عبدالغفور ہزاروی کی زیرصدارت ہوا۔ جناب صاحبزادہ صاحب نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس نظام کے تحت عوام کو بنیادی آزادیوں سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانان پاکستان کے مذہبی جذبات بھی مجروح کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ موجودہ حکومت نے نہ صرف عوام کے مذہبی جذبات، عقائد اور نظریات کچلنے کی کوشش کی بلکہ نوجوان طلباء پر تشدد کر کے ملک میں انتہائی سنگین صورت حال پیدا کر دی ہے ۔ آپ نے ڈھاکہ میمن سنگھ۔ کھلنا اور راولپنڈی میں پولیس فائرنگ اور تشدّد کے دیگر واقعات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ خطاب کے دوران بعض افراد نے اظہار عقیدت کرتے ہوئے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر جناب صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ ملک میں متعدد معصوم طلباء کی شہادت کا واقعہ اتنا المناک ہے ۔ کہ ہمیں اس پر ماتم کرنا چاہیئے ۔ اس لئے میں پھولوں کے ہار نہیں پہن سکوں گا۔ اس پر آپ آبدیدہ ہوگئے ۔

آپ نے جمعیت کے دیگر کارکنوں کو ہدایت کی۔ کہ جب تک اس قسم کے مظالم اور تشدّد کے ذمہ دار حکام کا یوم حساب نہیں آجاتا۔ وہ بھی پھولوں کے ہار قبول کرنے کی روایت ختم کر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ حکومت ملک میں بے چینی اور اضطراب ختم کرنے میں ناکام رہی ہے ۔ اسلئے صدر اور گورنروں کو مستعفی ہو کر عوام کے صحیح نمائندوں کیلئے جگہ خالی کر دینی چاہیئے ۔ آپ نے فرمایا کہ قوم موجودہ حکومت کو تبدیل کرنے کیلئے بیدار ہو چکی ہے ۔ اور وہ وقت دور نہیں کہ ملک فلاح کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔ اس اجلاس کے اختتام پر صاحبزادہ صاحب نے ایک قرارداد منظور کروائی۔ جس میں پاکستان بھر سے آئے ہوئے علماء اہل سنّت نے دستخط کئے ۔ اس قرارداد میں حکومت سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

marfat.com

انجمن خدا م الصوفیہ گجرات کے سالانہ اجلاس اور 12 ربیع الاوّل کا جلوس گجرات کی روحانی تاریخ کے دو بڑے اجتماعات ہوتے ہیں۔ جو آپ کی انتظامی اور خطیبانہ صلاحیتوں کے مظہر ہیں۔ انجمن خدام الصوفیہ کے سالانہ اجلاس کے موقع پر صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کی تقریر کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیں۔

"تقریر کا خلاصہ"

اس تقریر کا خلاصہ روزنامہ جنگ راولپنڈی مورخہ 11 نومبر1949ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔

"حضرت صاحبزادہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ نظریہ پاکستان کی تکمیل صرف اس ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ سے ہوسکتی ہے۔ کیونکہ اسلام کی پیروی۔ ہماری اقدار۔ روایات کے تحفظ اور اتحاد کا باعث بن سکتی ہے۔ آپ نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ تعلیمی اداروں میں اسلامی نظام تعلیم بھی رائج کرے۔ جو ڈاکٹر اور انجینئر پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی پیدا کریں۔ جن کے ذہن وقلوب میں اسلام کی حکمرانی ہو۔

انہوں نے مزید فرمایا کہ نظریاتی مملکت میں اقدار وروایات کیلئے دین خداوندی کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ ہم پاکستان میں خالص اسلامی نظام چاہتے ہیں۔ جو محمدؐ عربی کا اسلام ہو۔ جو غریبوں، مزدوروں، کاشتکاروں، امیروں اور صنعت کاروں سب کیلئے مکمل آزادی، صلوۃ اور انصاف کا حامی ہے"۔

"تحریک ختم نبوت کا دوسرا دور"

1972ء میں بھٹو دور میں تحریک ختم نبوت پھر زور پکڑ گئی۔ آپ تحریک ختم نبوت ضلع گجرات کی مجلس عمل کے سربراہ تھے۔ آپ نے گجرات کے علاوہ پورے ملک میں جگہ جگہ جلسے کرکے لوگوں کو ختم نبوت سے روشناس کرایا۔ صاحبزادہ صاحب کی محنت شاقہ سے گجرات کی تمام مذہبی پارٹیاں متحد

marfat.com

ہوگئیں۔ اور آپ کی سرپرستی میں ایک پلیٹ فارم پر اکٹھی ہوگئیں۔ ان میں جمعیت اشاعت التوحید والسنّت۔ انجمن خدام الصوفیہ۔ جماعت اہل سنّت۔ مجلس تحفظ ختم نبوت۔ اسلامی متحدہ محاذ۔ صدائے مسلم۔ جمعیت اہل حدیث۔ جمعیت العلمائے پاکستان۔ تحریک استقلال۔ مجلس احرار۔ پاکستان مسلم لیگ۔ جماعت اسلامی اور سب پارٹیوں نے متفقہ طور پر صاحبزادہ صاحب کو صدر اور صاحبزادہ سید احمد حسین شاہ کو آفس سیکرٹری منتخب کیا۔ ملاحظہ ہو۔ چار جون 1974ء کے اجلاس کی روداد جس میں تمام پارٹیوں نے شرکت کی۔ یہ اجلاس جامعہ مسجد حاجی پیر بخش میں منعقد ہوا۔

نام پارٹی اور شرکاء

1۔ جمعیت العلماء پاکستان:

1۔ صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی صاحب

2۔ مولانا اورنگ زیب نقشبندی صاحب

3۔ صوفی نذر محمد نیشنل فرنیچر والے

2۔ نیشنل عوامی پارٹی:

1۔ خان امان اللہ خان صاحب

2۔ سید باقر رضوی صاحب

3۔ تحریک استقلال:

1۔ ثناء اللہ بٹ صاحب

2۔ افتخار احمد مفتی صاحب

4۔ جمہوری پارٹی:

1۔ محمد اسلم منہاس صاحب

marfat.com

2۔ اقبال سندھو صاحب

5۔ صدائے مسلم:

1۔ سید ضیاء اللہ شاہصاحب بخاری

2۔ شبیر احمد عثمانی

6۔ مجلس احرار الاسلام:

1۔ اختر محمود سالم صاحب

2۔ قاری محمد بشیر صاحب

8۔ انجمن خدام الصوفیہ:

1۔ میاں محمد ارشد پگانوالہ صاحب

2۔ علامہ عنایت اللہ بٹ صاحب

9۔ انجمن اہل سنت و جماعت:

1۔ میر محمد شفیع صاحب

2۔ مولوی محمد عظیم قادری صاحب

10۔ مجلس تحفظ ختم نبوت:

1۔ چوہدری محمد خلیل صاحب

2۔ مستری فتح محمد صاحب

11۔ اسلامی متحدہ محاذ:

marfat.com

1۔ سالار عنایت اللہ صاحب

2۔ حاجی محمد سرور صاحب

12۔ تحریک فدایان ختم نبوت:

1۔ سید حسین شاہ صاحب

2۔ مولوی طالب حسین نقشبندی

13: انجمن فدایان آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1۔ حضرت میاں رحمت علی نقشبندی

2۔ حاجی محمد یوسف غفاری

14۔ انفرادی طور پر شرکت کرنے والے حضرات:

1۔ افتخار بھٹہ صاحب

2۔ چوہدری عبدالوحید صاحب

3۔ چوہدری محمد طفیل صاحب

4۔ مولانا محمد مدنی صاحب

5۔ مولوی بشیر احمد صاحب

6۔ مولوی محمد رفیق نقشبندی

رابطہ کمیٹی کے اراکین :

1۔ سالار عنایت اللہ صاحب

2۔ مولانا محمد مدنی صاحب

3۔ علامہ عنایت اللہ بٹ صاحب

marfat.com

4۔ چوہدری محمد طفیل صاحب

5۔ خان امان اللہ صاحب

مجلس عمل میں مندرجہ ذیل حضرات کو اتفاق رائے سے منتخب کیا گیا۔

صدر: جناب صاحبزادہ سید پیر محمود شاہ صاحب گجراتی

نائب صدر: جناب سید ضیاء اللہ شاہصاب بخاری

قائم مقام صدر: جناب مولانا محمد مدنی صاحب

جنرل سیکرٹری: جناب سیدباقر رضوی صاحب

آفس سیکرٹری: جناب صاحبزادہ سیداحمد حسین شاہ صاحب

سیکرٹری اطلاعات: جناب مولانا اورنگ زیب صاحب نقشبندی

پروپیگنڈہ سیکرٹری: جناب چوہدری خلیل احمد صاحب

حکومت پاکستان سے ہمارے مطالبات

1۔ مرزا ناصر کو فوراً گرفتار کرکے ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

2۔ ربوہ کے بقایا پلاٹ بہاریوں کو الاٹ کئے جائیں۔

3۔ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیکر کلیدی عہدوں سے فوراً الگ کیا جائے۔

4۔ ربوہ کے تہہ خانوں سے ناجائز اسلحہ برآمد کرکے ضبط کیا جائے۔

5۔ ربوہ پولیس اور ریلوے کے عملہ کو فوری معطل کیا جائے تاکہ تفتیش آزادانہ ہوسکے۔

6۔ مرزائیوں کو مقدس القابات یعنی علیہ السلام۔ حضرت خلیفہ امہات المومنین وغیرہ کے استعمال پر مکمل پابندی لگائی اور لٹریچر ضبط کیا جائے۔

7۔ مرزائیوں کو احمدی کی بجائے مرزائی یا قادیانی کہا اور لکھا جائے۔

اپیل: جملہ مسلمانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ

marfat.com

کریں۔
نوٹ: خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔
انجمن تحفظ حقوق اھلسنت ضلع گجرات۔

14 جون 1974ء کو بعدازنماز جمعہ جامع مسجد حاجی پیر بخش جناح روڈ گجرات سے صاحبزادہ محمودشاہ گجراتی نے ایک جلوس نکالا اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اراکین کے ساتھ گرفتاری پیش کر دی۔ گرفتار ہونے والوں میں صاحبزادہ صاحب اور مولانا اورنگ زیب صاحب۔ میاں محمدارشد پگانوالہ صاحب۔ حافظ لیاقت علی صاحب۔ حافظ محمد رمضان صاحب۔ محمد سلیم اللہ صاحب۔ محمد طفیل صاحب۔ حافظ محمد حیات صاحب۔ مستری فتح محمد صاحب۔ تقریباً ساڑھے چار بجے مولانا اورنگ زیب اور حافظ محمدحیات کو رہا کر دیا گیا۔
21 جون جمعتہ المبارک کو مسجد حاجی پیر بخش سے گیارہ علماء جن کی قیادت صاحبزادہ سیّدعبدالمجید شاہ صاحب ، صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ صاحب ، سید حسین شاہ صاحب اور صاحبزادہ سیّد بشارت حسین شاہ کر رہے تھے۔ اپنے آپ کو گرفتاری کیلئے پیش کر دیا۔ ضلع گجرات کی انتظامیہ نے جب دیکھا کہ یہاں کے حالات ہمارے قابو میں نہیں رہے۔ تو گجرات میں اس وقت کے ایس۔ پی چوہدری محمد شریف چیمہ نے وزیراعلیٰ حنیف رامے سے رابطہ قائم کیا۔ وزیراعلیٰ حنیف رامے نے مولوی حیات محمد نیازی المعروف کوثر نیازی مرحوم کی ایما پر

میانوالی جیل میں سی کلاس :

آپ کو میانوالی جیل کی پھانسی کی کوٹھری میں بھیج دیا۔ آپ کو سی کلاس میں رکھا گیا۔ اور پانچ دن تک کھانا نہ دیا گیا۔ چھٹے دن جب دوسرے قیدیوں کو پتہ چلا کہ ایک ولی کامل حضرت شہنشاہ ولایت کا صاحبزادہ مجاہد تحریک ختم نبوت

marfat.com

ہماری جیل میں ہے ۔ تو انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا۔ میانوالی میں آپ کی آمد پورے شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ وہاں کے لوگ وفد کی شکل میں جیل حکام سے ملے اور انہوں نے کہا کہ اگر صاحبزادہ صاحب کو مزید تکلیف دی گئی تو ہم میانوالی جیل کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے ۔ چنانچہ حکام نے آپ کو ساتویں دن عام سی کلاس کی بارک میں منتقل کر دیا گیا۔ اسی دن آپ کے برادرخورد صاحبزادہ پیرسید حامد علی شاہ صاحب۔ محمد بشیر سرگودھا روڈ گجرات اور پروفیسر وقار حسین طاہر آپ کو ملنے گئے ۔ جب بھائی نے اپنے برادرمکرم کی صحت دیکھی تو پریشان ہوگئے ۔ اور فوراً ہی لاہور ہائیکورٹ میں رٹ کر دی۔ جسٹس محمد صدیق صاحب نے 9 اگست 1974ء کو صاحبزادہ صاحب کی رہائی کا حکم دیدیا۔ اسی دوران صاحبزادہ صاحب کو سیالکوٹ جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ راقم کے والد محترم جناب میاں رحمت علی نقشبندی ان دنوں ضلع سیالکوٹ میں رہائش پذیر تھے ۔ انہوں نے جیل میں آپ سے ملاقات کی۔

"رہائی سے انکار کر دیا"

جیل میں ہائی کورٹ کا حکم پہنچا تو آپ نے رہا ہونے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ جب تک حکومت ختم نبوت کے تینوں مطالبات تسلیم نہیں کرے گی۔ میں رہا نہیں ہونگا۔ آخرکار علماء کرام اور مجاہدین اسلام کے سامنے حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پڑے ۔ اور حکومت نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اور باقی مطالبات بھی تسلیم کر لئے گئے ۔ تو حضرت صاحبزادہ صاحب نہایت شان وشوکت سے سیالکوٹ جیل سے ستمبر1974ء کو رہا ہوئے ۔ اور گجرات سے باہر صاحبزادہ صاحب کا فقیدالمثال استقبال کیا گیا۔

جب آپ کو میانوالی جیل کی پھانسی کوٹھری میں قید کیا گیا تو اس دوران گجرات کی خواتین نے ایک فقیدالمثال احتجاجی جلوس نکالا۔ یہ جلوس جب ڈی۔

marfat.com

ڈی اور ایس ۔ پی کے دفتر پہنچا تو وہ دونوں خائف ہو کر اپنے اپنے دفاتر سے بھاگ نکلے ۔

اس جلوس کیلئے صاحبزادہ سید عبدالمجید شاہ صاحب ، صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ صاحب ، بشیراحمد محلہ فیض آباد۔ سید مزمل حسین شاہ صاحب کراچی۔ مولانا اورنگ زیب۔ مولانا طالب حسین صاحب۔ سید احمد حسین شاہ صاحب اور راقم الحروف نے محلہ محلہ اور قریہ قریہ جاکر عوام الناس کو تحریک ختم نبوت سے سرشار کیا۔

خصوصی طور پر صاحبزادہ سید احمد حسین شاہ صاحب نے اس تحریک میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے آپ کی گرفتاری کے دوران تمام تر جلسوں اور جلوسوں کا بڑے اچھے انداز میں انتظام کیا۔

=====

marfat.com

اللہ سب کو اپنی امان میں رکھے

چوائس سنٹر

پردہ کلاتھ اینڈ کارپٹ

چوک پرنس (ناز) سینما گجرات، فون : 28134

سینٹری ☆ باتھ روم ٹائلز و دیگر عمارت سامان کا جدید مرکز

انور عمارتی سٹور

اندرون شاہدولہ گیٹ گجرات ☆ فون : 514408

انور سینٹری سٹور

شادیوال روڈ گجرات ☆ فون : 521744

marfat.com

باب پنجم

(مجاہد ملّت کے کارہائے عظیمہ)

اللہ تعالی کے خاص دوستوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ خدائے وحدہ لاشریک ہی کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے کردار اور گفتار میں کوئی تضاد نہیں ہوتا۔ وہ جو کام لوگوں کو کہتے ہیں خود بھی وہی کرتے ہیں۔ ظاہری طور پر خواہ وہ کچھ بھی کر رہے ہوں۔ حقیقت میں وہ اس میں بھی خدا کی رضا پر چلتے نظر آتے ہیں۔ مجاہد ملّت ابوالوفا صاحبزادہ محمودشاہ گجراتی نے جہاں ملک وملّت کیلئے اتنا کام کیا وہ دین الہیہ کیلئے بھی اتنے ہی سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔

جناب صاحبزادہ صاحب نے 1972ء کے ناسازگار حالات میں جامع مسجد حاجی پیر بخش جناح روڈ گجرات جہاں حضور قبلہ شہنشاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ نے درس قرآن شروع کیا تھا۔ نئے سرے سے تعمیر کرنے کا خیال پیش کیا۔ اس خیال کو حضور قبلہ عالم شاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ نے بہت سراہا۔ اور دعا بھی فرمائی۔ آخرکار تعمیر مسجد کا عظیم منصوبہ بنایا گیا۔ جب نقشہ بن کر آیا تو سب دیکھ کر دنگ رہ گئے ۔ اور کہا کہ اس عظیم منصوبہ کیلئے رقم کہاں سے آئے گی۔ مگر صاحبزادہ صاحب نے ولی کامل باپ کی دعا اور توکل اللہ کام شروع کر دیا۔

حدیث قدسی ہے ۔ "انا عند ظن عبدی لی" میں بندے کے خیال کے مطابق اس کے پاس ہی ہوتا ہوں۔ جتنا ایمان مضبوط ہوگا۔ اتنا ہی توکل کامل اور بھروسہ پختہ ہوگا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے ۔ "ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ" ۔ جو شخص اللہ پر توکل کرے گا۔ تو وہ خود اس کے لئے کافی ہوگا۔

marfat.com

مرکزی مسجد پیر سید محمود شاہ صاحب گجراتی کے مینار کے سنگ میل کے موقع پر مجاہد ملت ڈی سی گجرات

رانا شوکت علی کے ہمراہ

marfat.com

لہذا آپ نے توکل برخدا کام شروع فرما دیا۔ اور فضل خدا سے انجام کے طور پر آج عظیم الشان تین منزلہ مرکزی جامع مسجد صاحبزادہ صاحب کے توکل کا اعلیٰ نمونہ پیش کر رہی ہے۔ تعمیر مسجد میں مولوی محمد عظیم قادری نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور خازن کی حیثیت سے کام کیا۔ مالی امداد میں پگانوالہ خاندان۔ جوڑا خاندان ۔ چیمہ خاندان۔ صرافہ برادری اور خواجگان برادری خاص طور پر قابل صد آفرین ہیں۔ اس کے علاوہ گجرات کے دوسرے خاندانوں نے بھی اپنی اپنی طاقت کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جناب صبح صادق اور ڈاکٹر صادق صاحب لاہور نے بھی دل کھول کر عطیات دیئے ۔ اب یہ عظیم الشان جامع مسجد تقریباً تعمیر ہو چکی ہے ۔ دعا ہے کہ اس مسجد کی خدمت کرنے والے حضرات کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے سرفراز فرمائے ۔ (آمین ثم آمین)

صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ سے ایک انٹرویو!

ہفت روزہ تعمیر نو گجرات کے سالنامہ 1967ء میں شائع ہوا

سوال: صاحبزادہ صاحب تمام لوگوں کا تاثر عام ہے غالباً آپ بھی محسوس کر رہے ہوں گے ۔ کہ موجودہ دور میں ہمارے ملک کے عوام مغربی تہذیب کے دلدادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اور مذہب کی گرفت ان پر سے روز بروز ڈھیلی پڑتی جا رہی ہے ۔ کیا اس صورت حال کے اسباب اور اس کے انسداد کے بارے میں اپنی رائے سے مجھے آگاہ فرمانا پسند فرمائیں گے ۔ نیز آپ اپنی سیاسی سرگرمیوں کو عموماً مذہبی جماعتوں کے ساتھ وابستہ رکھتے ہیں۔ کیا اس طریق کار میں آپ کو کامیابی کے کچھ آثار نظر آتے ہیں۔

جواب: آپ نے اپنے سوال کے پہلے حصے میں پاکستان کے بارے میں

marfat.com

marfat.com

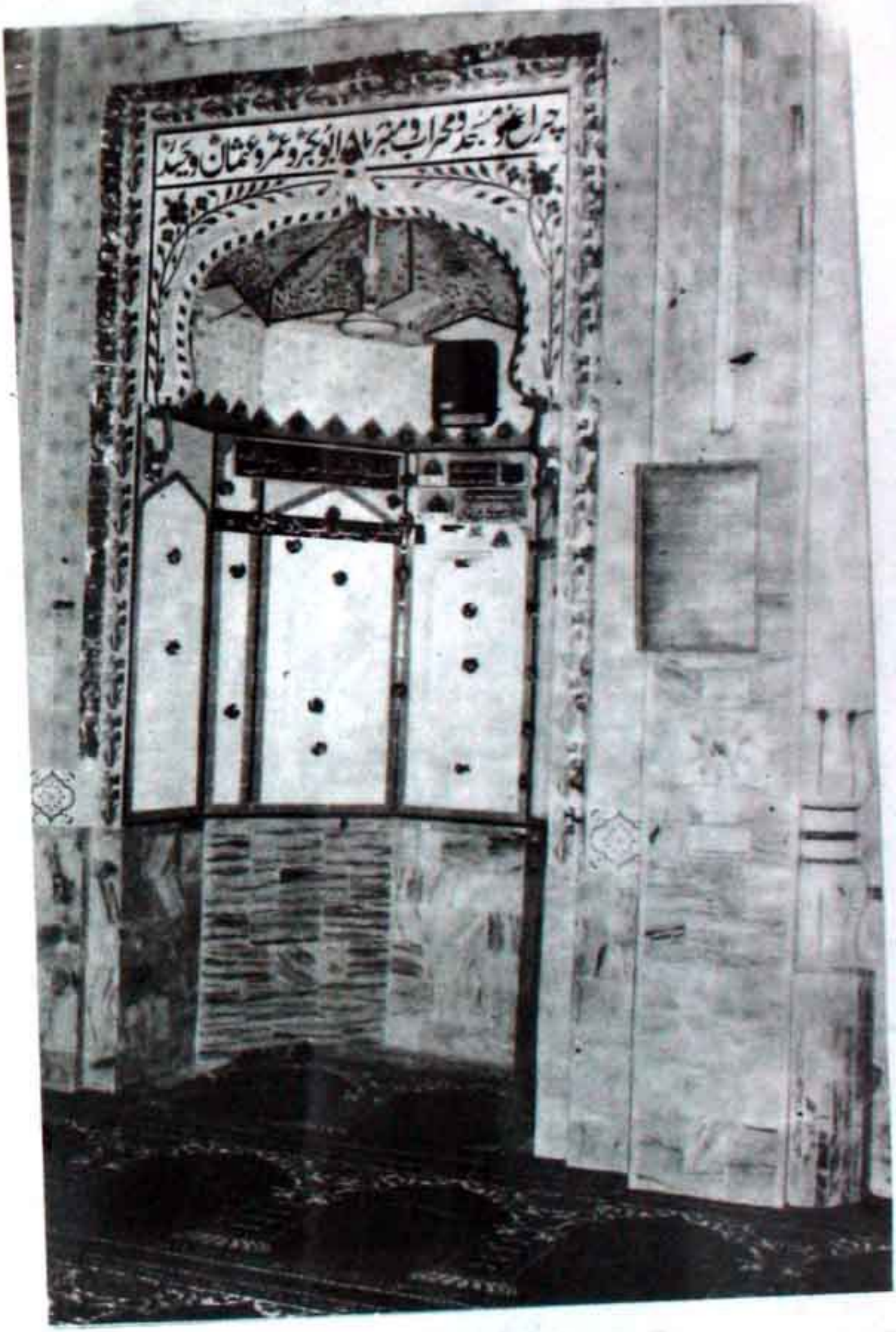

مسجد کے محراب کا زیریں حصہ

marfat.com

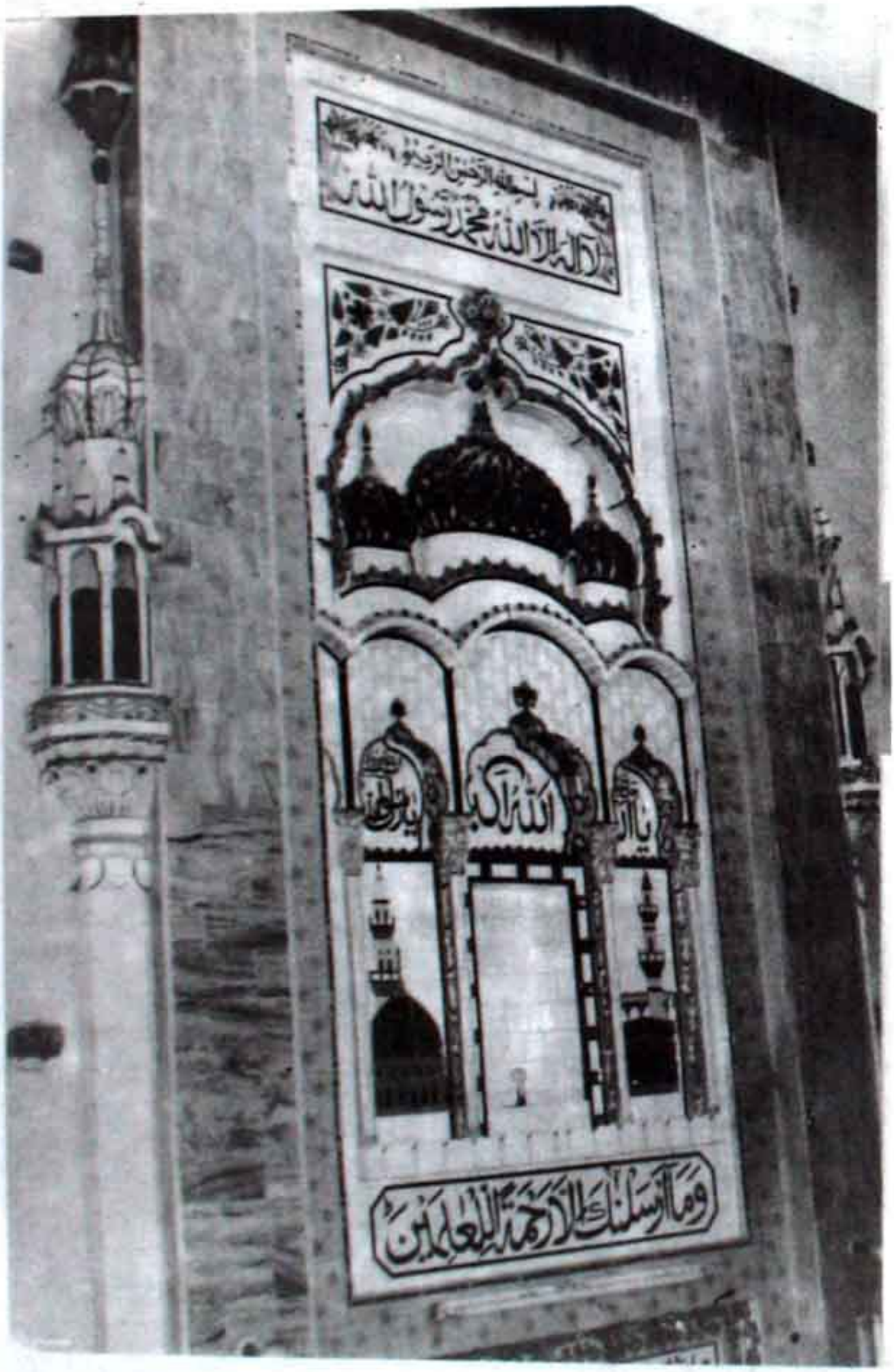

مسجد کے مینار کا بالائی حصہ

marfat.com

اندیشہ ظاہر کیا ہے ۔ کہ وہ اپنی دینی تعلیمات سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں ایسی صورت حال عوام میں نہیں ہے ۔ اس کے برعکس ملت اسلامیہ کے کروڑوں افراد نے اپنے دین سے بے پناہ عقیدت ومحبت رکھتے ہیں۔ اور اسلام ہی کو اپنی منزل مقصود تصور کرتے ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ یہ دین کے ساتھ محبت وعقیدت کی زبردست طاقت ہی کا کرشمہ تھا۔ جس نے تحریک پاکستان میں نئی روح پھونک دی۔ جس کے تحت لاکھوں اسلامیان برصغیر نے عدیم النظیر مالی وجانی قربانیاں پیش کیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ قربانیاں ہماری عوام نے دین کے راستے پر پیش کی تھیں۔ اگر دین کا نام چھوڑ کر ہمارے سیاسی لیڈر خواہ ہزاروں بازیگریاں دکھاتے پھرتے یہ کامیابی کبھی حاصل نہ ہوتی۔ پھر اسی ملک کی عوام نے تحریک ختم نبوت کا آغاز کیا ان ایام میں ہمارے عام آدمی نے سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جس والہانہ عشق کا ثبوت دیا۔ اسے ہماری تاریخ میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے ۔ اور دسمبر 1965ء میں جس چیز نے دس کروڑ پاکستانیوں کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا دیا تھا۔ وہ یہی تصور تھا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ پاک وبھارت جنگ دراصل کفر اور اسلام کی جنگ تھی۔ اس موقع پر عوام نے پاکستان کے تحفظ کیلئے کٹ مرنے کا عزم اس لئے کرلیا تھا۔ کہ وہ یقین رکھتے تھے کہ دنیا اسلام کا سب سے بڑا حصار پاکستان ہی ہے ۔

تاہم میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس اعتبار سے آپ کا یہ اندیشہ سو فیصد درست معلوم ہوتا ہے ۔ کہ موجودہ دور میں عوام کے دینی جذبات۔ عقیدت اور محبت کو بری طرح کچلا جا رہا ہے ۔ قانون سازی میں۔ تعلیمی اداروں میں۔ حکومت کی

marfat.com

بعض منصوبہ بندیوں اور پالیسیوں میں اسلام کے اصولوں سے انحراف برتا جا رہا ہے ۔ اور دوسری طرف ثقافت اور کلچر کے نام پر مغربی تہذیب کی کثافت اور شرمناک عریانی کی سرپرستی کی جا رہی ہے ۔ اس مُلحدانہ طرز عمل کے نتیجے میں واقعی ہماری نوجوان نسل پر بہت برے اثرات مرتب ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن اس طرز عمل میں ہمارے عوام کا کوئی قصور نہیں ہے ۔ میری اس گفتگو سے غالباً آپ کا ذہن میرے اس جواب کی طرف منتقل ہوسکے گا۔ جو میں آپ کے سوال کے دوسرے حصے کے سلسلے میں دینا چاہتا ہوں۔ صورت حال کا تقاضا یہ ہے ۔ کہ پاکستان کے عوام کی راہنمائی کیلئے دینی رجحانات رکھنے والی سیاسی تنظیموں کے ساتھ تعاون کیا جائے ۔ تاکہ مخالفین دین عناصر کی بالادستی کو ختم کرکے حامیان دین کیلئے میدان صاف کیا جائے ۔ اور دس کروڑ پاکستانی عوام اپنی زندگی کا نقشہ اپنی ملّی اور مذہبی تہذیب کے مطابق کر سکیں۔ باقی رہی بات کامیابی کی۔ تو اس خدمت میں مجھے بادی النظر سے کامیابی سے کوئی بحث نہیں۔ اس طرح نقد کامیابی تو آجکل صرف سرکاری پارٹی کے حواریوں میں شامل ہوکر حاصل کی جاسکتی ہے ۔ البتہ اصولوں کی کامیابی کا مجھے پورا یقین ہے کیونکہ اسلامی اصولوں کو دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔

سوال: غالباً آپ نے اپنی سیاسی زندگی میں زیادہ تر وابستگی جمعیت العلمائے پاکستان کے ساتھ رکھی ہے ۔ لیکن کیا یہ حقیقت نہیں ہے ۔ کہ گذشتہ صدارتی انتخابات میں اس جماعت کے حزب اقتدار کے ساتھ گٹھ جوڑ کرکے اپنے جماعتی وقار کو ٹھیس پہنچائی۔ اس جماعت کی اس سیاسی قلابازی کے بعد آپ کی اس جماعت کے ساتھ وابستگی برقرار رہنے کا کیا جواز باقی رہ جاتا ہے ؟

marfat.com

جواب: یہ آپ نے ایک نازک سوال اٹھایا ہے ۔ اس کے جواب میں مجھے بہت سی نزاکتوں کا آپریشن کرنا پڑے گا۔ جس میں بعض تقدس مآب چہروں سے نقاب اٹھائے بغیر چارہ کار نہیں۔ گو ذاتی معاملات میں میرے نزدیک یہ چیز سخت ناپسندیدہ ہے ۔ مگر قومی مفاد کی خاطر میں اس حق گوئی سے ہرگز خوف نہ کھاؤنگا۔ اور بعض لوگوں کی برہمی اور غضبناکی کو قطعاً کوئی اہمیت نہ دونگا۔

غالباً اس حقیقت سے تو بخوبی واقف ہوں گے ۔ کہ بفضلہ تعالیٰ "جمعیت العلمائے پاکستان" ابتداء ہی سے نظریہ پاکستان کی زبردست حامی رہی ہے ۔ اور تحریک حصول پاکستان میں اس جماعت نے کانگرس کے نام نہاد علماء کے مقابلے میں "علماء حق" کا ایک مضبوط و متحدہ محاذ قائم کیا۔ جس نے نظریہ پاکستان اور خود بانی پاکستان حضرت قائداعظمؒ کے خلاف دیئے جانیوالے نام نہاد فتووں کے طلسم باطل کا تاروپور بکھیر ڈالا۔ تخلیق پاکستان کے بعد جمعیت العلمائے پاکستان وطن عزیز کی تعمیر و تطہیر اور اس مملکت خداداد میں اسلامی طرز حیات کے فروغ کیلئے ہر رکن ہی جدوجہد میں مصروف رہا یہ وہ زمانہ تھا۔ جب جمعیت العلماء پاکستان کو سید ابوالحسنات جیسے عظیم المرتبت اور مستقل مزاج راہنما کی قیادت حاصل تھی۔ اور ہم سب لوگ ایک منظم ٹیم کی شکل میں ملک وملت کی خدمت میں مصروف تھے ۔ لیکن علامہ مرحوم کے انتقال پر ملال کے بعد جمعیت کی صفوں میں **اضمحلال** کے آثار نمایاں ہونے لگے ۔ تاہم جماعت کے وقار کے خلاف کوئی بات معرض وجود میں نہ آئی۔ تاآنکہ 1958ء کے انقلاب کے تقریباً پانچ سال گزر جانے کے بعد بدقسمتی سے جمعیت کی صفوں میں کچھ ایسے عناصر شامل ہوگئے جو ماضی میں کانگرس اور احرار کے ساتھ وابستہ تھے ۔ ان میں صاحبزادہ فیض الحسن شاہ صاحب کا نام

marfat.com

قابل ذکر سمجھتا ہوں۔ انہوں نے شمولیت کے وقت جماعت کو یقین دلایا تھا۔ جس پر بعض احباب نے زور دیا کہ صاحبزادہ موصوف کو جمعیت میں شامل کرلیا جائے ۔ یہ فراخ دلی یہاں تک ہوئی۔ کہ ان کو نہ صرف شامل کیا گیا۔ بلکہ عارضی طور پر جماعت کی صدارت کا عہدہ بھی دے دیا گیا۔ میں اور چند مخلصین ساتھیوں نے اس غیر آئینی فراخدلی کو غلط سمجھنے کے باوجود وقتی طور پر خاموشی اختیار کی۔ کیونکہ صاحبزادہ صاحب سے ہمارا کوئی ذاتی پرخاش تو نہ تھا۔

آئندہ آپ ہم سے کریں گے سلوک کیا
گزرے ہوئے دنوں کو اگر بھول جائیں ہم!

لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ گذشتہ صدارتی انتخابات کے موقع پر جب پاکستان کے عوام ۔۔۔ اسلامی جمہوریت کی بحالی کیلئے ہمہ گیر جدوجہد کر رہے تھے ۔ صاحبزادہ موصوف نے سرکاری پارٹی کے ساتھ ہی بھگت کر کے محض اپنے ذاتی اغراض ومقاصد کیلئے جمعیت کے تابناک کردار کو داغدار کرنے کی مذموم کوشش کی۔ چونکہ یہ "قلابازی جمعیت العلمائے پاکستان کے وقار اور باضمیر ادارے کے مسلمہ مقاصد صریحاً خلاف تھی۔ جمعیت کے آئین بلکہ اس کے مقصد وجود کی نفی کرانے مترادف تھی۔ اور یہ ثابت ہوگیا تھا۔ کہ صاحبزادہ موصوف کا ذہن اب بھی کانگریسی ہے ۔ اس لئے ہم پر لازم ہوگیا کہ ہم جماعت کے وقار اور اس کے وجود کو ایسے عناصر سے بچانے کیلئے کچھ سوچیں۔

چنانچہ اس جماعتی احساس کے تحت پچھلے سال گجرات میں ایک ہنگامی اجلاس بلایا گیا۔ جس میں شرکت کرنے والے مخلصین جماعت نے جمعیت العلماء پاکستان کی صدارت کے منصب سے صاحبزادہ موصوف کو برطرف کرنے کی

marfat.com

قرارداد منظور کرلی۔ اور جمعیت العلمائے پاکستان کی صدارت کا بار میرے کندھوں پر ڈال دیا گیا۔ میں گو ذاتی طور پر یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس اہم فیصلے کیلئے جمعیت کا ملک گیر اجلاس منعقد ہونا چاہیئے ۔ مگر وقتی طور پر جماعت کے وقار کو طالع آزماؤں کی دست برد سے بچانے کیلئے اس بارگراں کو قبول کرنے کیلئے تیار ہوگیا۔ تاہم میری خواہش یہی ہے ۔ کہ جب بھی پوری جماعت کا نمائندہ اجلاس منعقد ہو۔ اس منصب کیلئے مجھ سے بہتر شخصیات کا انتخاب عمل میں لایا جائے ۔ اور مجھے جماعت کے ایک مخلص کارکن کی حیثیت سے کام کرنے کا حسب سابق موقع بخشا جائے ۔ اس خواہش کے اظہار کے باوجود جب تک جماعتی خدمت میرے سپرد ہے ۔ میں بے خوف وخطر اور **لومۃ** لائم کی پرواہ کئے بغیر اسے سرانجام دیتا رہونگا۔

اپنے بھی خفا مجھ سے تو بیگانے بھی ناخوش
میں زہرِ ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند
مشکل ہے کہ اِک بندۂ حق بیں وحق اندیش
خاشاک کے تودے کو کہے کوہ دماوند

=====

پریس کانفرنس منعقدہ لاہور : 9 دسمبر 1967ء

"صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی۔ سینئر نائب صدر جمعیت العلماء پاکستان"

پاکستان قومی اتحاد سے عوام نے جو امیدیں وابستہ کی تھیں۔ وہ اس لئے پوری نہ ہوسکیں کہ اس کے راہنما اپنے طرز فکروعمل میں تبدیلی لاکر اپنے خلوص کا ثبوت نہ دے سکے ۔ان کے قول وفعل کے تضاد نے عوام کو مایوس کیا۔

marfat.com

اور اتنی بڑی تحریک اور عظیم قربانیوں کے بعد ان کے طرز عمل نے قومی اتحاد کو غیر موثر کر دیا۔ کچھ لوگوں نے اپنی سیاسی اجارہ داری سے اس طرح مسلط کی۔ کہ نظام مصطفی کے مخلص داعی اور قوم کے صحیح نمائندے محروم کر دیئے گئے ۔ اور وہ لوگ جو کبھی ری پبلکن بنے تو کبھی ایوب خاں کے نام لیوا۔ کبھی بھٹو کی تصویر کے پرستار تو کبھی پرمٹوں اور لائسنسوں کیلئے حزب اختلاف کے رکن بنے ۔ قومی اتحاد کی ناکامی کا باعث بنے ۔ یہی لوگ اپنے دسترخوان کے بل بوتے پر اپنے سیاسی باورچی خانہ کے سہارے باوجود اپنی کم فہمی اور پست نظری کے سربراہوں کے اذہان پر چھا گئے ۔ اور قومی اتحاد کے وقار کو اپنی اور اپنے رشتہ داروں کی نشستوں پر اس بے دردی سے قربان کیا کہ تاریخ کے پاس سوائے ماتم کے اور کوئی چارہ نہ رہا۔

جمعیت العلمائے پاکستان جو سواد اعظم کا نمائندہ ہونے کا دعوی دار اور نظام مصطفی کی داعی ہے ۔ اپنا مقام نہ حاصل کر سکی۔ اس کے بعض عہدہ دار ٹکٹوں کی فروخت کے کاروبار میں ملوث ہوکر جمعیت کی نیک نامی کو نقصان پہنچانے کے مرتکب ہوئے ۔ جمعیت کے حصے کے مطابق اسے قومی اسمبلی کیلئے 23 نشستوں کے امیدوار کھڑے کرنے کا حق تھا۔ مگر صرف 13 نکموں پر ہی ٹال دیا گیا۔ علاوہ اس کے جمعیت نے ان نشستوں پر بھی بعض ایسے امیدوار کھڑے کئے جو کسی طرح بھی نمائندگی کے اہل نہ تھے ۔ یہ امر جمعیت کی مقبولیت میں کمی اور سوار اعظم کی مایوسی کا باعث بنا۔

قومی اتحاد کی زمام کار ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ جو نظریہ پاکستان کے مخالف تھے ۔ اور جن کیلئے جمعیت العلمائے پاکستان کا وجود ہی ناقابل برداشت تھا۔ کیونکہ جمعیت میں ایسے لوگ موجود تھے جو قائداعظمؒ کے

marfat.com

شریک سفر تھے ۔ جان بوجھ کر نظام مصطفی کے نفاذ کے متعلق کوئی واضح پروگرام نہ دیا گیا۔
سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت مخلص افراد کو نظرانداز کر دیا گیا۔ اور بالآخر سمجھوتہ کر لیا گیا کہ ذوالفقار علی بھٹو ہی آئندہ انتخابات تک وزیراعظم رہیں گے لیکن بھٹو صاحب سے مذاکرات کے وقت نظام مصطفی کے نفاذ کی بات نہ کی گئی۔ اور جمہوریت کے دعویداروں نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ مارشل لاء ناگزیر ہوگیا۔ بالآخر قومی اتحاد ٹوٹ گیا۔ اب نظام مصطفی کی نئی نئی اصطلاحات ایجاد ہو رہی ہیں۔ اور قوم پر نئے انداز میں حملہ کرنے کے ارادے ہیں۔ یہ صورت حال افسوسناک اور مایوس کن ہے ۔
اس صورتحال کی اصلاح نہ تو سیاسی پابندیاں اٹھانے سے ہوگی اور نہ ہی متوقعہ انتخابات سے ۔ جو لوگ قوم کو اس طرح دھوکہ دینے کے ذمہ دار ہیں۔ ان کو پھر اپنی کارفرمائیوں کیلئے آزاد کر دینا قومی مفاد میں نہ ہوگا۔ روٹی، کپڑا اور مکان کے نعرے سے قوم کو دھوکہ دینا جرم تھا۔ تو نظام مصطفی کا نام لے کر قوم کو دھوکہ دینا اس سے بھی بڑا جرم ہے ۔ اس دھوکے کے مرتکب افراد کا احتساب بھی اشد ضروری ہے ۔
آخر یہ تحقیقات کیوں نہ ہوں۔ کہ ٹکٹیں کس کس نے فروخت کیں۔ درخواستوں پر بھاری رقوم کس نے وصول کیں۔ اور روپے بٹورنے کیلئے کیا کیا ہتھکنڈے استعمال ہوئے ۔ یہ دیانتداری سے سیاسی اجارہ دار کون کون بنے ۔ اور کس کس نے حزب اختلاف کا لبادہ اوڑھ کر حکومت سے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ اور سیاست کو کاروبار بنائے رکھا۔ اور کروڑوں کی جائیداد اکٹھی کر لی۔ آخر کب تک سیاست کو چند گھرانوں کی لونڈی بنا کر رکھا جائے گا۔ بددیانتی اور

marfat.com

منافقت کے یہ حصار اب ٹوٹنے چاہیں۔

ان سیاستدانوں کی پیدا کی ہوئی موجودہ صورتحال کا حل یہ کہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نظریہ پاکستان کے اصل حامیوں اور نظام مصطفی کے مخلص داعیوں کی کانفرنس منعقد کرکے ملک کے سیاسی مسائل کے متعلق ان کی رائے لیں۔ اور ان کی رائے کی روشنی میں آئندہ لائحہ عمل تیار کریں۔ تاکہ عوام کو ان سیاسی بازی گروں سے نجات ملے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہ حضرات موجودہ حکومت کیلئے نت نئی مشکلات پیدا کرتے رہیں گے۔ اور حکومت اپنے تمام تر خلوص کے باوجود قوم کو اس سیاسی بحران سے نکالنے میں کامیاب نہیں ہوگی۔ اگر میری یہ تجویز قبول نہ کی گئی۔ تو میں خود کسی مناسب وقت پر ایک سپاہی کے فرائض انجام دیتے ہوئے۔ قوم کیلئے صحیح لائحہ عمل تلاش کرنے اور قوم کو موجودہ سیاسی بحران سے نکالنے کی کوشش کرونگا۔

دستاویزات میں آپ کے دو خطوط ملاحظہ ہوں۔

1۔ جمعیت العلمائے پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالستار خان نیازی کے نام۔

2۔ جمعیت العلمائے پاکستان کی مجلس عاملہ کے نام۔

3۔ اس بیان پر مختلف احباب کی طرف سے آپ کے نام مکتوبات ملاحظہ ہو۔

marfat.com

سواد اعظم کو صورتحال سے آگاہ کرنے کے لئے ضروری اقدام کرنا ہوں گے ۔

۱۔ جمعیت علمائے پاکستان کو قومی اتحاد میں شمولیت سے کیا فوائد ونقصانات ہوئے ۔ شاہ احمد نورانی صاحب کا جمعیت کو قومی اتحاد میں شامل کرنا اہل سنت کے خلاف سازش تھی۔ اور انہوں نے ایسا بیرونی طاقتوں اور اہلسنت دشمن عناصر کے اشارے پر کیا۔ جس کی اولین تحریک شاہ احمد نورانی صاحب کے مشورے سے شیرباز مزاری صاحب کی طرف سے ہوئی۔ شاہ احمد نورانی صاحب نے ایسا کرکے ایسی بیرونی طاقتوں کے اشارے پر کام کیا۔ جو اہلسنت کے مسلک کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کے درپے ہیں۔

۲۔ شاہ احمد نورانی صاحب مندرجہ بالا طاقتوں اور عناصر کے ایماء اور اشارہ پر اولاً قومی اتحاد کے اجلاس میں نظام مصطفی کے نفاذ کا مطالبہ سے گریز کرتے ہیں اسکی غلط توجیہات کرتے رہے ۔ اور بالآخر نظام مصطفی کی تحریک کو مزید بدنام کرنے اور اہلسنت دشمن عناصر کے ہاتھ میں قومی اتحاد کی باگ دوڑ دینے اور بالآخر انہیں حکومت میں اقتدار دلانے کی غرض اور اس کیلئے کھلا اور صاف میدان مہیا کرنے کے لئے قومی اتحاد سے علیحدہ ہوئے اور اب ایک ایسے انداز میں اپنے مفاد اور اپنے جرائم پر پردہ ڈالنے کیلئے اہل سنت اور دوسری طاقتوں کو آپس میں نبرد آزما کرکے سواد اعظم پر بھرپور وار کرنا چاہتے ہیں۔

شاہ احمد نورانی صاحب نے ایسے افراد کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اتحاد کیا۔ ملک کی سیاسی فضا کو مذموم کیا۔ جن کی پاکستان اور نظریہ پاکستان اور اسلام سے وفاداری مخدوش ہے ۔ اور بروقت انتباہ کے باوجود اپنی کارکردگی سے باز نہ آئے اور منفی کردار ادا کرکے اسلام دشمن عناصر اور گستاخان رسول کیلئے اقتدار کی راہیں متعین کرتے رہے ۔

marfat.com

مکرمی جناب مولانا محمّد عبدُالستار خان نیازی صاحب، سیکرٹری جنرل جمعیّت
عُلمائے پاکستان لاہور

السّلامُ علیکم! گذشتہ دو سال کے عرصہ میں جمعیت علمائے پاکستان کے صدر جناب مولانا شاہ احمد نورانی کی آمرانہ پالیسیوں اور کردار کی وجہ سے جو نقصان اھلسنت کی واحد نمائندہ سیاسی جماعت کو بالخصوص اور سوادِ اعظم کے ہر فرد کو بالعموم برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس کی جمعیت علمائے پاکستان کی مجلس شوریٰ کے صدق دلانہ غور کیلئے جماعت کا ہر رکن اصرار کر رہا ہے مگر باوجود مختلف ومتضاد وعدوں کے مجلس شوریٰ کا اجلاس بلا کر صورت حال کو زیرِ غور لانے کا موقعہ نہیں دیا جا رہا ہے اب چونکہ مزید خاموشی اور تاخیر ملک وملت کیلئے نقصان دہ ہوگی لہذا میں انتہائی خلوص سے آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ جمعیت علمائے پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ماہ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں بلائیں تاکہ مندرجہ ذیل امور پر غور کیا جاسکے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کو ملک وملت کے مفاد میں مندرجہ ذیل مسائل کی اہمیت کا اندازہ ہے۔ اگر آپ نے اجلاس طلب نہ کیا تو مجبوراً مجھے علماء اور مشائخ ومحبان وطن اور

marfat.com

4۔ شاہ احمد نورانی نے جان بوجھ کر نظام مصطفی کی غلط توجیحات پیش کر کے مقام مصطفی کو مجروح کرنے والوں کا کام آسان کیا۔

5۔ جسطرح مفتی محمود قومی اتحاد کے غیر آئینی صدر ہیں اسی طرح شاہ احمد نورانی بھی جمعیت علمائے پاکستان کے غیر آئینی صدر ہیں جو مختلف حیلوں بہانوں سے اپنے دور صدارت کو طویل کر رہے ہیں۔ انہیں صدر کے عہدے پر فائز رہنے کا قانونی، آئینی ،اخلاقی، سیاسی اور شرعی حق نہ ہے مگر وہ جان بوجھ کر جماعتی انتخاب نہیں کروا رہے۔

6۔ شاہ احمد نورانی نے ہمہ وقت مسلک کو نظرانداز کیا۔ اس کے مفاد کے خلاف کام کیا اور اپنے اس کردار کی وضاحت کیلئے وہ جماعت سوادا عظم اور پوری قوم کے سامنے جوابدہ ہیں۔

7۔ شاہ احمدنورانی نے سوادا عظم کی اکثریت کو عملاً سیاسی اقلیت میں تبدیل کر دیا۔ گذشتہ انتخابات میں خود اپنا متفقہ کوٹہ بھی حاصل نہ کیا اور اپنی بدترین حریف جماعت کو ان کے حصہ بلکہ اپنے سے بھی بڑھ چڑھ کر نشستیں الاٹ کروا دیں۔

8۔ جناب رفیق احمد باجوہ اور سید مسعود شاہ آف چشتیاں کو ایک سازش کے تحت جماعت سے علیحدہ کیا۔ مولانا محمد علی رضوی اور عثمان کینیڈی کو جماعت سے علیحدہ ہونے پر مجبور کیا۔ اور شاہ احمد نورانی نے جماعت کے مرکزی پارلیمانی بورڈ کو ہرگز کام نہ کرنے دیا۔ اسے غیر موثر وغیرفعال بنایا اور مولوی غلام علی صاحب اوکاڑوی کے ساتھ مل کر ٹکٹوں کی تقسیم نہ صرف جماعت کے مفاد کے خلاف کی۔ بلکہ بھاری مقدار میں ناجائز رقوم وصول کیں۔ جن کا حساب بار بار تقاضے کے باوجود نہ دیا گیا۔ اور وہ رقوم جماعت کے حساب میں

marfat.com

جمع نہ ہوئیں۔ اور نہ ہی جماعت کیلئے خرچ ہوئیں۔ اس طرح عام اندازہ کے مطابق کئی لاکھ روپیہ خردبرد کرلیا گیا۔ پنجابی اور ہندوستانی میں تفریق پیدا کی۔

9۔ شاہ احمد نورانی نے اپنی جماعت کے سینئر نائب صدر یعنی راقم کی اولاً قومی اور مابعد صوبائی اسمبلی کی نشست کا سودا کرکے بھاری رقوم وصول کی۔ اور مجھے غلط بیانی کرکے دھوکے میں رکھا اور آخر وقت میں میری پوزیشن کو خراب کیا اور جماعت کے وقار اور مفاد کو مجروح کیا اور راقم کے مقابلہ میں ایک بدنام ترین ۔۔۔۔۔ بلیک میل جاہل سیاستدان کو ترجیح دی۔ سینئر نائب صدر کی جگہ کراچی سے ایک طویل قامت سیاسی نابالغ کو صدارت کیلئے بھیجتے رہے۔

10۔ شاہ احمد نورانی کے گذشتہ پانچ سال کے کردار کا محاسبہ کیا جائے اور ان کے خلاف تادیبی کاروائی کی جائے۔

11۔ نظام مصطفیٰ کی تحریک کے دوران کروائی گئی یقین دہانیوں سے فرار، شہداء کے خون کو رائیگاں کرنے کا کون کون ذمہ دار ہے؟ ذمہ داری متعین کرکے مناسب تادیبی کاروائی ازروئے دستور کی جاوے۔

12۔ پاکستان اور قائداعظمؒ کے مخالفین کو اقتدار میں لانے کا کون ذمہ دار ہے؟

میں پورے خلوص کے ساتھ یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا امور پر غور کرنے کیلئے مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس بلائیں تاکہ حالات کی اصلاح ہو کر ہم قوم کی خدمت کیلئے کمربستہ رہ سکیں۔

والسلام

احقر،

صاحبزادہ محمود شاہ گجراتی

سینئر نائب صدر، مرکزی جمعیت علمائے پاکستان

marfat.com

(۲)

مکرمی و محترمی جناب مولانا عبدالستار خاں نیازی جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے پاکستان

====

السلام علیکم!

جمعیّت عُلماء پاکستان کے غیر متوازن بالشتیے فتنہ پرداز ظہُورالحُسن بھوپالی نے میرے بچے اور بہُو کے المناک واقعات کا انتہائی کمینہ پن سے مذاق اڑاتے ہوئے مجھے ہدف تنقید بنانے کے لئے دروغ گوئی اور فرعونی لہجہ سے کام لینے کی جسارت کی ہے ۔ میرے متعلق فکرمند ہونے سے پہلے اپنے جسمانی اتارچڑھاؤ پر نظر نہیں کی اس باتونی کو اچھی طرح معلوم ہے کہ میرے والد محترم سید ولایت شاہؒ کا عرس مورخہ 21/20 اکتوبر کو ہے ۔ اور اشتہارات شائع ہوچکے ہیں۔ شاہ احمد نورانی جس میدان میں جائیں میں موقف کا ثبوت دوں گا۔ اور فی الحال ان کی خضر صورت سیاسی بہروپیوں کی سرکاری جائیداد پر ہاتھ صاف کرنے کی کاروائیوں کا ذکر نہیں کروں گا۔ بلکہ عوام کے روپیہ پر ہاتھ صاف کرنے اور سوادِاعظم کے مسلک کو جان بوجھ کر انتہائی بے دردی سے قتل کرنے کی شرمناک کاروائیوں سے ہی پردہ اٹھاؤں گا۔ آپ لوگ دراصل ملتان میں ہونے والی سنی کانفرنس کے موقع پر غیروں کے اشاروں پر اہل سنت کی پیٹھ میں چھرا گھونپنا چاہتے ہیں۔ اور نفاق پیدا کرکے اسے ناکام کرنا چاہتے ہیں ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ میرے نوٹس پر اجلاس مرکزی دفتر لاہور میں بلانے کی بجائے عین سنی کانفرنس کے موقع پر ملتان میں بلایا جائے اس کمسن نالائق کو اپنی اوقات بھی یاد نہیں رہی اور کل کا چھوکرا قائداعظم کے ساتھیوں سے کلام کرتے وقت اگر زبان ودہن بگاڑتا ہے تو شاہ احمد نورانی کا یہ طنبورہ یہ بھی یاد رکھے کہ اس دفعہ اسنے جس درویش کو للکارا ہے وہ اسے

marfat.com

ایسی جگہ پہنچائے گا جہاں اس کے پاگل پن وکبڑّے پن کا بیک وقت علاج بھی ہو اور اسے اس کی بدعنوانیوں کی سزا بھی ملتی رہے۔ ملتان میں 18 اکتوبر کو مجلس شوریٰ کا اجلاس بدنیّتی سے اس لئے بلایا گیا ہے کہ میرے لئے شرکت ممکن نہ رہے۔ آخر چند دن پیشتر یا بعد میں بلانے میں کیا امر مانع ہے صرف یہی تاکہ میری موجودگی میں میرے الزامات کا کوئی جواب ان کے غیر قانونی صدر کے پاس نہیں، اور آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات سننے یا جواب دینے کی جرات نہیں کیا ان ہی اعمال کی بنا پر حق وصداقت کی نشانیاں قائم ہوتی ہیں۔

صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی

=

روزنامہ جسارت کراچی

جمعیت علماء پاکستان کی شوریٰ کا اجلاس بلا تاخیر طلب کیا جائے

سید محمود شاہ گجراتی کے بیان پر جماعت کا اعلان شاہ فرید الحق اور بھوپالی کے کردار کا محاسبہ کرنے کا مطالبہ

کراچی 26 ستمبر (پ ر) جماعت اہلسنت کے 5 ممتاز علماء نے ایک مشترکہ بیان میں جمیعت علماء پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالستار خاں نیازی سے مطالبہ کیا ہے کہ جمیعت کی حالیہ پالیسیوں پر غور کرنے کے لئے مجلس شوریٰ کا اجلاس بلا تاخیر طلب کیا جائے۔ علماء نے جمیعت علماء پاکستان کے سینئر نائب صدر سید محمود شاہ گجراتی کے حالیہ بیان کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ جمیعت کی حالیہ پالیسیوں، اشتعال انگیز بیانات، غوث بخش بزنجو کے ذریعہ این ڈی پی اور پیپلز پارٹی میں اتحاد کرانے کی پس پردہ کوششوں اور قومی

marfat.com

اتحاد سے جمیعت کی علیحدگی کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر غور کرنے کے لئے جمیعت کی مجلس شوری کا اجلاس طلب کیا جائے ۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پیپلزپارٹی کے دور حکومت میں جمیعت سندھ کے قائدین نے جو مراعات حاصل کی ہیں وہ اس پر پردہ ڈالنے کے لئے سواد اعظم کے نام پر نہ صرف مولانا نورانی کو غلط طور پر استعمال کر رہے ہیں بلکہ اکثر و بیشتر مولانا کے نام سے لغو اور اشتعال انگیز بیانات پریس کو روانہ کرتے رہتے ہیں۔ جس سے سواد اعظم کو بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے ۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ ہم نے سواد اعظم پر یہ بات روز روشن کی خاطر عیاں ہے کہ جماعت اہلسنت کے قائدین مولانا سعادت علی قادری شجاعت علی قادری ، جمیل احمد نعیمی، محمد شفیع اوکاڑوی، سید غوث شاہ جیلانی و دیگر قائدین کو پسِ پُشت ڈالنے میں جمیعت سندھ کے کن قائدین کی سازشیں کار فرما تھیں ۔ بیان میں مولانا ستار نیازی سے جمیعت کی مجلس شوری کا اجلاس بلانے ، شاہ فرید الحق اور بھوپالی کے گزشتہ پانچ سالہ کردار کا محاسبہ کرنے اور انتخابات و سیلاب زدگان کے فنڈ کا حساب قوم کے سامنے پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہے ۔ اس بیان پر مولانا نجم الحسن نعیمی، مولانا اکرام ربانی، مولانا خورشید احمد قادری ، مولانا رئیس احمد رحمانی ، مولانا عبدالقدوس کے دستخط ہیں۔

===

ملک کی سالمیت کی خاطر فوری طور پر انتخابات کرائے جائیں اور وزراء کی تطہیر کی جائے ۔

جلالپورجٹاں 4 اکتوبر (نمائندہ تعمیر) جمعیت العلمائے پاکستان کے سینئر نائب صدر سید محمود شاہ گجراتی نے کہا ہے کہ شاہ احمد نورانی قومی اتحاد کے مفتی

marfat.com

محمود کی طرح غیر آئینی صدر ہیں جنہیں فوری طور پر اپنی صدارت سے الگ ہو جانا چاہیے اور کسی ایسے جمعیت کے کارکن کو آگے لانا چاہیے جس نے تحریک پاکستان کے لئے کام کیا ہو وہ کل نمائندہ تعمیر کو خصوصی انٹرویو دے رہے تھے انہوں نے سنی کانفرنس کے سلسلے میں بتایا کہ سنی کانفرنس جو کہ خالص مذہبی اجتماع ہے کے دوران جمیعت کا اجلاس رکھ کر سنی کانفرنس کو ناکام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ جسے سنی بالکل برداشت نہیں کریں گے ۔ انہوں نے ملکی صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے صدر پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ملک کی سالمیت کی خاطر فوری طور پر غیر جانبدارانہ اور منصفانہ انتخاب منعقد کرائیں ۔ اور ساتھ ہی اپنے وزراء کی تطہیر کا سلسلہ شروع کریں۔ جنہوں نے ملک کو اپنی جاگیر خیال کرکے سرکاری خزانہ لوٹا ہے ان کی جائیدادیں ضبط کرکے سرکاری خزانہ میں جمع کرائی جائیں ۔ انہوں نے شاہ احمد نورانی پر بھر پور تنقید کرتے ہوئے انہیں خبر دار کیا کہ اگر سنی کانفرنس کے دوران ان کی عدم موجودگی میں کوئی ریزرویشن پاس کیا گیا یا ان کے خلاف کوئی فیصلہ کیا گیا تو وہ اسے ہر گز تسلیم نہیں کریں گے ۔ اور اگر ایسا کیا گیا تو وہ ملک بھر کے علماء کو گجرات بلا کر صحیح صورتحال سے انہیں آگاہ کریں گے اور ان کے خلاف جمیعت کے دستور کے مطابق کارروائی کریں گے انہوں نے مطالبہ کیا کہ جمیعت کی مجلس شوری کا اجلاس 15 اکتوبر سے پہلے یا 25 اکتوبر کے بعد لاہور میں بلایا جائے اور شاہ احمد نورانی کے چار سالہ آمرانہ دور کا تجزیہ کیا جائے ۔ انہوں نے بتایا کہ جمیعت کے آئین کے مطابق کوئی شخص دو دفعہ سے زائد جمیعت کا صدر نہیں بن سکتا اور دو سال بعد جمیعت کے انتخابات کرائے جائیں مگر نورانی میاں نے ابھی تک نہ تو انتخابات کرائے اور نہ ہی سیٹ

marfat.com

چھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اب اپنی کمزوریوں کو چھپانے کے لئے حیلے بہانے تراش رہے ہیں۔

==

786

از باز میرپور
مرشد، سید محمود شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ !
نورانی صاحب اور ان کے حواریوں نے اسلام دشمن طاقتوں کی تقویت کے لے جو مہم شروع کر رکھی تھی۔ اس کا جواب آپ نے خوب دیا۔ اور ان کے بزرگی کے غبارے سے ہوا نکال دی ہے بہت قابل داد ہے اور بہت سے دلوں کی آواز ہے جو نظام اسلام کے نفاذ کے متمنی ہیں اور پاکستان کو حقیقی طور پر پاکستان دیکھنا چاہتے ہیں۔
خدا کرے کہ آپ جیسے حق گو کافی تعداد میں اس جہاد میں شامل ہوں۔ شاید اس طرح حضرت نورانی صاحب کو نورہدایت نصیب ہوسکے۔

منجانب : محمد یحی صاحب باز میرپوری
ڈاکخانہ گنڈا سنگھ والا ضلع قصور

marfat.com

باسمہ تعالیٰ

ازراجہ جنگ

21 نومبر 1978ء

محترم مجاہد اہلسنت والجماعت مولانا صاحب

سلام مسنون !

آپ کا بیان آج کے نوائے وقت میں پڑھ کر اسقدر خوشی ہوئی کہ الفاظ اسے بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ آپ نے تو پرانے وقتوں کی یاد تازہ کر دی اور سلف صالحین کی طرح بے باکانہ اور مصلحت کوشی سے پاک گفتگو کو اپنا ذریعہ کلام بنایا ہے ۔ اس بات پر آپ انتہائی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ میں نے جب آپ کا بیان پڑھا تو اللہ تعالیٰ کے حضور میرا سر سجدہ کرتے ہوئے جھک گیا اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے بے ساختہ میری زبان سے نکل گیا کہ خداوند کریم میری زمین ان سپوتوں سے ابھی خالی نہیں ہوئی جو اعلائے کلمہ الحق کی خاطر اپنے تن من دھن کی بازی لگانے سے نہیں ٹلتے ۔ خدا جانتا ہے کہ جب میں سوچتا ہوں کہ لوگوں نے تو نفاذ مصطفےٰ کیلئے قربانیاں دی تھیں لیکن کیسے غضب کی بات ہے کہ ان قربانیوں کو محض فتاوی عالمگیری کی نذر کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ ایسی غلط روش کو ختم کرنے اور ایسے متکلمین کی زبانیں بند کرنے کے لئے آپ جیسے مرد قلندر کی ضرورت تھی جو وقت کا اہم تقاضا ہے ۔

منجانب محمد یعقوب (بی اے)

گھریالوی ، راجہ جنگ ڈاکخانہ جنگ تحصیل وضلع قصور

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سید ریاض حسین
از کھارنوالہ قصور
21 نومبر 1978ء

محترم ومکرم جناب علامہ صاحب
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ !

یہ فقیر صوفیاء کرام کے مسلک کے متعلق ہے۔ چشتی صابری سلسلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ نوارنی صاحب کے حالیہ نفاق کے رویہ کے بارے میں مدت سے شکایت رکھتا تھا۔ اور سوچ رہا تھا کہ اہل حق لوگوں میں سے کوئی موثر آواز ان کی غلط روش کے خلاف اٹھے۔ سو آج 21 نومبر کے نوائے وقت میں آپ کی رائے پر یہ فقیر انتہائی مسرت محسوس کرتا ہے اور سمجھتا ہے ابھی کچھ لوگ حق گو باقی ہیں۔

فقیر آپ کی اس بروقت آواز کو سراہتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ خدا ہدایت دے۔ ان زاغوں کو جو عقابوں کے نشیمن پر قبضہ کئے ہوئے ہیں اور بزرگوں کا نام لے لے کر ایک نیک کام کے راستے میں سرراہ بن کر کھڑے ہوگئے ہیں امید ہے آپ وقت کی نزاکت اور کمیونزم کی یلغار کے خطرے کو مدنظر رکھ کر اپنی تمام تر کوششیں اس مقصد کے لئے صرف کر دیں گے۔

==

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبدالحمید خاں
رائے ونڈ، ضلع لاہور
21 نومبر 1978ء

مکرمی علامہ صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم وحمتہ اللہ !

آپ کا بیان آج کے نوائے وقت میں پڑھ کر ذرا دل کو حوصلہ ہوا کہ ہمارے بزرگوں میں بھی رمق حق ابھی باقی ہے۔ پہلے بھی نورانی صاحب نے اتحاد سے علیحدہ ہو کر ہم لوگوں کا دل توڑا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ نظام مصطفی کے نفاذ تک اکٹھے رہتے اور نفاذ ہونے کے بعد نورانی صاحب مفتی محمود سے کہتے کہ لو بھئی! ہمارا راستہ اب علیحدہ ہے۔ آپ اپنی مرضی کریں لیکن جن لوگوں نے آمریت کے خلاف کوششیں کیں اور اب حکومت سے عدم دلچسپی ان کے مزید حوصلے توڑ رہی ہے اور کیا ہی اچھا ہوتا کہ وقت کی حکومت سے نظام مصطفی کے نفاذ میں تعاون کرتے جتنا کام یہ حکومت کر سکتی بعد میں ہم انتخاب جیت کر ٹھیک کر لیتے ہم چونکہ سواد اعظم ہیں اور قوت یعنی حکومت کو دھکا دے کر تو کچھ نہیں کر سکتے ہم ابھی اسی صورت میں کچھ کر سکیں گے جب اقتدار ہمارے پاس ہوگا۔ اب کوئی ایسی راہ تلاش کریں جس سے عوام کو اعتماد میں لے کر ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکیں۔

والسلام
آپ کا خیر اندیش
عبدالحمید خاں

marfat.com

باسمہ تعالیٰ
رام تھمن ضلع قصور
21 نومبر 1978ء

محترمی ومکرمی جناب علامہ صاحب مدظلہ العالی
السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

21 نومبر کے نوائے وقت میں آپ کے جرات مندانہ بیان کو پڑھ کر دلی مسرت ہوئی۔ فدوی سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ہمارے لوگ تحریک نظام مصطفی میں پیش پیش تھے لیکن نورانی صاحب نے علیحدہ روش اختیار کرکے ہمارے لوگوں کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ چاہیئے تھا کہ ہم آگے بڑھتے اور نظام مصطفی کے نفاذ میں تعاون کرتے۔ اور موجودہ دور میں جدید تقاضوں کے مطابق خدا اور رسول کے احکام نافذ کرنے میں ہم سبقت لے جاتے لیکن علیحدگی نے ہمارا خیال خام کر دیا۔ امید ہے کہ آپ مزید جرات وحوصلہ سے کام لیتے ہوئے حق کے لئے کھڑے رہیں گے۔ اور بجائے فتاوی عالمگیری کے خدا اور رسول اللہ ﷺ کے احکام نافذ کرنے میں جرات وہمت سے کام لیں گے۔

آپ کا ہمدرد
محمد اشرف

marfat.com

باسمہ سبحانہ

از ستوکے، ضلع قصور

21 نومبر 1978ء

محترم علامہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ!

نوائے وقت میں شائع کلمہ حق پڑھ کر قلب وروح سرشار ہوا اور بقول علامہ

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

کافی عرصہ سے نورانی میاں اور نیازی صاحب کی طرف سے جو مہم جاری ہے اور جس سے حقیقت میں اسلام دشمن طاقتیں ہی فائدہ اٹھا رہی تھیں کا جواب کسی سے نہیں مل رہا تھا جس سے یہ غلط تاثر پھیل رہا تھا کہ شاید یہ ساری جماعت کی آواز ہے شکر ہے آپ نے اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے بارش کا پہلا قطرہ بننے کا شرف حاصل کیا ہے اور بہت سے دلوں کی آواز بلند کی ہے خدا آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور نورانی میاں اور ان کے حواریوں کو وقت کی نزاکت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کا خیر اندیش

محمد یعقوب خاں

marfat.com

از دفتر پاکستان مسلم لیگ
کچہری روڈ کراچی
۲۰ جنوری ۱۹۴۹ء

جناب صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی

مکرمی السلام علیکم

میں آپ کو دلی مسرت کے ساتھ مطلع کرتا ہوں کہ آپ پاکستان مسلم لیگ کونسل کے رکن منتخب کئے گئے ہیں۔ اس خط کے ذریعہ میں آپ کو پاکستان مسلم لیگ کے دستور و قواعد کی دفعہ ۲۳ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو کہ حسب ذیل ہے۔

پاکستان مسلم لیگ کونسل کے ہر رکن کو مبلغ دس ۱۰ روپیہ سالانہ چندہ پیشگی ادا کرنا ضروری ہے۔ جس کی ادائیگی کے بغیر کونسل کے جلسہ میں حصہ لینے کا حق حاصل نہ ہو گا۔

مجھے توقع ہے کہ آپ اپنی اولین فرصت میں مذکورہ بالا چندہ مبلغ دس ۱۰ روپیہ ارسال فرمادیں گے۔

نیازمند

ایس شمس الحسن
آفس سکریٹری
پاکستان مسلم لیگ

marfat.com

مجاہد ملت کی سردار عبدالرب نشتر مرحوم اور خان عبدالقیوم خاں کے ساتھ ایک یادگار تصویر

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب

عزت مآب سردار عبدالرب نشتر

گورنر مغربی پنجاب

کے اعزاز میں

۱۱ اگست ۱۹۴۹ء جمعرات ۶ بجے شام

گلستان فاطمہ باغ جناح میں دعوت عصرانہ ہو رہی ہے
جس میں صدر و اراکین کونسل صوبہ مسلم لیگ مغربی پنجاب آپ کی شرکت کے متمنی ہیں

المکلف

محمد یامین
قائمقام جنرل سیکرٹری

marfat.com

محترمہ مس فاطمہ جناح کی گجرات میں آمد پر مجاہد ملت اپنے ساتھیوں کے ساتھ استقبال فرما رہے ہیں

مجاہد ملت کی جسٹس جاوید اقبال کے ساتھ ایک یادگار تصویر

marfat.com

تبلیغ وارشاد

مجاہد ملت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ نے شرف سادات کے زیر سایہ ایک دینی گھرانہ کے خالص دینی ماحول میں آنکھ کھولی۔ انہیں برکات کے باعث ساری زندگی عشق مصطفیٰ ﷺ سے سرشار رہے۔ اور اپنی پوری زندگی دین اسلام کی تبلیغ و ترویج اور سربلندی کیلئے وقف کردی۔

آپ سارے پنجاب بلکہ برصغیر پاک وہند کے طول وعرض میں گئے اور جہاں راستہ نہ ہوتا تھا۔ پیدل ہی چل پڑتے تھے۔ آپ نے کبھی بھی راستے کی صعوبتوں کو مدنظر نہ رکھا تھا۔ تبلیغ وارشاد میں آپ اس قدر مصروف تھے کہ دن رات مختلف جگہوں پر دو دو جلسوں میں تقاریر ہوتی تھیں۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ اس زمانے کے علماء کی طرح نہیں کہ پہلے کرایہ، گاڑی کا خرچہ اور تقریر کیلئے پیشگی معاوضہ وصول کرنا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے بے لوث دین حقہ کی خدمت کی۔ پوری زندگی جامع شاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ میں جمعہ پڑھایا اور ایک پیسہ بھی تنخواہ کی صورت میں وصول نہیں کیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس مصروفیت کے پیش نظر ڈائری رکھی ہوئی تھیں۔ چند ایک مل سکی ہیں۔ ان سے تواریخ اور مقام جلسہ نوٹ کئے جارہے ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ مجاہد ملت عملی طور پر کس طرح سے دین اسلام کی سربلندی میں مصروف نظر آتے ہیں۔ ان ڈائریوں کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کس طرح انسانیت کے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز تھے۔ اور روحانیت کا اتنا اثر تھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے کبھی بھی آرام طلبی کا ذکر تک نہیں کیا۔

marfat.com

۱۹۴۷ء کی ڈائری

تاریخ	مقام
۲۰۔۲۱ جنوری	عرس مبارک سرہند شرف
۲۶ جنوری	موضع رامیہ۔ نزد۔ جہلم چھاؤنی
۴ فروری	جلوس مبارک عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فروری کے باقی دن گرفتاری میں گزرے

۳ مارچ	ضلع شیخوپورہ بمقام (آنبہ کالیا)
۱۶ مارچ	جلسہ نانگے شاہ گجرات بسلسلہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۱۷۔۱۸ مارچ	عرس چورہ شریف حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ
۱۹ مارچ	عرس کنجاہ شریف
۲۱۔۲۲ مارچ	جلسہ جھنگ مگھیانہ۔ زیر صدارت حضرت امیر ملت محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ
۲۴ مارچ	جلسہ نواں لاہور
۲۴ مارچ رات	عرس مبارک خواجہ نور محمد تیراہی چورہ شریف
۲۹ مارچ	جلسہ جسوکی نزد چھیورانوالی ضلع گجرات

خُلد تو ملتے ہی ملے گی یہ بتائے کوئی
کوئے محبُوبؐ کو کیوں چھوڑ کے جائے کوئی

marfat.com

۱۰۔۱۱ مئی عرس مبارک علی پور شریف

درس قرآن نہ اگر ہم نے بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

۱۴ جون نواں لوک ساہیاں متصل چیلیانوالہ

۱۵۔۱۶ جون جلسہ چک نمبر ۱۶ کراڑیوالہ روانگی محلہ قبلہ شہنشاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ

۱۷ جون جلسہ موضع ابدال متصل کٹھالہ شیخاں

۱۸۔۱۹ جون پھالیہ میں جلسہ

۲۶۔۲۷ جون جلسہ سرخالی متصل کڑیانوالہ

۲۸ جون جلسہ شادیوال

۳۰ جون جلسہ جسوکی ضلع گجرات

۶ جولائی جلسہ سمہ موہلہ ضلع گجرات

۱۰ جولائی جلسہ جلکے چٹھہ تحصیل وزیر آباد

۱۴۔۱۵۔۱۶ جولائی جلسہ نواں لاہور چک نمبر ۳۳۸ ضلع لائل پور

۲۰ جولائی سے رمضان المبارک کا آغاز ہوا۔ آپ نے مسجد میں رہنا پسند فرمایا ۱۹۴۸ء

۲۳ جنوری ۱۹۴۸ جلسہ گلزار مدینہ گجرات

۲۴ جنوری جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۹۔۳۱ جنوری زیارت آستانہ عالیہ علی پور شریف

۲۔۳ فروری لاہور روانگی اور قیام

marfat.com

۴ فروری	جلسہ میلاد النبی ﷺ چوہاں ضلع گجرات
۶ فروری	جلسہ میلاد النبی ﷺ گوجر خاں
۷۔۸ فروری	جلسہ میلاد شریف میرہ شریف ضلع جہلم
۹ فروری	جلسہ میلاد شریف۔ کالرہ راہ والہ

(۱۱ فروری ۱۹۴۸ء صاحبزادہ سید منظور حسین شاہ کی ولادت ہوئی)

۱۶۔۱۸ فروری	لاہور روانگی اور قیام
۱۹ فروری	شاعر بدر صاحب سے دو گھنٹے طویل ملاقات

جنگ شاھان جہاں غارتگری است
جنگ مومن سنت پیغمبری است

۱۷۔۱۸ مارچ	لاہور روانگی برائے ملاقات نیازی صاحب ایم۔ ایل اے
۲۳۔۲۴ مارچ	جلسہ آنبہ کالیا ضلع شیخوپورہ
۲۵۔۲۷ مارچ	جمعیت العلماء پاکستان کانفرنس ملتان میں شرکت
یکم اپریل	جلسہ وزیر آباد
۱۳ اپریل	روانگی برائے زیارت آستانہ عالیہ علی پور شریف۔
۱۲۳ اپریل	جلسہ انجمن حزب الاحناف لاہور
۱۰۔۱۱ مئی	عرس مبارک علی پور شریف۔
۲۲ مئی ۱۹۴۸	جمعیت العلماء پاکستان کا گجرات میں جلسہ
۲۳ مئی ۱۹۴۸	جلسہ کوٹلی بہرام سیالکوٹ

marfat.com

۲۵ مئی ۱۹۴۸	جلسہ پنڈی حسنہ
۳۱ مئی	جلسہ موضع ڈوگہ ضلع گجرات
۱۔۲ جون	جلسہ رندھیر متصل نور جمال
۴۔۶ جون	جلسہ کوٹ بالا فتح جنگ
۱۲ جون	جلسہ چک نمبر ۱۶ کراڑیوالہ
۲۲ جون	اپنے قریبی دوست چوہدری شفیع اللہ کے ہمراہ لاہور روانگی
۲۷ جون	جلسہ سماں موہلہ ضلع گجرات
۳ جولائی	جلسہ باغبانپورہ لاہور
۴ جولائی	برکت علی ہال لاہور میں جمعیتہ الاصفیاء کی میٹنگ میں شرکت

تیرے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے
عبث ہے شکوہ تقدیر یزداں
تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے

۱۷۔۱۸ اکتوبر ۱۹۴۸	جلسہ چک نمبر ۲۲ شمالی بھلوال ضلع سرگودھا
۱۹ اکتوبر ۱۹۴۸	جلسہ ٹانگووالی
۳۰ اکتوبر	جلسہ انجمن خدام الصوفیہ گجرات
۱۵ نومبر	جلسہ رانیوال سیداں ضلع گجرات
۲۸ نومبر ۱۹۴۸	لاہور روانگی برائے انتخاب پنجاب مسلم لیگ کونسل

marfat.com

۱۹۵۲ء

۶ مارچ ۱۹۵۲	جلسہ چک نمبر ۳۴ ٹوانہ والی ضلع لائلپور
۷ مارچ ۱۹۵۲	سالانہ جلسہ پھلروان
۱۶۔۱۷ مارچ	عرس مبارک چورہ شریف
۲۵ مارچ	جلسہ کڑیانوالہ
۲۸۔۲۹ مارچ ۱۹۵۲	جلسہ انجمن خدام الصوفیہ گجرات
۱۴ اپریل	جلسہ بھوپال والا ضلع سیالکوٹ۔
۹۔۱۰ اپریل	عرس مبارک علی پور شریف
۱۱ اپریل	لالہ موسیٰ میں ضلع مسلم لیگ کی کانفرنس
۱۷ اپریل	وزیر اعلیٰ پنجاب سے ملاقات
۲۲ اپریل	جلسہ سیالکوٹ
۴ مئی	جلسہ رنگپورہ سیالکوٹ
۱۲ مئی	جلسہ خوجیانوالی متصل منگووال غربی
۱۷ مئی	جلسہ جلکے چٹھہ
۱۹ مئی	عرس مبارک وڈالہ سندھواں
۲۰ مئی	عرس شریف راولپنڈی
۲۲ مئی	راولپنڈی سرکٹ ہاؤس میں وزیر اعلیٰ پنجاب سے ملاقات
۱۳ جون	جمعۃ المبارک کا خطبہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ
۱۵ جون	جلسہ تلہ گنگ

marfat.com

۲۸ جون	جلسہ جھیورانوالی ضلع گجرات
۲۹ جون	جلسہ کالادیو۔ جہلم
۲۵ جولائی	جلسہ انجمن اسلامیہ چکوال
۲۶۔۲۷ جولائی	صوبہ پنجاب مسلم لیگ کونسل کی لاہور میں میٹنگ
۱۱۔۱۲ ستمبر	جلسہ پنڈی بھٹیاں
۱۸ ستمبر	جلسہ چک نمبر ۳۵۔جنوبی ضلع سرگودھا
۲۲ ستمبر	عرس مبارک سیالکوٹ
۲۸ ستمبر	جلسہ مدینہ سیداں گجرات
۲۹ ستمبر	جلسہ جنڈ موضع کیمل پور
۱۳ اکتوبر	جلسہ رانیوال سیداں گجرات
۱۷ اکتوبر	روانگی کھڑی شریف
۱۹ اکتوبر	ختم شریف علی پور شریف
۱۱ اکتوبر ۱۹۵۲	جلسہ چھیورانوالی ضلع گجرات
۱۲ اکتوبر ۱۹۵۲	جلسہ شادیوال ضلع گجرات
۱۷۔۱۸ اکتوبر ۱۹۵۲	جلسہ چک نمبر ۲۲ شمالی بھلوال ضلع سرگودھا
۳۱ اکتوبر ۱۹۵۲	سالانہ اجلاس انجمن خدام الصوفیہ گجرات
۳۔۴ نومبر	جلسہ جھنگ مگھیانہ
۷۔۸ نومبر	پنجاب مسلم لیگ کانفرنس لائلپور
۱۶۔۱۷ نومبر	جلسہ بلہووالہ چک نمبر ۱۹۵ جھنگ
۲۲ نومبر	جلسہ مدینہ سیداں گجرات
۲۴ نومبر	جلسہ چک گرال ضلع ملتان

marfat.com

۲۵۔۲۶ نومبر	روانگی اور قیام لاہور
۳۰ نومبر	جلسہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری
۲ دسمبر	جلسہ چیچیاں ضلع گجرات
۳۔۴ دسمبر	جلسہ رتہ سخی تحصیل وزیر آباد
۷۔۸ دسمبر	جلسہ میلاد شریف چک نمبر ۲۴۱ منگوانہ ضلع جھنگ
۹۔۱۰ دسمبر	جلسہ چک نمبر ۱۰۷ ضلع سرگودھا
۱۰ دسمبر رات	میلاد شریف وزیر آباد
۱۱ دسمبر	جلسہ بوکن ضلع گجرات
۱۲ دسمبر	جلسہ شادیوال ضلع گجرات
۱۳۔۱۴ دسمبر	جلسہ چک نمبر ۱۴۰ سالاوالہ ضلع لائلپور
۱۶۔۱۷ دسمبر	جلسہ دنیا پور چک نمبر ۳۳۹ ضلع ملتان
۱۸ دسمبر	جلسہ سانگلہ ہل
۲۰ دسمبر	جلسہ نارنگ توتھراں ضلع گجرات

جن پر ہوئی تکمیل محبت کی بالآخر
خالق کا وہ بس آخری شاہکار تمہیں ہو

۱۹۵۶ء

۹ فروری ۱۹۵۶ء	لاہور قیام کے دوران امیر ملت محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت اور گجرات آمد
۱۱ فروری ۱۹۵۶	جلسہ لنگے خوجے ضلع گجرات
۱۳ فروری ۱۹۵۶	گجرات میں رفاع عامہ کمیٹی کا اجلاس

marfat.com

۱۵ فروری ۱۹۵۶	جلسہ گھنسیہ ضلع گجرات
۱۶ فروری	جمعیتہ العلماء پاکستان ضلع گجرات کا اجلاس
۱۹ فروری	جلسہ مراڑپور ضلع گجرات
۲۰۔۲۱ فروری	امیر ملت محدث علی پوری کے حکم پر لائلپور
۲۵۔۲۶ فروری	جلسہ اور قیام دھوریہ ضلع گجرات
۴ مارچ	جلسہ سنتھل ضلع گجرات
۵ مارچ	جلسہ اگوکی ضلع سیالکوٹ
۶۔۷ مارچ	جلسہ ڈھوک نواں لوک نزد چیلیانوالہ
۹۔۱۰ مارچ	جلسہ ریاست میر پور
۱۰ مارچ رات	جلسہ معراج شریف ضلع شیخوپورہ
۱۶۔۱۷ مارچ	عرس مبارک چورہ شریف
۱۸ مارچ	جلسہ تانگے شاہ گجرات
۳۱ مارچ رات	جلسہ عادھووال ضلع گجرات
۱۔۱۲ اپریل	جلسہ پھلروں
۶۔۱۷ اپریل	عرس مبارک علی پور شریف

قبلہ شیخ الحدیث حضرت پیر سید احمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی شادی کی تیاریاں ہوتی رہیں اور مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۵۶ء اتوار کے روز شادی انجام پائی اور برات لاہور گئی۔

marfat.com

۲۳ جون	حضرت شاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ اور صاحبزادہ سید حامد علی شاہ صاحب مدظلہ العالی کی حج بیت اللہ کیلئے روانگی۔ اور کراچی تک مجاہد ملت بھی ساتھ تھے
۸ جولائی	کراچی میں مقیم رہے اور قبلہ عالم شہنشاہ ولایت۔ محترمہ والدہ صاحبہ۔ ہمشیرہ صاحبہ اور صاحبزادہ سید حامد علی شاہ صاحب کو بحری جہاز پر الوداع فرمایا
۱۱ جولائی	کراچی سے گجرات واپس تشریف لائے
۱۴ جولائی	پیرومرشد سالک رحمتہ اللہ علیہ کے پاس تشریف لائے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

دل تو دے ہی چکا جان ہے جانان باقی
اس کے دینے کا بھی ارمان ہے جانان باقی

۲۵۔۲۶ جولائی	روانگی اور قیام لاہور
۲۷۔۲۸ جولائی	روانگی سرگودھا
۲۹ جولائی	میٹنگ مسلم لیگ لاہور
۱۶۔۱۷ اگست	جلسہ شاہ داروغہ سرگودھا
۲۶ ستمبر	جلسہ چھوکر کلاں ضلع گجرات
۲۔۱۳ اکتوبر	جلسہ گوندل جیون ضلع سرگودھا
۱۰۔۱۱ اکتوبر	جلسہ ادارہ تبلیغ الاسلام پشاور
۱۷ اکتوبر	جلوس مبارک میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲۱ اکتوبر	جلسہ منگووال ضلع گجرات

marfat.com

۱۲۷ اکتوبر	جلسہ کلووال ضلع سیالکوٹ
۱۲۸ اکتوبر	جلسہ ساگر متصل کڑیانوالہ
۱۲۹ اکتوبر	جلسہ جامع مسجد لوکوشیڈ راولپنڈی
۲۔۳ نومبر	جلسہ انجمن خدام الصوفیہ گجرات
۴ نومبر	میلاد کانفرنس جامع مسجد مرکزیہ راولپنڈی
۱۰ نومبر رات	مسجد بیض مارکیٹ گوالمنڈی راولپنڈی
۱۷۔۱۸ نومبر	جلسہ سیالکوٹ
۲۴۔۲۵ نومبر	مسلم لیگ کنونشن لاہور
۱۔۲۔۳ دسمبر	جمعیتہ العلماء کانفرنس لاہور

ڈائری برائے ۱۹۵۹ء

یہ بھی کیا عالم ہے رکتے ہیں نہ بڑھتے ہیں قدم
تک رہا ہوں دور سے منزل کو میں منزل مجھے
مجھے ہوگیا یقین. کہ یہی ہے میری منزل
سرِراہ جب کسی نے دفعتاً مجھے پکارا

۳۰ جنوری ۱۹۵۹	شرکت سالانہ جلسہ سرگودھا
۵ فروری	جلسہ بادشاہ پور
۲۰ فروری بروز جمعتہ المبارک	قبلہ حیدری صاحب معلم مدینہ المنورہ کی گجرات آمد
۲۱۔۲۲ فروری	روانگی اور قیام راولپنڈی

برادر عزیز حضرت صاحبزادہ سید حامد علی شاہ صاحب کی شادی خانہ آبادی کی

marfat.com

تیاریوں میں مصروف۔ یکم مارچ ۱۹۵۹ کو صاحبزادہ صاحب کی شادی ہوئی اور صبح ۹ بجے مدینہ سیداں برات گئی

۶۔۷ مارچ	عرس مبارک چورہ شریف
۱۱ مارچ	رمضان المبارک کا آغاز ہوا۔ اکثر مجاہد ملت رحمۃ اللہ علیہ اس مقدس ماہ میں اپنی مسجد میں قیام فرمایا کرتے تھے
۲۶ اپریل	مستری محمد اکرم صاحب کے کام کیلئے لائلپور تشریف لے گئے
یکم۔ دو مئی	جلسہ سیالکوٹ
۲۸۔۲۹ جون	جلسہ کہو گانوالی نزد قادر آباد
۵ جولائی	جلسہ ریحانہ متصل بھاگووال
۱۰۔۱۱ جولائی	جلسہ ادارہ تبلیغ الاسلام پشاور
۸۔۹ ستمبر	جلسہ ادارہ تبلیغ الاسلام پشاور
۱۲۔۱۳ ستمبر	جلسہ فتح جنگ
۱۴ ستمبر	جلوس مبارک عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۶ ستمبر	جلسہ جہلم شہر
۱۹ ستمبر	جلسہ جمال پور سیداں گجرات
۲۰ ستمبر	جلسہ جیوو نجل گجرات
۲۱ ستمبر	جلسہ چکوڑی شریف ضلع گجرات
۲۳ ستمبر رات	شمس پورہ۔ جہلم
۲۵۔۲۹ ستمبر	گھمگول شریف ضلع کوہاٹ (عرس امیر ملت رحمۃ

marfat.com

اللہ علیہ)	۱۹ اکتوبر
جلسہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	
سالانہ اجلاس انجمن خدّام الصّوفیہ گجرات کی تیاری شروع ہوئی۔	
۱۳۔۱۴ نومبر	سالانہ اجلاس انجمن خدام الصوفیہ گجرات
۵۔۶ دسمبر	جلسہ واڑہ عالم شاہ ضلع گجرات

ڈائری ۱۹۶۳ء

۲۷ فروری ۱۹۶۳	جلسہ مراڑپور ضلع گجرات
۷۔۸ مارچ	جلسہ جامعہ رضویہ لائل پور
۱۵۔۱۶ مارچ	جلسہ حزب الاحناف لاہور
۱۷۔۱۸ مارچ	عرس مبارک چورہ شریف
۱۹ مارچ	جلسہ بھاگووال ضلع گجرات
۲۳ مارچ	عرس شریف آلو مہار شریف ضلع سیالکوٹ
۲۷ مارچ	جلسہ موضع دھوریہ تحصیل کھاریاں
۲۸ مارچ رات	جلسہ کوٹلی متصل رتی
۳۰۔۳۱ مارچ	مولانا غلام علی صاحب اوکاڑوی کا جلسہ اوکاڑہ میں
۱۲ اپریل	جلسہ ادارہ تعمیر اہلسنت منٹگمری
۱۳ اپریل رات	جلسہ دھوریہ تحصیل کھاریاں
۱۱۔۱۲ اپریل	جلسہ پیر محل ضلع لائلپور
۱۳ اپریل	عرس قاری احمد حسین صاحب گجرات
۱۴ اپریل	جلسہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

marfat.com

۳۰ اپریل	جلسہ انجمن غوثیہ فیض باغ لاہور
یکم مئی رات	جلسہ وزیر آباد
۱۰۔۱۱ مئی	عرس مبارک علی پور شریف
۱۲۔۱۳ مئی	روانگی اور قیام راولپنڈی
۱۸ مئی	جلسہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور
۲۱ مئی	صبح ۹ بجے میٹنگ ڈسٹرکٹ کونسل گجرات
۲۵ مئی	جلسہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور
۲۸ مئی	جلسہ تکیہ سادھواں اکبری گیٹ لاہور
۲۹ مئی	جلسہ بدر گاہ حضرت معصوم بادشاہ گجرات
۳۰ مئی	جلسہ انجمن فدایان رسول لائلپور
۳۱ مئی	جلسہ سندھلیانوالہ براستہ پیر محل
یکم جون	جلسہ سرگودھا
۲۔۳ جون	جلسہ بزم غوثیہ داؤد خیل
۷ جون رات	جلسہ موضع بولے گجرات
۱۰ جون	پکی گلی ریلوے روڈ گجرات
۱۱ جون	جلسہ وڈالہ سندھواں ضلع سیالکوٹ
۱۵ جون	جلسہ ۶ بلاک سرگودھا
۲۲ جون	جلسہ منگلا ڈیم ضلع. جہلم
یکم جولائی	ٹوانہ ہاؤس مری میں اجلاس
۴ جولائی	جلسہ چنوبھوجہ تحصیل کھاریاں
۶ جولائی	جلسہ کمالیہ ضلع لائلپور

marfat.com

۱۳۔۱۴ جولائی	عرس مبارک حویلیاں ضلع ہزارہ
۱۴ جولائی رات	دوبندی متصل ہری پور ہزارہ
۱۵۔۱۷ جولائی	میٹنگ ٹوانہ ہاؤس مری
۱۹ جولائی رات	جلسہ لاہور
۳۰ جولائی	جلسہ بغدادی مسجد گلبرگ لائل پور
۳۱ جولائی رات	گوجرہ ضلع لائلپور
۳ اگست ۱۲ ربیع الاول	جلوس مبارک عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۴۔۵ اگست	جلسہ صدر چھاؤنی لاہور
۶ اگست	جلسہ مدرسہ سراج العلوم خانپور ضلع رحیم یار خاں
۱۰ اگست	جامعہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ
۱۲ اگست (رات)	جلسہ اقبال گنج کالج روڈ گوجرانوالہ
۱۳ اگست (رات)	جلسہ کامونکے ضلع گوجرانوالہ
۱۴ اگست	جلسہ لال کرتی راولپنڈی
۱۵ اگست	جلسہ موضع کیا براستہ تربیلہ ضلع ہزارہ
۲۰ اگست	پتوکی منڈی ضلع لاہور ۔
۲۱۔۲۶ اگست	روانگی وقیام کراچی
۲۹۔۳۰ اگست	جلسہ سرگودھا
یکم ستمبر	جلسہ لائل پور

marfat.com

۳۔۱۳ستمبر	کراچی میں لالو کھیت۔ مسعود آباد۔ میمن مسجد۔ ڈرگ روڈ۔ جامع مسجد آرام باغ میں جلسوں سے خطاب فرمایا اور ۱۴ستمبر کو واپس گجرات تشریف لائے
۱۵ستمبر	جلسہ اسلام آباد لائل پور
۲۱ستمبر	بغدادی مسجد گلبرگ کالونی لائل پور
۲۲۔۲۳ستمبر	جلسہ سمندری
۲۵ستمبر	جلسہ شادیوال ضلع گجرات
۱۔۲اکتوبر	جلسہ ٹوبہ ٹیک سنگھ
۹اکتوبر	جلسہ لائل پورہ
۱۲اکتوبر	جلسہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور
۱۳اکتوبر	جلسہ جامعہ حامدیہ رضویہ اسلام پورہ کرشن نگر لاہور
۱۶اکتوبر رات	جلسہ B بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
۱۹۔۲۰اکتوبر	نارہ شہرہ تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی
۲۲اکتوبر	جلسہ پیراغائب۔ جہلم
۲۵۔۲۶اکتوبر	جلسہ سرگودھا
۱۔۲نومبر	سالانہ اجلاس انجمن خدام الصوفیہ گجرات
۴نومبر	میٹنگ ڈسٹرکٹ کونسل گجرات
۶نومبر	جلسہ اسلام آباد لائلپور
۹۔۱۰نومبر	لاہور روانگی اور قیام
۱۳نومبر	جلسہ خوشاب ضلع سرگودھا
۱۵نومبر	جلسہ جہانگیر آباد شیخوپورہ

marfat.com

۲۱ نومبر	جلسہ شیخ سکھا ضلع گجرات
۲ دسمبر	سجادہ نشین کچھوچھہ شریف سید محمد مختاراشرف تشریف لائے
۵ دسمبر	شاہ ولایت منزل گجرات میں جمعیتہ العلماء پاکستان ضلع گجرات کی میٹنگ
۱۱ دسمبر	جلسہ رام نگر چوبرجی لاہور
۱۲ دسمبر	میٹنگ آئمہ مساجد گجرات
۱۳ دسمبر	جلسہ چھالیہ
۱۴-۱۵ دسمبر	جلسہ جامعہ رضویہ قادریہ لائل پور (عرس شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ)
۲۲ دسمبر	میٹنگ پیر صاحب آف دیول شریف راولپنڈی
۲۶-۲۷ دسمبر	جلسہ نواں لاہور ضلع لائل پور

ڈائری ۱۹۷۰ء

۸ فروری ۱۹۷۰ء	علماء اکرام کی میٹنگ لال کوٹھی لاہور
۲۱-۲۳ فروری	سرگودھا میں مختلف جگہوں پر جلسوں سے خطاب فرمایا
۲۵ فروری	داتا دربار میں جمعیتہ العلماء کی میٹنگ

یکم مارچ بروز اتوار شام کو ذوالفقار علی بھٹو محلہ علی پورہ گجرات میں مجاہد ملت رحمتہ اللہ علیہ کے پاس تبادلہ خیالات کیلئے آئے

۴ مارچ	شاہ ولایت منزل گجرات میں پریس کانفرنس
۵ مارچ	لاہور میں ختم نبوت کانفرنس

marfat.com

۶۔۹ مارچ	جلسہ دنیا پور ضلع ملتان
۱۱ مارچ	جلسہ اتووالہ تحصیل کھاریاں
۱۴۔۱۶ مارچ	ہری پور۔ سکھوال ضلع کیمل پور میں جلسے
۱۷ مارچ	جلسہ دربار حضرت امام صاحب سیالکوٹ
۱۸ مارچ رات	سرگودھا شہر
۲۱ مارچ	جلسہ رانیوال سیداں گجرات
۲۲ مارچ	جلسہ دھوریہ
۲۳۔۲۴ مارچ	کسان کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ
۲۵ مارچ رات	محلہ فیض آباد گجرات میں پریس کانفرنس
۲۷۔۲۸ مارچ	عرس مبارک چورہ شریف
۳۰ مارچ رات	جلسہ چوک پاکستان گجرات
۳۱ مارچ	جلسہ سیالکوٹ
یکم اپریل (رات)	جلسہ محلہ فیض آباد (پریس کانفرنس)
۱۳ اپریل (رات)	جلسہ محلہ امین آباد گجرات
۱۵ اپریل	گجرات میں جمعیتہ العلماء پاکستان کا کنونشن
۱۹ اپریل	جلسہ دھول خورد ضلع گجرات
۱۱۲ اپریل	جلسہ لویری والا تحصیل وزیر آباد
۱۱۶ اپریل (رات)	جلسہ وزیر آباد
۱۱۹ اپریل (رات)	جلسہ حضرو و پنڈی
۲۲۔۱۲۳ اپریل	روانگی و قیام لاہور
۱۲۵ اپریل	جلسہ چکوڑی شریف ضلع گجرات

marfat.com

۲۶۔۲۷ اپریل	گوجرانوالہ۔ لاہور میں جلسوں سے خطاب
۳۰ اپریل تا ۲ مئی	سرگودھا میں پریس کانفرنسوں اور جلسوں سے خطابات
۵ مئی	چھمو بہنہ نزد ملکووال منڈی بہاؤالدین
۶ مئی ۱۹۷۰	جلسہ پرسوال براستہ اعوان شریف
۸ مئی ۱۹۷۰	جلسہ ہریہ والا ضلع گجرات
۱۰۔۱۱ مئی	عرس مبارک علی پور شریف
۱۳ مئی	میٹنگ مدرسۃ البنات جامع مسجد شیرانوالہ لاہور
۱۹ مئی	جلوس مبارک عید میلادالنبی صلعم
۲۲ مئی	جلسہ میلاد شریف گوجرانوالہ
۲۶ مئی	چک نمبر ۱۶ کراڑیوالہ (گوجرہ)
۲۸ مئی	جلسہ دینی متحدہ محاذ موچی دروازہ لاہور
۳۰۔۳۱ مئی	بھکاری والا کلاں تحصیل چکوال
۲ جون (رات)	جلسہ خونی چک گجرات
۷ جون (رات)	جلسہ محلہ فیض آباد گجرات
۱۱ جون	جلسہ گوجرانوالہ
۱۳ جون	جلسہ گورالہ ضلع گجرات
۱۵ جون	جلسہ احمد نگر تحصیل وزیر آباد
۱۸ جون	جلسہ سیالکوٹ
۲۰۔۲۱ جون	جلسہ ہائے چکوال
۲۵ جون	میٹنگ اوقاف بورڈ سول سیکریٹریٹ لاہور
۲۸۔۲۹ جون	عرس مبارک نیریاں شریف (آزاد کشمیر)

marfat.com

۲ جولائی	جلسہ حافظ آباد
۴ جولائی	جلسہ سیالکوٹ
۵ جولائی	جلسہ پاک پتن شریف
۹ جولائی	جلسہ وزیر آباد
۱۱ جولائی (رات)	جلسہ قصور شہر
۱۲ جولائی	جلسہ کنگن پور
۱۵ جولائی	کالا گجراں ضلع. جہلم
۱۶ جولائی	روانگی وقیام اسلام آباد
۲۵ جولائی ۱۹۷۰	چوک رنگ محل لاہور میں دینی متحدہ محاذ کی میٹنگ
۲۷ جولائی	گجرات میں دفتر جمعیت فدایان میں پریس کانفرنس
۳۱ جولائی ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک	۲ بجکر ۲۵ منٹ پر قبلہ شہنشاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ نماز جمعہ کی سنتیں ادا کرتے ہوئے مسجد میں واصل بحق ہو گئے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)
یکم اگست بروز ہفتہ	حضور قبلہ شہنشاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ تقریباً ستر ہزار عقیدت مندوں نے ادا کی۔ اور ۲ بجے مسجد شاہ ولایت رحمۃ اللہ علیہ محلہ علی پورہ کے ساتھ سوگواروں کے اجتماع میں دفن کئے گئے
۲۳ اگست	میٹنگ دینی محاذ لاہور
۲۷ اگست	میٹنگ دینی متحدہ محاذ لاہور

marfat.com

۴ ستمبر بروز جمعۃ المبارک	حضور قبلہ عالم پیر سید ولایت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رسم چہلم شریف صبح ۹ بجے سے بعداز نماز جمعہ منعقد ہوئی
۱۵۔۱۶ ستمبر	جلسہ نواں لاہور ضلع فیصل آباد
۲۰ ستمبر	جلسہ گوجرانوالہ شہر
۲۲ ستمبر	جلسہ کامونکے منڈی
۲۶ ستمبر تا یکم اکتوبر	کراچی میں قیام اور متعدد جلسوں سے خطاب فرمایا
۱۵ اکتوبر ۱۹۷۰	پاکستان میں عام انتخابات مقرر ہوئے۔ (صوبائی ۔ اسمبلی)
۱۶۔۱۷ اکتوبر	عرس مبارک شہنشاہ ولایت (جلسہ انجمن خدام الصوفیہ گجرات)
۱۹ اکتوبر	جلسہ عام گوجرانوالہ شہر
۲۳۔۲۴ اکتوبر	سالانہ جلسہ سرگودھا
۷ دسمبر	عام انتخابات (قومی اسمبلی)

یہ صرف چند سالوں کی ڈائریاں ہیں۔ جن میں سے اقتباسات درج کئے ہیں۔

انہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ سید محمود شاہ گجراتی کی جلسوں اور اجلاسوں میں اسقدر شمولیت اور تقاریر کے اعتبار سے پورے برصغیر میں فردواحد ہیں۔ جنہوں نے راہ حق میں اسقدر تبلیغ۔ رشدوہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔

ضلع کے اس وقت کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے ایک شناختی سند جاری کی جسمیں مجاہد ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر کو خراج تحسین پیش کیا۔

marfat.com

بازار سے بارعایت ادویات کا مرکز

لائف میڈیکوز

دن رات سروس

جناح روڈ گجرات فون : 513998

الحاج شیخ غلام نبی

نکی بکرم والے

اندرون سٹاف گلہ سرگودھا روڈ

گجرات فون : 28104-26007

marfat.com

باب ششم

مکتوبات

786

مڈل بازار نمبر74

شملہ

8-6-48

مکرم و معظم بندہ جناب شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ!

نوازش نامہ جناب کا 15-5-48 کا آج صادر ہوا۔ رب العزت امن کا زمانہ للویں پھر جناب کی قدم بوسی نصیب ہو آمین۔ آج پھر گجرات سے خط آیا ہے ، میرا مکان کسی دیگر پناہ گزین کو الاٹ کر دیا گیا تھا اور بڑی مشکل سے نواب صاحب چوہدری اصغر علی صاحب کی کوشش سے پھر بحال رکھا گیا۔ کیا سبب ہے ہر ماہ بیچارے غلام نبی کو مصیبت آ جاتی ہے ۔ امید ہے آپ پھر ایک بار مجسٹریٹ صاحب کو ملکر معاملہ صاف فرما دینگے تاکہ بار بار آپ صاحبوں کو خادم کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔

عزیز جگدیش جالندھر کالج میں بی۔ ایس ۔ سی (B.Sc) میں داخل ہوگیا ہوا ہے آج شملہ آیا ہوا ہے آپ کو سلام عرض کرتا ہے قبول فرماویں۔ دیگر اب تحریر فرماویں کہ گجرات کا کیا حال ہے کیا میں آنے کا قصد کروں۔ یا ابھی نہیں ۔ دیگر میری طرف سے سب کو درجہ بدرجہ السلام علیکم قبول ہو۔

محترم چوہدری شفیع اللہ کو اور سب طلباء کو میرا سلام عرض ہو۔ حاجی شاہ دین کی دختر کے گھر خادم نے کئی خط تحریر کئے مگر جواب نہ ملا اب آپ کے نوازش نامہ سے معلوم ہوا کہ میرے خط ان کو ملے ہی نہیں ۔ اچھا جو مالک کی مرضی۔ انکے گھر پر میرا سلام پہنچا دیں مشکور ہوں گا ۔ حضرت پیر صاحب علی

marfat.com

پوری اور حضرت قبلہ ولایت شاہ صاحب کے قدموں میں خادم کا دست بستہ سلام قبول ہو۔ امید ہے آپ خادم کو یاد فرماتے رہا کرینگے۔ والسلام
مشتاق قدم بوسی

خادم ڈاکٹر آئی۔ این ورما

==

باسمہ سبحانہ
ناظم اعلی جمعیتہ المشائخ پاکستان
پیر آفتاب احمد مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ چورہ شریف (کیمبل پور) حال لاہور

محترمی ومکرمی شاہ صاحب

سلام مسنون ۔ میں ایک دن کیلئے گھر گیا۔ مجھے میٹنگ میں شریک ہونا تھا۔ تو وہاں ایک خط صاحبزادہ فضل حق رضوی کی طرف سے پڑا تھا۔ جس میں آپ کا حوالہ بھی موجود تھا۔ لیکن چونکہ مذکورہ بالا صاحبزادہ صاحب کو میں نہیں پہچانتا اور نہ ہی آپ کی طرف سے کوئی خط تھا۔ اس لئے میں نے اس کا جواب بجائے صاحبزادہ صاحب کو لکھنے کے آپ کو لکھ رہا ہوں۔ میں اس سے پہلے بھی ایک جمعیت کا عہدیدار رہا ہوں۔ لیکن چونکہ ہمارے والد گرامی علیہ رحمتہ کا بنیادی تعلق آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے خود ہمیں بھلائے رکھا۔ لیکن بہرحال ہمیں معلوم ہے کہ قبلہ والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے خصوصی روابط آپ کے ساتھ ہی تھے ۔ میں نے اسی لئے آپ کو آنے کیلئے دعوت بھی بھیجی تھی اور بھائی جان ہوائی اڈہ پر بھی تشریف لے گئے تھے ۔ بہرحال میں آپ کے ساتھ ہوں۔
آپ اپنا پروگرام اور آئندہ لائحہ عمل واضح کریں۔ اس کے بعد ملاقات ہوگی۔ اور مزید گفتگو کی جائیگی۔ برادر گرامی حضرت پیر سید حامد علی شاہ صاحب سلام

marfat.com

عرض کرتے ہیں۔ حاجی صاحب کو سلام۔ ہماری جانب سے جملہ اہل خاندان کو سلام۔ جواب چورہ شریف کے پتہ پر ہی تحریر فرمائیں میں ان دنوں وہیں رہونگا۔

آپ کا خیر طلب
پیر آفتاب احمد

==

بسم العزیز الاجل الاکرم
ذی المجد والکرم زاد فضالکم
جلالپور شریف
15 جمادی الاخر س 1368ھ

محترمی صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ دیر سے خیال تھا کہ جمعیتہ المشائخ کا ایک نمائندہ اجلاس طلب کیا جائے۔ مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے دیر ہوتی چلی گئی لیکن تنازع للبقاوجھد للحیات کے مسلمہ نظریہ کے پیش نظر موجودہ مادیت کے زمانہ میں روحانیت کو جو حقیقی خطرہ لاحق ہوچکا ہے۔

دہریت اور لادینی کا جو طوفان بلاتوحید اور عرفان کو اپنی گرفت میں لے رہا ہے۔ اور سیاسی بحران وشعوروتدبر کے فقدان نے ملک کے اندر جو مدوجزر پیدا کر رکھا ہے۔ ان حقائق کی روشنی میں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشائخ عظام، علمائے کرام اور درویش صفت اصحاب کو کسی مرکزی مقام پر جلدازجلد دعوت اجتماع دیکر انکے قیمتی مشوروں اور بہترین خیالات سے استفادہ کرکے قوم اور ملک کے سامنے ایک صحیح دستورالعمل پیش کیا جائے۔ چنانچہ توکلاً جمعیتہ المشائخ کا پہلا اجلاس 21 مئی 1949ء مطابق 22 رجب المرجب 1368ھ کو طلب کرلیا گیا ہے۔ آپ چونکہ جمعیتہ المشائخ کے اغراض ومقاصد سے دلی

marfat.com

ہمدردی رکھتے ہیں۔

اس لئے تکلیف دیجاتی ہے ۔ کہ آپ اس موقع پر ضرور ہی شامل اجلاس ہوں اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے ممتاز و مفتخر بنائیں۔

جمعیتہ المشائخ ابھی ابتدائی دور میں ہے ۔ اور کوئی مجلس استقبالیہ قائم نہیں ہوسکی اس لئے لاہور کے قیام وطعام کا انتظام اپنے اپنے ذمہ ہوگا۔

اجلاس خصوصی 21 مئی 1949ء کو صبح 9 بجے کوٹھی نواب سرسید محمد سہرشاہ نمبر 2 چمبہ لین ہاؤس گاف روڈ لاہور منعقد ہوگا۔ جہاں کہ دن کا کھانا اور شام کی چائے عزیزالقدر نواب صاحب اور اس فقیر کی طرف سے حاضر کئے جائینگے آپ پورے نو بجے ضرور کوٹھی تشریف لے آئیں۔ اور اجلاس عمومی 22-21 مئی کی درمیانی رات کو بیروں دہلی دروازہ لاہور نوبجے شام سے لیکر بارہ بجے رات تک انعقادپذیر ہوگا۔

خاص اجلاس میں سوائے ارکان جمعیتہ المشائخ یا ان حضرات کے جنہیں دعوت شرکت دی گئی ہے ۔ دوسرے لوگ شامل نہیں ہوسکیں گے ۔ اور عام جلسہ میں داخلہ پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔

ترتیب مضامین کا کام بھی اسی خاص اجلاس میں ہوگا۔ جو قراردادیں کثرت آرائے سے منظور ہونگی۔ انہیں جلسہ عام میں بھی پیش کر دیا جائے گا۔

براہ کرم اپنی تشریف آوری کی اطلاع نیز مجلس ترتیب مضامین میں جو قرارداد پیش کرنے کا ارادہ ہو۔ اس کی نقل اس فقیر کے نام معرفت نواب صاحب پتہ مندرجہ بالا پر ارسال فرمائیں۔

نیاز کیش

فقیرابوالبرکات سید محمد شاہ کان اللہ لہ

سجادہ نشین جلال پور شریف وناظم اعلی جمعیتہ المشائخ

marfat.com

ازدفتر صوبہ مسلم لیگ مغربی پنجاب لاہور
30 دسمبر 1948ء

محترمی جناب سید محمود شاہ صاحب

السلام علیکم ۔ صوبہ مسلم لیگ مغربی پنجاب کا صدر منتخب ہونیکے فوراً بعد مجھے صوبہ سے چند اضلاع میں دورہ کرنیکا موقعہ ملا۔ جیسا کہ ایسے موقعوں پر مناسب ہوتا ہے ۔ اس علاقہ کی مسلم لیگ نے جہاں میں نے دورہ کیا میرا پروگرام مرتب کرکے اس پر عملدرآمد کیا۔ مجھے افسوس ہے کہ اس دوران چند تقریبوں کے باقی ایسے اشخاص تھے جن کا سیاسی رویہ زمانہ ماضی میں جماعت مسلم لیگ کے خلاف رہا ہے ۔ جب اس امر کی طرف میری توجہ مبذول کرائی گئی۔ تو میرے لئے یہ ممکن نہ تھا۔ میں اس پروگرام میں کوئی تبدیلی کروں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے مسلم لیگ متعلقہ کی سبکی ہوتی تھی۔ اور پروگرام بنانے والوں کی پوزیشن خراب ہوتی تھی۔

آئندہ صوبہ کی جملہ مسلم لیگیوں کے عہدیداران کی ہدایت کے لئے میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں اپنے دورہ میں کسی ایسی تقریب میں حصہ لینے کے لئے تیار نہیں ہونگا جسکے بانی ایسے اشخاص یا جماعتیں ہوں۔ جن کی مسلم لیگ سے وفاداری کے متعلق زمانہ ماضی یا حال میں کوئی شبہ ہو۔

دراصل میں اس امر کو ترجیح دونگا کہ تمام تقریبیں جماعت مسلم لیگ کی ایک شاخ کی نگرانی میں کی جائیں۔ نہ کہ انفرادی حیثیت سے البتہ مسلم لیگ کے عہدیداران اپنے عہدے کی حیثیت سے کوئی تقریب کرسکتے ہیں۔

مغربی پنجاب میں مسلم لیگ عوام کی قومی جماعت اور ایک ایسی جماعت ہے ۔ جو صوبہ میں برسراقتدار وزارت کا سرچشمہ ہے ۔ اسلئے مناسب ہے کہ حکومت،

marfat.com

اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں جماعت مسلم لیگ سے ہر قسم کی امداد اور ہدایت کی توقع رکھے ۔ اس مدعا کے پورا کرنے کے لئے ۔ ارباب حکومت کے واسطے یہ اکثر ضروری ہوتا ہے ۔ کہ وہ جماعت مسلم لیگ کے نمائندوں کو مشاورتی کمیٹیوں میں شریک کار ہونیکی دعوت دیں یا مختلف مقامات کی مسلم لیگ شاخوں سے وزرا کے لئے تقریبوں اور مجلسوں کے پروگرام مرتب کرنے کے لئے استدعا کریں۔ لیکن اکثر موقعوں پر میں نے یہ دیکھا ہے ۔ کہ ارباب حکومت نے بجائے علاقہ متعلقہ کے مسلم لیگ جماعت کے صرف چند مسلم لیگیوں کی خدمات ان کی انفرادی حیثیت میں حاصل کی ہیں۔ یہ دستورالعمل کسی صورت میں بھی روا نہیں رکھا جا سکتا۔ کیونکہ اس پر جماعت کی یگانگت اور استواری میں فرق پڑتا ہے ۔ اور سخت بدعنوانیاں ہونے کا امکان ہے ۔ نیز یہ طرز عمل حکومت مسلم لیگ کے پورے تعاون اور امداد سے مستفید ہونے سے باز رکھتا ہے ۔

اس لئے میں یہ ہدایت کرتا ہوں۔ کہ آئندہ اگر حکومت مسلم لیگ جماعت سے کوئی تعاون یا امداد حاصل کرنا چاہے ۔ تو وہ محض اسی صورت میں دی جائے ۔ جبکہ استدعا جماعت مسلم لیگ متعلقہ سے یا ذمہ دارن مسلم لیگ سے بحیثیت ان کے عہدہ کے کی جائے ۔

اس فیصلہ کی پوری پوری مشتہری کی جائے ۔ تاکہ مسلم لیگ کا کوئی ممبر بوجہ لاعلمی طریق کار جماعت کے برخلاف کوئی کام نہ کر سکے ۔

آپکا مخلص

ممتاز دولتانہ صدر صوبہ پنجاب مسلم لیگ

محمد اصغر بٹ سیکرٹری سٹی مسلم لیگ گجرات

marfat.com

نحمدہ اللہ الکریم
الصلوۃ علی نبیہ الرحیم

حافظ پیر ظہور علی شاہ

حال سرگودہا۔ 17 اگست 1970ء

اخی محترم صاحبزادہ صاحب ۔ زہد مجدم

سلام علیکم۔ میں 24 جولائی سے دربار شریف سے سفر کرکے علاقہ چکوال میں آیا ہوا تھا۔ آج چکوال کے دورافتاد دیہات سے سفر کرکے جب سرگودہا پہنچا تو قبلہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے انتقال پر ملال کی اندوہناک خبر سنی۔ سن کر سخت پریشانی لاحق ہوئی۔ اہل اللہ کا قحط ہے اور ایسے پرفتن زمانے میں نقشبندیت کے ایسے آفتاب کا غروب افق طریقت وہدایت کو تاریکیوں میں ڈبو گیا۔ سلف صوفیاء کی آخری یادگار سے سرزمین پاکستان کو نہایت نازک وقت میں محروم کر دیا گیا۔ اب پرآشوب دور کے ستائے ہوئے مضطرب پریشان حال لوگ کہاں جاکر سکون قلب پائینگے لے دے ایک ہی فقیر تھا جسے نمونہ کے طور پر ہم بڑے بڑے سنگدل منکرین کے سامنے بطور حجت پیش کرسکتے تھے ۔ یہ وہ مرد درویش تھا جس کا احترام دیوبند کے نہایت زہریلے مولویان کرام کو بھی کرتے دیکھا۔ اب جو نازک ذمہ داری ہے آپ کے کندھوں پر آپڑی ہے حق تعالی جناب نبی کریم علیہ السلام کی روح پاک وجناب باباجی صاحب وحضرت امیرملت رحمتہ اللہ علیہ کے صدقے میں آپکو اس سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔ حضرت قبلہ مرحوم کے درجات بلند فرمائے ۔ آپ کو ان کا صحیح جانشین بنا دے تاکہ طریقت میں جو خلاء واقع ہو رہے ہیں ان کی تلافی کا سامان ہو۔ دعا فرماویں کہ حق تعالی مجھے جلدازجلد بالمشافہ آپ کے شریک درد ہونے کا موقع نصیب فرماوے ۔ اور حضرت کے مزار پاک کی حاضری نصیب ہو۔

برادران عالی مقام کو میری طرف سے اظہار افسوس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و محترمی جناب شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ علیہ

مزاج گرامی !

آج ہم ملکی وملی سطح پر جن سنگین مسائل سے دوچار ہیں۔ وہ اس امر کے منافی ہیں کہ ان سے عہدہ برا ہونے کے لئے قومی سطح پر غوروعوض کے کوئی متفقہ اور ٹھوس لائحہ عمل اختیار کیا جائے ۔ اور پھر اسے عملی جامعہ پہنانے کیلئے اپنی تمام اجتماعی اور انفرادی قوتوں اور وسائل کو بروئے کار لایا جائے صرف اس طرح ہم اس بہت بڑے چیلنج سے عہدہ برآ ہوسکتے ہیں جو آج ہمیں ملکی وملی سطح پر درپیش ہے ۔

اس وقت ہمیں قومی سطح پر جن سنگین مسائل کا سامنا ہے ۔ ان میں سے ایک انتہائی اہم مسئلہ کشمیر کا مسئلہ ہے ۔ حقیقت یہ ہے ۔ کہ ریاست جموں وکشمیر نظریاتی۔ تمدنی۔ جغرافیائی اور تاریخی ہر اعتبار سے پاکستان کا جزو لاینفعہ ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک آزادی کشمیر اپنے پس منظر اور نصب العین کے اعتبار سے ابتدا ہی سے تحریک پاکستان کا ایک حصہ رہی ہے ۔ پھر تقسیم برصغیر کے اصولوں کے مطابق بھی غالب مسلم اکثریت کا علاقہ ہونیکی وجہ سے ریاست جموں وکشمیر کو پاکستان کا ہی ایک حصہ ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن بھارت نے ان تمام اصولوں اور کشمیریوں عوام کی خواہش اور کوشش کے بالکل علی الرغم کشمیر کے ہندو مہاراجہ کے ساتھ ملکر ایک بین الاقوامی سازش کے ذریعہ جسکا مقصد بالآخر مسلمانان برصغیر کا مکمل استصیال کرکے ایک عظیم ہندو سامراجی حکومت کا قیام تھا ریاست کے ایک بڑے حصہ پر جابرانہ تسلط جمالیا۔ اور اب انتہائی عیاری اور پوری قوت کے ساتھ ریاست کے باقیماندہ حصہ "

marfat.com

آزاد کشمیر" کو بھی ہڑپ کرنے کیلئے بڑھ رہا ہے اور اس کیلئے صرف فوجی اور سیاسی سطح پر ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی دباؤ ڈال رہا ہے۔ اس سلسلہ میں بھارتی سامراج کی سٹریٹجی ھندوؤں کی مقدس کتاب "گیتا" کے الفاظ میں یہ معلوم ہوتی ہے کہ "جب تم اپنے دشمن کو مارنا چاہو۔ تو اسے اپنا دوست بنالو۔ پھر جب تم اسے مارنے لگو۔ تو اس سے بغلگیر ہو جاؤ۔ اور جب تم اسے مار چکو۔ تو اس کی لاش پر آنسو بہاؤ"۔

جو لوگ پاکستان کے دفاعی امور پر نظر رکھتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی آزاد کشمیر کی مخصوص جغرافیائی پوزیشن کو بھی جانتے ہیں۔ انہیں اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ آزاد کشمیر کو پاکستان کے دفاعی حصار کی حیثیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قائداعظم نے ریاست جموں و کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ کوئی بھی باعزت قوم اپنی شہ رگ کو دشمن کے قبضہ میں نہیں رہنے دیتی ہے۔ ریاست جموں و کشمیر کی یہی جغرافیائی اور دفاعی اہمیت ہے۔ جس کی وجہ سے بھارت اس کے ایک حصہ پر غاصبانہ تسلط کے بعد اب اپنی پوری قوت اور عیاری سے کام لیکر اس کے بقیہ حصہ "آزاد کشمیر" پر بھی قبضہ جمانے کے لئے کوشاں ہے۔ اور اس خطہ کے ایک ایک انچ پر تسلط جمانے اور باقی رکھنے کیلئے اپنی پوری فوجی اور سیاسی قوت کو استعمال کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ پاکستان کے اس دفاعی حصار کے ختم ہو جانیکے بعد اس کے لئے پاکستان کے مشرقی بازو کیطرح اس کے مغربی بازو پر بھی تسلط جما لیتا کچھ زیادہ مشکل نہیں رہے گا۔ اور یوں اسلامیان برصغیر کی اس آخری پناہ گاہ "مملکت خداد پاکستان" کو ختم کرنے کے بعد اس کے لئے اکھنڈ بھارت کی صورت میں ایک عظیم برھمنی ریاست کے قیام کے دیرینہ خواب کو شرمندہ تعبیر بنانا آسان ہو جائے گا۔

اس لئے ضروری ہے کہ ہم بھارت کے ان توسیع پسندانہ عزائم اور اسکی

marfat.com

مخصوص سٹریٹجی کو سمجھ کر اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے نہایت سنجیدگی سے غوروعوض کریں۔

یہاں یہ ذکر بیجا نہ ہوگا کہ بد قسمتی سے پچھلی ایک مدت سے بعض حلقوں میں " غالباً بھارتی اور دوسری عالمی سامراجی قوتوں کے پروپیگنڈہ کے باعث" یہ تاثر پایا جا رہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا پاکستان سے اور تحریک آزادی کشمیر کا تحریک پاکستان سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر اپنے پس منظر" نصب العین اور اہمیت کے اعتبار سے صرف کشمیریوں کا ہی مسئلہ نہیں بلکہ پوری ملت پاک اور اس سے بھی بڑھ کر پوری ملت اسلامیہ کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ تحریک آزادی کشمیر کے تحریک پاکستان کا ایک حصہ ہونے کی وجہ سے "مقبوضہ کشمیر کی آزادی اور پوری ریاست جموں و کشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے بغیر تحریک پاکستان کی تکمیل ناممکن ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اگر خدانخواستہ بھارت تحریک آزادی کشمیر کو کچل کر پوری ریاست جموں و کشمیر کو اپنے جارحانہ تسلط کا شکار بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو ایسی صورت میں بھی خود پاکستان کی بقا اور سالمیت خطرے میں پڑے بغیر نہیں رہ سکتی ہے۔

یہاں اس حقیقت کی طرف اشارہ بھی ضروری ہے کہ بھارت کے اصل عزائم یہ ہیں کہ اپنے گردوپیش کے مسلم ممالک پاکستان "افغانستان، ایران انڈونیشیا" وغیرہ پر قبضہ کرکے اپنے قدیم دیومالائی تصور کے مطابق دریائے جیحونی سے جکارتہ تک ایک عظیم سلطنت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اس اعتبار سے بھارتی جارحیت صرف پاکستان ہی کیلئے نہیں بلکہ پوری دنیائے اسلام کیلئے ایک زبردست چیلنج ہے۔ یوں مسئلہ کشمیر صرف کشمیریوں ہی کا نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کا مسئلہ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسئلہ کشمیر اس وقت ایک انتہائی نازک اور سنگین

marfat.com

صورتحال سے دوچار ہے گزشتہ پاک بھارت جنگ کے نتائج نے بھارتی سامراج کے حوصلوں کو اس حد تک بڑھا دیا ہے کہ وہ انتہائی عیاری اور پوری قوت سے کام لیکر ریاست جموں وکشمیر کے بقیہ حصہ "آزاد کشمیر" پر قبضہ کرکے تحریک آزادی کشمیر کو کچل دینے کی تیاری کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اگر پاکستان کو کچھ بھی مہلت مل گئی تو وہ ایک بار پھر اس کے جارحانہ عزائم کا سر کچلنے کے قابل ہو جائے گا۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ اگر ملت پاک اس سلسلہ میں اپنے موقف کو متفقہ طور پر پوری قوت ویکجہتی کے ساتھ دنیا کے سامنے رکھدے تو یہ بات بھارتی جارحیت سے عہدہ برآ ہونے کے لئے حکومت کے ہاتھ بھی مضبوط کریگی اور اس سے عالمی رائے عامہ پاک نے اپنا فرض ادا کرنے میں کوتاہی کی اور اس کے نتیجہ میں خدانخواستہ بھارت اپنے توسیع پسندانہ عزائم میں کامیاب ہوگیا تو یہ صرف تحریک آزادی کشمیر کے لئے ہی نہیں بلکہ خود پاکستان کی بقا اور سالمیت کے لئے بھی انتہائی خطرناک ثابت ہوگا۔ اور تاریخ ہماری اس کوتاہی کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔

یہی احساس ہے جس کی وجہ سے آزادحکومت ریاست جموں وکشمیر نے جو تحریک آزادی کشمیر کی نمائندہ حکومت ہونے کی وجہ سے ایک نظریاتی حکومت ہے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کی تازہ ترین صورتحال پر قومی سطح پر غوروخوض کرنے کی غرض سے آزادکشمیر میں ایک آل پاکستان کمشیر کانفرنس منعقد کی جائے اور اس میں آزاد کشمیر اور پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے زعماء "ممتاز علمائے کرام اور ماہرین قانون" طالبعلم راہماؤں، صحافیوں، دانشوروں اور مزدور لیڈروں کو دعوت شرکت دی جائے۔

یہاں یہ گذارش کرنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ ہم اس بات کو علی وجہ البصیرت سمجھتے ہیں۔ کہ اب جہاں پاکستان کی بقاوسالمیت کا دارومدار بڑی حد تک مقبوضہ

marfat.com

کشمیر کی آزاری اور پوری ریاست جموں و کشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق پر ہے ۔ وہاں تحریک آزادی کشمیر کی تکمیل کا تمام تر انحصار بھی پاکستان کی سالمیت اور استحکام پر ہے ۔ اس لئے ہم اس بات کو پوری طرح سمجھتے ہیں کہ تحریک آزادی کشمیر کی تکمیل کے ساتھ ساتھ پاکستان کی بقاء وسالمیت کے سلسلہ میں بھی ہم کشمیری مسلمانوں پر انتہائی گرانبار ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جو ہمیں بہرصورت ادا کرنا ہوگی۔ اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مجوزہ آل پاکستان کشمیر کانفرنس اس راہ میں ایک اہم قدم ہے ۔

ہماری خواہش ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے سلسلہ میں قومی سطح پر غوروعوض کرنے کے بعد اس مسئلہ کو بین الاسلامی اور بین الاقوامی سطح پر بھی اٹھایا جائے ۔ چنانچہ ہماری کوشش ہے کہ مجوزہ آل پاکستان کشمیر کانفرنس کے انعقاد کے بعد مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں ایک بین الاسلامی اور پھر اس کے بعد ایک بین الاقوامی کانفرنس بھی منعقد کی جائے لیکن ظاہر بات ہے کہ اس سلسلہ میں ابتدائیہ ضروری ہے کہ مسئلہ کشمیر پر قومی سطح پر کوئی ٹھوس کاروائی کرلی جائے ۔ اور پھر اس کی روشنی میں مجوزہ بین الاسلامی اور بین الاقوامی کانفرنسوں کے انعقاد کیلئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

مجھے یقین ہے کہ آپ مجوزہ آل پاکستان کشمیر کانفرنس کو کامیاب بنا کر اپنے دینی وملی فریضہ کی ادائیگی فرماتے ہوئے عنداللہ ماجوز ہونگے ۔

والسلام

مخلص

(سردار عبدالقیوم خان)

صدر آزاد حکومت آل پاکستان جموں و کشمیر

marfat.com

باسمہ تعالی

از ستا

21 نومبر 1978ء

مکرمی و محترمی جناب علامہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

21 نومبر 1978ء کے نوائے وقت میں آپ کا ایمان افروز بیان پڑھا تو دل خوشی سے اچھلنے لگا۔ ہم تو نورانی صاحب اور نیازی صاحب کے اس بیان پر کہ فتاوی عالمگیری کو نافذ کیا جائے نہایت متعجب ہوئے تھے اور بار بار خیال گذرتا تھا کہ ہمارے لیڈر کیسی گھٹیا قسم کی باتیں کر رہے ہیں کہ وہ صرف فتاوی عالمگیری کو ہی عین اسلام سمجھنے لگے ہیں اور فرقہ پرستی کا بھوت ان کے سر پر ایسا سوار ہے کہ وہ نظام مصطفی سے انحراف کئے جا رہے ہیں ان کٹ ملاؤں کو اس خماری میں یہ بھی یاد نہ رہا کہ عوام کی قربانیاں نظام مصطفی کے نفاذ کیلئے تھیں نہ کہ نورانی میاں کے فتاوی عالمگیری کیلئے۔ ہم آپ کی جسارت اور فراخدلی پر آپ کو مبارکباد پیش کرنا اپنا دینی فرض سمجھتے ہیں خدا آپ کے خلوص کو بڑھائے اور بے باکی کے جوہر بے پایاں سے نوازے۔ آمین

آپ کا مخلص

محمد سعید، ایم اے ہسٹری

ستا، ضلع قصور

==

یہ چند مکتوبات تحریر کر دیئے ہیں۔ ان کے علاوہ لاتعداد خطوط جو پاکستان کی مختلف خانقاہوں سے تحریر ہوئے۔ ان کو تحریر کرنے سے طولت کا ڈر ہے۔ اس لئے انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ قارئین اندازہ فرمالیں کہ حضرت صاحبزادہ رحمتہ اللہ علیہ کی کیا قدر اور مقام تھا۔

marfat.com

حضرت مجاہد ملت رحمتہ اللہ علیہ جہاں دینی کاموں میں سرگرداں نظر آتے ہیں۔
اسی انہماک سے ملی جذبہ سے بھی سرشار تھے۔ اس سلسلہ میں آپ گجرات کی
بلدیہ اور ضلع کونسل میں سکولوں کی پرچیز کمیٹی کے ممبر بھی رہے۔
ملاحظہ چند اقتباسات جو آپ کے نام جاری کئے گئے۔

=

علاوہ ازیں سرکاری اہلکار آپ کو ایک بہت بڑا لیڈر مانتے تھے۔ اکثر سرکاری طور
پر آپ کی تقاریر مختلف موضوعات پر ریڈیو پاکستان اور ٹیلی ویژن پر نشر ہوتی
تھیں۔ اس سلسلہ میں آپ کا دعوت نامہ ملاحظہ ہو۔

marfat.com

25 SEP. 19

از درگاہ شاہ جماعت علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ

بخدمت برادرم محترم سلمہ السلام علیکم۔ گرامی نامہ موصول ہوا۔

آپکی اس ہمدردی والفت و تلقین صبر پر بیحد قلبی و دلی شکریہ۔

دعا فرمائیں کہ مولائے حقیقی توفیق صبر عطا فرمائیں۔

آمین ثم آمین۔

محتاج دعا

نجم زہرا نقوی حسین جماعتی علی پوری عفی عنہ۔

حضرت مسئلہ عالم اہلی فوت رحمۃ اللہ علیہ کا غم میرے لئے اتنا ہی برا ہے جتنا کہ آپ کے لئے ہوگا۔ آپ کے اس دکھ میں برابر کی شریک ہوں۔ آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے بہت عرصہ ہو گیا ہے۔ اگر موقعہ ملا تو ضرور حاضر ہوں گی۔

پرچہ بیاض سفینہ محمد اعلیٰ رضوی دارے موجود ہے اگر آپ کو اعلیٰ ہو۔

سرکلر نہ ملنے کی شکایت ہے کہ مستقل پتہ نہ بھیجا ہے۔ اگلی قسط شاید دیر سے ملے۔ اگر ضرورت ہو تو لکھ دیں۔

marfat.com

marfat.com

marfat.com

marfat.com

حافظ ظہور حسین صاحب ویرائچ

بڈھیال

تحصیل چکوال ضلع جہلم

۱۳ جون

اخی محترم سلمہٗ

السلام علیکم - امید ہے آپ بخیر ہونگے -

راقم ایک ماتحت کے سلسلہ میں یہاں آیا ہے - سید ضیاء الدین علی حسین شاہ صاحب ساکن محمدی پور مدینہ حال ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس جہلم کیلئے مجھے ایک سفارشی چٹھی بھیجی ہے ایک نہایت مخلص خاندانی عزیز و رہبر سالہا سے مگر سے دور و دراز مقام پر مدرس متعین ہے - اسکا تبادلہ گھر کے قرب نہایت ضروری ہے - نیز اس چٹھی کے علاوہ آپ جب جہلم کسی دورہ پر تشریف لائیں تو بذریعہ خط مجھے مطلع فرمائیں اور میرے عزیز کو دیکھیں تو اس عزیز کو دیکھ لیں طلب فرمائیں اور تبادلہ فوری کام کرادیں - اگر چٹھی ہی عمل ہو سکتا ہو تو اسی پر اکتفا فرمادیں - چٹھی میں صرف میرا تعارف و سفارش کر بھیجیں میں معاملہ کو خود کنٹرول کرلونگا - امید ہے آپ سوال ہی تشریف لے جانے پر واپسی جواب یہیں بڈھیال کے پتہ پر مفصل جو بالا امر کے متعلق تفصیلاً مطلع فرمائیں - عمر زان کو دراز شاہ صاحب کہ ہمیں سلام دلبند دعا -

marfat.com

پنجاب مسلم لیگ

مکرمی - السلام علیکم

پنجاب مسلم لیگ کونسل کا ایک اہم اجلاس بتاریخ ۱۷اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار بوقت دس بجے دن - بمقام " زرافشاں " 17 کونیز روڈ پر منعقد ہو گا ایجنڈا حسب ذیل ہے :-

(1) تلاوت قرآن پاک
(2) تعزیتی قرارداد
(3) قائمقام صدر اور نائب صدر کا انتخاب
(4) خان اعظم خان عبدالقیوم خان کی مذموم نظر بندی سے پیدا شدہ صورت حال کا جائیزہ —— اور اس سلسلہ میں مناسب اقدامات پر غور -
(5) ملک کی سیاسی صورت حال پر غور و خوض
(6) مسلم لیگ کو فعال اور موثر بنانے کیلئے تعمیری اور تنظیمی اقدامات اختیار کرنے پر غور -
(7) دیگر امور بہ اجازت صاحب صدر

مارشل لا کے ناگزیر نتائج مابعد کی وجہ سے اور وزارتی گروہ کی مذموم سیاسی سرگرمیوں کی بدولت جو افسوس ناک حالات ملک میں پیدا ہو چکے ہیں وہ ہر بہی خواہ ملک و ملت کیلئے پریشان کن ہیں -
ان حالات میں ملکی و ملی سالمیت اور بقا کیلئے جو فرائض مسلم لیگ پر بحیثیت خالق پاکستان عائید ہوتے ہیں ان سے عہدہ برا ہونے کیلئے آپکی شرکت اس اجلاس میں بے حد ضروری ہے -

شیخ عنائت اللہ
جنرل سکرٹری
پنجاب مسلم لیگ
مسکن میدان روڈ
فون 25122

بخدمت صاحبزادہ سید فخر شاہ - مسجد حاجی ہیں -
سبی بلوچستان

برادرم شاہ صاحب تلاوت قرآن پاک حسب سابق آپ ہی فرمائیں گے -

تازہ فوجی ڈکٹیٹر [illegible] - کابینہ کا بازو ان قلعہ پابند [illegible] والے [illegible]

marfat.com

از طرف جنوب شاه حافظ الله الرحمة
علی کلیه سیدون صنیع سیاه کوت

برادرم محترم سلام - سلامی علیک

12.6.61

بعد از حمد کل و نعت رسول مقبول صلی الله علیه وسلم عرض خدمت گرامی دعا و تحفه علی الدوام شرف
که تحفه هر ملک ز دیار تفکر کوشکین و درجت ما تحفه مرحمت فرمائی - نیت تا کیه مزه ہے -

مستحق دعا
فقیر فرزند حسین حاجی علی لودی غفار الله عنه

سعادتمند بیت مشرف و منور فرمانبردار عرض خدمت ہے - الحمد لله صحبه آپکی
آپکی خیر - حال قبله ما عجب نیست دعا گو مخلص و عزیز دار الحمد ہے - از راه کرم و عنایت تکلیف فرمائی
مرسله کسی نوع عجب نکرین - هر آنکه خدمت لیکر اپنے دعا سے یاد
فرمائی کسی چیز کی ضرورت شد و حکم فرمائی - سنت نکرین - فقیر دعا میں
کرتا رہتا ہے - آپکی اطلاع کے واسطے عرض کی ہے - مشکوت و تحفه ہمیشه یکطرفه مائل ہے
مائل - هر وقت حکم فرمائی - بجان کردیه بر بسر و دیده -

تابع دری فقیر حسین عفی عنه

marfat.com

ضلع... گجرات... **ٹکٹ داخلہ**

نمبر شمار... نمبر...

اجلاس کونسل صوبہ مسلم لیگ پنجاب

نام رکن ... صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب

مقام اجلاس ... دفتر صوبہ مسلم لیگ

تاریخ و وقت اجلاس ... ۵ بجے

چیف سیکرٹری

صوبہ مسلم لیگ پنجاب

مسلم لیگ کنونشن کانفرنس

بتاریخ ۱۱-۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۵۰

بمقام راولپنڈی

ٹکٹ رکنیت استقبالیہ کمیٹی

-/۱۵ روپئے

نمبر 82 دستخط

marfat.com

جناب محمود شاہ گجراتی صاحب السلام علیکم۔ ⑥

ختم نبوت زندہ باد

آل پارٹیز مسلم کنونیشن

۱۳ جولائی ۱۹۵۲

برکت علی ہال بیرون موچی دروازہ

لاہور

(4)

PHONE : 383

ADDITIONAL DISTRICT MAGISTRATE'S
COURT GUJRAT.

—

To

Syed Mahmud Shah Sahib,
Khatib Masjid Eedgah
Gujrat.

Memorandum No: 313-Cir Dated 5.3.1963

Subject:- PAKISTAN DAY- 23.3.1963.

In order to chalk out a programme for Pakistan-day celebrations on 23.3.63, a meeting will be held in the town-hall Gujrat at 4 P.M. on 11.3.63. Kindly attend the meeting punctually.

Additional District Magistrate
Gujrat.

marfat.com

CHIEF MINISTER PUNJAB

Lahore.

30th April, 1952.

Dear Sir,

I am desired to inform you that you can see the Hon'ble Chief Minister on the 5th of May, 1952 at 8.5 A.M. in his office in the Punjab Legislative Assembly.

Yours truly,

Bashir Ahmad
for PS to HCM

Sahibzada Mahmud Shah Sahib,
c/o of City Muslim League,
Gujrat.

marfat.com

MEMBER OF PURCHASING COMMITTEE
DISTT. COUNCIL, GUJRAT.

No. 82 in

Dated: 22-3-1962

From:

The Secretary,
District Council,
Gujrat.

To

Pir Syed Mahmood Shah Sb

Sir.

I have honour to say that quotations for the preparation of three big gates for horse and cattle fair, gujrat, were invited by the Distt. Engineer. The Chairman has required that before giving the work to the contractor offering lowest quotation, the case should be scrutinized by the purchase committee by the 24th instant so that the work could be got completed immediately. You are , therefore, requested to kindly attend the office on 24.3.62 at 10 a.m. for the purpose.

I have etc.,

Secretary
District Council, Gujrat.
22/3/62

marfat.com

جناب صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی صاحب مفاد عامہ کمیٹی گجرات کے ممبر بھی تھے۔

جناب سید محمود شاہ گجراتی

ایجنڈا برائے مفاد عامہ کمیٹی

۱۔ دیہات میں چینی کی مناسب تقسیم کے لئے عملی تجاویز پر غور کر کے محکمہ متعلقہ کو ہدایات جاری کرنا۔

۲۔ سول اور پولیس کے ماتحت عملہ کے بعض افراد جن کا عوام کے ساتھ روزمرہ کا تعلق ہے کی استحقاقی کاروائیوں اور تشددانہ سلوک کی روک تھام کے لئے موثر اقدام تجویز کرنا تاکہ عوام کے جذبہ آزادی اور احساس خودی کو نشوونما ہو اور قومی حکومت کی افادی حیثیت نمایاں ہو۔

حکیم سردار خان

سیکرٹری مفاد عامہ کمیٹی

No. 1544 / Cir/So, dated: 10/10/51

1. Copy forwarded to all Members for information.

2. They will please attend the meeting on the 15th October 1951 at 9.a.m. in the D.C.'s court room.

Secretary

Mudaid-i-Ama Committee Meeting

GUJRAT.

marfat.com

To,

1. Distt. Engineer, Gujrat.
2. Ch. Ghulam Rasul Member D.C., Gujrat.
3. Syed Mahmood Shah Member D.C., Gujrat.
4. Mian Fateh Mohammad Member D.C., Gujrat.

Memo No.: 881-84/sc

Dated: 10-2-62

Subject: **INSPECTION OF SCIENCE APPARATUS ETC.**

The following articles supplied by the different firms may be inspected by distt. council gujrat's inspection committee at 11 a.m. on 15.2.62.

Kindly make it convenient for yourself to attend this office on the above cited date for the inspection of science apparatus etc.,:-

1. Science apparatus = 16 sets
2. Registers
3. Forms

Distt. Inspector of School,
Gujrat.

marfat.com

In connection with the celebration of

WORLD HEALTH WEEK

Administrator, Municipal Committee, Gujrat.

requests the pleasure of

Mr. Syed Mahmood shah 's company

on Saturday, 1/12/73 at 2:15 p.m.

in Municipal office, Gujrat.

PROGRAMME

1. Speeches	2:30 p.m.
2. Tea	3:30 p.m.

R.S.V.P.:-

Ch. Shehbaz Abbas
Municipal Engineer,
Municipal Committee,
Gujrat.
Tel: 3322

marfat.com

From:

CHIEF MINISTER, PUNJAB.

Lahore. 30th April, 1952.

Dear Sir,

I am desired to inform you that you can see the Honourable Chief Minister on the 5th of May, 1952 at 8:50 a.m. in his office in the Punjab Legislative Assembly.

Yours Truly,

for PS to HCM

Sahibzada Mahmood Shah Sahib,
C/o City Muslim League,
Gujrat.

marfat.com

صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب گجراتی کا ایک اور انٹرویو

ہفت روز تعمیر نو گجرات کے سالنامہ نمبر 1968 میں شائع ہوا۔

ہفت روزہ تعمیر نو گجرات کے سالانہ نمبر کے لئے مجھے سید محمود شاہ صاحب سے انٹرویو کیلئے کہا گیا۔ دل میں بہت خوشی ہوئی کہ چلو ایک عرصہ سے چند سوالات ذہن میں تھے انکی وضاحت کے لئے صاحبزادہ صاحب جیسے نڈر اور بے باک عالم دین نہایت مناسب اور موزوں رہیں گے ۔ اس سلسلے میں جو پہلا سوال میں نے پوچھا ۔ وہ یہ تھا۔

سوال ۔ صاحبزادہ صاحب ! اہل اقتدار کی طرف سے اکثر علماء کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا سروکار تبلیغ اور مسجد کے امور سے رکھیں لوگوں کو نماز روزے کے مسائل بتایا کریں خواہ مخواہ سیاست کے پھٹے میں ٹانگ نہ اڑایا کریں آپ کے نزدیک اس مشورے کی حقیقت کیا ہے ؟

جواب : اس پہلے ہی سوال پر صاحبزادہ صاحب کی آواز میں جلالی رنگ پیدا ہوا اور فوراً بولے ۔ میرے بھائی! مشورہ دینے والے اول تو منافق ہیں اور دوم اسلام سے بے بہرہ ہیں۔ انہیں اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اپنے اس جواب کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اقتدار سے وابستہ لوگ ان علماء کو جو حکومت کی غلط پالیسیوں اور غیر اسلامی باتوں پر تنقید کرتے ہیں ان کو یہ مشہور دیتے ہیں کہ وہ سیاست میں حصہ نہ لیں۔ لیکن وہ نام نہاد پیر ابن الوقت عالم جو گلی گلی اہل اقتدار کی قصیدہ خوانی کرتے پھرتے ہیں اور دفعہ 144 کی پابندیوں کے دوران بھی انہیں جلسوں کی اجازت مل جاتی ہے ۔ ان کے لئے حکومت کے پاس کوئی مشورہ نہیں۔ انہیں کیوں نہیں کہا جاتا کہ

marfat.com

میاں تم عالم دین ہو جاؤ جا کر دین کی تبلیغ کرو۔ میں نے عرض کی حضور اس بات کی مجھے سمجھ آگئی ہے ۔ اب جواب کے دوسرے حصے کی وضاحت فرما دیں۔ آپ نے فرمایا " کامل صاحب! بات بالکل سیدھی اور واضح ہے کہ یہ عقل کے اندھے اسلام کو بھی مغربی سیاست سے ملا دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اسلام بس چند عبادات کے مجموعے کا نام ہے ۔ حالانکہ اگر کوئی شخص اسلام سے براہ راست واقفیت ہی نہ رکھتا ہو لیکن اس نے صرف تاریخ کا مطالعہ ہی کیا ہو تو وہ بھی جان سکتا ہے کہ خود ہادی اسلام ﷺ مسجد میں وعظ بھی فرماتے تھے ۔ جماعت کی امامت بھی فرماتے تھے ۔ میدان جنگ میں فوجوں کی کمانڈ بھی فرماتے تھے ۔ اور آپ نے مدینہ کے آس پاس بسنے والے غیر مسلم قبائل سے جنگ اور صلح کے خالص سیاسی نوعیت کے معاہدے بھی کر رکھے تھے ۔ اس کے ساتھ ہی معاشرے میں سود پر مبنی اقتصادی نظام کو باطل قرار دیا اور اس کی جگہ خالص دینی نظام اقتصادیات زکواۃ اور دیگر صدقات نافذ کیا خلفائے راشدین نے بھی آپ ﷺ کے اسوہ کامل پر عمل کیا ۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے ۔

ان اللہ یامرکم ان تودو الامنت الی اھلھا

ترجمہ : تم امانت (اور ذمہ داری) کے منصب اہل لوگوں کے سپرد کردو "

اب دیکھئے جب ایک طرف یہ خدا کا واضح حکم موجود ہے اور دوسری طرف ذمہ داری کے منصب پر فائز لوگ خلاف اسلام باتوں کو ہوا دیں اور دین کے معاملات میں اپنی مرضی کے مطابق ترجیحات کرنے کی کوشش کریں تو ایک عالم دین کے لئے خاموش رہنا بہت مشکل ہے۔

سوال : شاہ صاحب ! یہ علمائے حق اور علماء سو میں کیا فرق ہے ؟ اور اس

marfat.com

زمانے میں کوئی علماء سو کے زمرے میں آتے ہیں اور کون علماء حق ؟

جواب : بھئی ! اس سوال کا جواب اصولی طور پر تو میں پہلے سوال کے جواب میں دے چکا ہوں لیکن وضاحت کے لئے دیتا ہوں بات در اصل یہ ہے وہ علماء جو دنیا کمانے کے لئے دین کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ اور حکمرانوں کو خوش کرنے کے لئے ان کے ہر غلط قدم کی بھی کوئی نہ کوئی الٹی سیدھی تاویل کرنے کی مذموم کوشش کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ اور اس خدمت کے صلہ میں دنیا کا مال اور فائدے حاصل کرتے رہتے ہیں۔ یہی لوگ علمائے سو کہلاتے ہیں۔ اور جو علماء دین کتاب و سنت کی حرمت کا پاس رکھتے ہوئے حاکموں کے ہر فعل کو کتاب و سنت کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ اور غلط بات کو اعلانیہ غلط کہہ دیتے ہیں اور انہیں وقت کی نزاکت اور حکمرانوں کا جبر سچی بات کہنے سے نہیں روک سکتا وہ علماء حق ہوتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ اب ہر شخص بخوبی دیکھ سکتا ہے کہ آج کے دور میں کون عالم کس راہ پر چل رہا ہے۔

سوال : شاہ صاحب ! کچھ عرصہ سے بعض حلقوں میں اسلامی سوشلزم کا نعرہ بلند ہو رہا ہے۔ اور لوگ اس میں دلچسپی بھی لے رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے ؟

جواب : بھئی ! اصل بات یہ ہے کہ اسلامی سوشلزم کی ترکیب ہی غلط ہے۔ اسلام ایک مکمل نظام ہے۔ اسکے ساتھ کسی "ازم" کی دم لگانے کی ضرورت نہیں ہے اور جہاں تک سوشلزم کا تعلق ہے۔ یہ بے خدا قوموں اور ملکوں کا نظام ہے۔ جسے ہمارے بعض عرب بھائیوں نے اپنا کر دیکھ لیا ہے۔ اور اسکے نتائج بھی دنیا کے سامنے آچکے ہیں۔ باقی رہی بات کہ ہمارے لوگوں

marfat.com

کی دلچسپی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جب معاش کا مسئلہ مستقل پریشانی کا باعث ہو سیاسی طور پر وقت میں گھٹن طاری ہو اور منزل کی طرف جانے والے ے راستوں پر گرد و غبار کی تہہ جم چکی ہو۔ تو ایسے حالات میں جو بھی نئی آواز بلند ہوگی لوگوں کا اس طرح متوجہ ہونا ایک قدرتی بات ہے ۔ لیکن یہ بات میں آپ کو بتادوں کہ ہمیں صرف اسلامی نظام کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ کسی " ازم" کی ملاوٹ کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

انٹرویو کافی لمبا ہوتا جا رہا تھا اس لئے میں نے آخر میں دو سوالوں کو ملا کر صاحبزادہ صاحب سے پوچھا۔

سوال : آئندہ 1970ء کے انتخابات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ۔ خصوصاً مشرقی اور مغربی پاکستان کے اتحاد اور یک جہتی کو مضبوط کرنے کیلئے کیا ہونا چاہیے ؟

جواب : صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آئندہ انتخابات براہ راست عوام کے ووٹوں سے ہونے چاہیں کیونکہ یہی واحد ذریعہ ہے جس سے غلط فہمیاں دور ہو سکتی ہیں۔ اور دوسری بات یہ بھی پیش نظر ہونی چاہیے ۔ کہ گزشتہ دس برس سے مسلسل مغربی پاکستان کا ایک فرد واحد صدارت کے عہدے پر فائز رہا ہے ۔ اس لئے آئندہ صدر اگر مشرقی پاکستان سے منتخب کیا جائے تو قومی یک جہتی اور ملی اتحاد کے فروغ کے سلسلے میں عدیم المثال کامیابی حاصل ہوگی۔۔ اب وقت کافی گزر چکا تھا اس لئے میں نے اپنے کاغذ سمیٹنے شروع کر دیئے تاہم اٹھتے اٹھتے میں نے آخری ایک اور سوال پوچھ گیا۔

سوال : شاہ صاحب ! علمائے دین کے اتحاد کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کیا علماء کا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا ممکن ہے ؟

marfat.com

جواب : شاہ صاحب نے فوراً جواب دیا کہ علماء کے اتحاد کا مسئلہ بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے اور یہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے اگر دین پسند طبقہ سر جوڑ کر ایک جگہ نہ بیٹھا تو لا دیدینیت کے سیلاب کا مقابلہ ممکن نہیں ہوگا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ مشترکہ مقاصد کے حصول کے لئے علماء کا اتحاد اس وقت نہایت ناگزیر ہے اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جسے نا ممکنات میں سے سمجھا جائے ۔ کیونکہ ابھی چند برس پہلے تحریک ختم نبوت میں علماء کا اتحاد معرض وجود میں آگیا تھا۔

====

"تعمیر نو" گجرات سے اقتباس

صاحبزادہ پیر سید محمود شاہ گجراتی۔ گجرات کے مشہور زمانہ ۔ عارف کامل۔ عالم با عمل اور بزرگ درویش حضرت پیر سید ولایت شاہ رحمتہ اللہ علیہ نقشبندی ۔ جماعتی کے فرزند اکبر تھے ۔ حضرت شاہ صاحب مد ظلہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ جن کی ساری زندگی اس علاقے میں اشاعت قرآن اور دین متین کی شمع فروزاں ، روشن رکھنے میں گزری۔ ان کی زبان فیض ترجمان سے ہزاروں حفاظ قرآن نے کسب فیض اور سوز دروں کیا ۔ آپ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کے عالیہ سلسلہ نقشبندیہ سے منسلک اور حضرت خواجہ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ خاص تھے حضرت شاہ صاحبؒ کے سینے میں اللہ تعالی نے بلا کا درد اور گلے میں انتہا کا سوز ودیعت فرمایا تھا۔ آپ کے مواعظ حسنہ کا انداز اتنا موثر اور دلنشیں ہوتا تھا کہ قرآن پاک کا ایک ایک لفظ سامع کے دل میں جذب ہوتا جاتا تھا۔ مدیر "تعمیر نو" کے والد بزرگوار سے قبلہ شاہ صاحب کے لئے انتہا

marfat.com

قلبی اور ذاتی تعلقات تھے ۔ چونکہ محدث علی پوری سے گہرے تعلقات تھے ۔ حضرت پیر سید ولایت صاحب کی زیر نگرانی ایک عرصہ سے مسجد پیر بخش جناح روڈ گجرات ایک دارالعلوم قائم ہے ۔ جو آج بھی صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ صاحب گجراتی کی زیر نگرانی دین حقہ کی شمع فروزاں کئے ہوئے ہے ۔ اس سے ہر سال کافی تعداد میں علمائے دین اور حفاظ قرآن کی ایک جماعت تکمیل علوم اسلامیہ کے بعد فارغ ہوتی ہے ۔ اس جامع شاہ ولایتؒ میں قبلہ شیخ الحدیث حضرت پیر سید احمد شاہ صاحب المعروف قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے صدر مدرس کی حیثیت سے کافی عرصہ دین اسلامیہ کی اشاعت کا کام کیا ۔ یہاں کے فارغ التحصیل علماء کرام ملک کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور آج بھی دین متین کی تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ ایک دلیر ، نڈر ، اسلامی شخصیت کا زندہ پیکر تھے ۔ تحریک پاکستان کے ابتدائی دور سے لے کر آخر دم تک قوم و ملک کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہے ۔ اس راہ پر ان کے قدم کبھی جادہ حق سے نہیں لڑ کھڑائے وہ اپنے موقف پر ہمیشہ چٹان بن کر ڈٹے رہے ۔ قید و بند کی صعوبتیں اور مخالفین کی الزام تراشیاں ان کو کسی مرحلہ پر بھی مرعوب نہ کر سکیں۔ مجاہد ملت کے گلے میں قدرت نے بلا کا سوز اور سینے میں بے پناہ ایمانی تڑپ موجزن کر دی تھی یہ خاصہ ان کو ورثے میں عطا ہوا۔ وہ بڑے بڑے عوامی جلسوں میں اپنے زور بیان کی دھاک بٹھا چکے ہیں۔ سیاست میں ابتداء سے جس راہ کے مسافر بنے تادم آخیر اسی ڈگر پر قائم رہے ۔ اگرچہ پچھلے چند سالوں سے دوستوں کی سرد مہری اور بیوفائی ان کی نظروں کے سامنے ہے ۔ سیاست کے پردے میں گندی اور اوچھی منافقت کا رول ان کے لئے

marfat.com

سوہان روح بن چکا ہے ۔ تاہم مجاہد ملت اب بھی ماشا اللہ ضلعی سیاست کے اس منافقانہ ماحول میں حق و صداقت کی ایک زندہ جاوید مثال ہیں ۔ اسلامی فکر و تہذیب کا فروغ اور اس کے احیاء کی جدوجہد ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ ان دنوں وہ جمعیتہ العلماء مغربی پاکستان کے صدر اور دین حق کے شعلہ نوا خطیب ہیں اور اپنے عظیم باپ کے زیر سایہ اعلائے کلمتہ الحق کا پرچم بلند کئے ہوئے ہیں۔ =====

جامع مسجد حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحب محلہ علی پورہ میں مسجد کی توسیع کے بارے میں

مجاہد ملت کی ولی کامل باپ حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحب اور برادر حافظ سید عبدالحمید شاہ صاحب کے ساتھ ایک

یادگار تصویر

marfat.com

Chept2-3

ذوالفقار علی بھٹو، مولانا مودودی سے بہتر مسلمان ہیں

"صاحبزادہ سید محمود شاہ"

چین پاکستان کا دوست ہے اس کیخلاف کوئی سازش برداشت نہیں کی جائیگی

(روزنامہ مساوات ۱۷ ستمبر ۱۹۷۰ء)

گجرات ۱۶ ستمبر (نامہ نگار) متحدہ دینی محاذ کے جنرل سیکرٹری صاحبزادہ سید محمود شاہ نے کہا ہے کہ وہ پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو امیر جماعت اسلامی مولانا مودودی سے .بہتر مسلمان سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ انبیاء اکرام علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کے مرتکب نہیں ہوتے۔ چوہدری محمد سرور جوڑا نے جلسہ کی صدارت کی۔ صاحبزادہ سید محمود شاہ نے لاہور کے ایک "اسلام پسند" اخبار کی اس خبر کو غلط قرار دیا انہوں نے حال ہی میں اپنے والد پیر سید ولایت شاہ کے سوئم شریف پر مسٹر بھٹو اور پیپلز پارٹی کی حمایت سے دستبردار ہونے کا اعلان کیا ہے۔ شاہ صاحب نے کہا میں بارہا اعلان کر چکا ہوں کہ جو لوگ اسلامی سوشلزم کی اصطلاع اسلامی مساوات کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں اور کلمہ گو ہیں میں انہیں مسلمان سمجھتا ہوں اور ۳۱۳ مولویوں کے فتویٰ کو غلط سمجھتا ہوں۔ انہوں نے کہا ۱۹۶۵ء کی جنگ کے درمیان جب ایس ایم ظفر اقوام متحدہ میں ناکام ہو گئے تو مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے سلامتی کونسل میں جا کر کشمیر کی آزادی کے لئے بھارت سے ایک ہزار سال تک لڑنے کے عزم کا اظہار کیا تھا ایسا اعلان وہی شخص کر سکتا ہے جس کی رگوں میں مسلمان خون دوڑ رہا ہو۔ شاہ صاحب نے کہا بھٹو مخلص اور قابل وزیر خارجہ تھے انہوں نے ہماری خارجہ پالیسی کو آزاد بنایا اور پاکستان کا وقار بلند کیا۔

marfat.com

سید محمود شاہ نے کہا آج پاکستان اور چین کی دوستی ختم کرنے کی سازش کی جارہی ہے اور بھارت وپاکستان کی کنفیڈریشن بنا کر اسے چین کے خلاف کھڑا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مگر ہم یہ کوشش کامیاب نہ ہونے دیں گے اور چین کیخلاف جو ہمارا بہترین دوست ہے کوئی سازش برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا پاکستان اسلام کے نام پر قائم کیا گیا تھا اور انشاء اللہ یہاں اسلامی نظام ہی رائج کیا جائے گا اور مسٹر بھٹو مجھ سے کہہ چکے ہیں کہ وہ ملک میں قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون بننے نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا اگرچہ میں پیپلز پارٹی کا رکن نہیں بلکہ جمعیت علمائے پاکستان اور جمعیت فدایان اسلام سے وابستہ ہوں۔ مگر مودودی ازم کے خلاف ہم مشترکہ محاذ بنا سکتے ہیں۔ شاہ صاحب نے کہا جب تحریک پاکستان شروع ہوئی تو مولانا مودودی نے مسلم لیگ میں شامل ہونے کی بجائے اپنی علیحدہ جماعت بنائی اور قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ اور تحریک پاکستان کی مخالفت کی مگر جب پاکستان بن گیا تو وہ پناہ ڈھونڈنے اس مملکت خداداد میں آ گئے اور کشمیر کے جہاد کو حرام قرار دیا۔ آج وہ خود کو نظریہ پاکستان کا محافظ ظاہر کرتے ہیں مگر کوئی ان کی بات پر اعتبار کرنے کو تیار نہیں۔ جلسے سے پروفیسر جاوید اکرم شیخ۔ مسٹر مسعود سرور راٹھور۔ چودھری نادر خان جوڑا ایڈووکیٹ۔ چودھری محمد سرور جوڑا اور منشی لطیف نے بھی خطاب کیا۔

==

مفتی محمود۔ این ڈی پی اب تک کانگریس کے حامی ہیں، محمود شاہ گجراتی (روزنامہ "جنگ" کراچی ۱۱ دسمبر ۱۹۷۷ء)

ہمیں اپنے کوٹے کے مطابق ٹکٹ نہ ملے تو قومی اتحاد سے وابستگی پر غور کرنا پڑے گا

marfat.com

لاہور ۹ دسمبر (پ پ ا) جمعیت علماء پاکستان کے سینئر نائب صدر علامہ سید محمود شاہ گجراتی نے متنبہ کیا ہے کہ اگر جمعیت کو آئندہ اس کے حصے کے مطابق ٹکٹوں کا کوٹہ نہ دیا گیا تو وہ قومی اتحاد سے اپنی وابستگی پر غور کرنے پر مجبور ہوگی۔ وہ آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ قومی اتحاد عوام کی توقعات پر پورا نہیں اتر سکا جس کی وجہ سے اس کے رہنماؤں کے قول و فعل کا تضاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقاصد سے انحراف کی وجہ سے قومی اتحاد کے رہنماؤں نے عوام کو مطمئن نہیں کیا ہے۔ اور اسی وجہ سے اتنی بڑی عوامی تحریک غیر مؤثر ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت نے قومی اتحاد کے سربراہ اور این ڈی پی کے رہنماؤں کے ساتھ عوام سے بہتر مفاد اور اس یقین دہانی پر کہ وہ ملک میں نظام مصطفے کے نفاذ کے لئے جدو جہد کریں گے تعاون کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت میں یہ لوگ اب تک کانگریس کے سرپرست ہیں۔ اور قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود نے قومی اتحاد کے اجلاس میں کہا تھا کہ وہ پاکستان بنانے کے گناہ میں شامل نہیں تھے۔ انہوں نے مارشل لاء حکام سے کہا کہ ان افراد کی جنھوں نے قیام پاکستان میں کردار ادا کیا ہے اور جو نظریہ پاکستان اور نظام مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ایک کانفرنس طلب کریں اور ملک کو موجودہ سیاسی بحران سے نکالنے کے لئے ان لوگوں کی رائے لیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسی کانفرنس کے انعقاد کے بعد ہی مستقبل کا لائحہ عمل تیار کیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس ضمن میں کوئی قدم نہ اٹھایا گیا تو یہ لوگ موجود حکومت کے لئے مسائل پیدا کریں گے اور حکومت اپنی نیک خواہشات کے باوجود ملک و قوم کو بحران سے نکالنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ سید محمود شاہ

marfat.com

نے کہا کہ اگر حکومت نے ان کی تجویز پر عمل نہ کیا تو وہ پھر خود ایک کنونشن بلائیں گے اور قائداعظم کے ایک سپاہی کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دیتے ہوئے ملک کو درپیش بحران سے نکالنے کے لئے لائحہ عمل تیار کریں گے۔

==

قومی اتحاد کے ٹکٹوں کی تقسیم پر نکتہ چینی

(روزنامہ وفاق ۲۸ جنوری ۱۹۷۷ء)

گجرات ۲۷ جنوری (نامہ نگار) جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی نائب صدر صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی نے پاکستان قومی اتحاد کی انتخابی "ٹکٹوں کی تقسیم کی پالیسی کی مذمت کی ہے انہوں نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گجرات، جہلم، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں جمعیت العلمائے پاکستان کو ایک بھی ٹکٹ نہیں دیا گیا۔ انہوں نے کہا قومی اتحاد میں ایسی پارٹیاں شامل کی گئی ہیں جنہوں نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ضلع گجرات میں دو قومی نظریہ کی مخالفت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ضلع گجرات میں قومی اسمبلی کی دو اور صوبائی اسمبلی کی ایک نشست سے ایک ہی خاندان کو دی گئی ہے اور جمعیت العمائے پاکستان کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اتحاد کے غلط فیصلے سے گجرات میں اپوزیشن کی کامیابی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس لئے وہ آزاد امیدوار کی حیثیت سے انتخاب لڑ رہے ہیں اور صوبائی اسمبلی کے ان امیدواروں کی حمایت کریں گے جو اس ملک میں صحیح معنوں میں نظام مصطفےٰ کے قیام کے خواہشمند ہیں انہوں نے کہا کہ کل وہ بعد نماز جمعہ ایک اہم اعلان کریں گے۔

marfat.com

میاں طفیل پر محمود شاہ گجراتی کی نکتہ چینی

(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲ فروری ۱۹۷۷ء)

گجرات ۲۰ فروری (نمائندہ جنگ) قومی اسمبلی حلقہ نمبر ۲ گجرات سے آزاد امیدوار صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی نے کہا کہ ہے جماعت اسلامی کے امیر میاں طفیل محمد نے یہ فتویٰ دے کر کہ جو قومی اتحاد کو ووٹ دے گا اس کو ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہو گا اپنی جہالت اور گمراہی کا ثبوت دیا ہے وہ گزشتہ رات چوک نازسینما (موجودہ چوک شاہ ولایت) میں ایک جلسہ۔ عام سے خطاب کر رہے تھے جلسہ سے مولانا شفیع او کاڑوی اور نوابزادہ غضنفر علی گل نے بھی خطاب کیا۔ سید محمود شاہ نے کہا کہ میاں طفیل محمد نے یہ فتویٰ دے کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی توہین کی ہے اور وہ اس فتوے سے بے نمازیوں سے ووٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر وہ انتخابات میں کامیاب ہو گئے تو حکومت اور اپوزیشن دونوں کا محاسبہ کریں گے۔ وہ گجرات میں ان امیدواروں کی حمایت کریں گے جو ملک میں صحیح نظام مصطفےٰ کا نفاذ چاہتے ہیں مولانا شفیع او کاڑوی نے عوام سے اپیل کی کہ وہ پارٹیاں بدلنے والے امیدواروں کو ووٹ نہ دیں بلکہ اصولی اور باکردار امیدواروں کا انتخاب کریں۔

==

فتاویٰ عالمگیری کے نفاذ سے نظام مصطفیٰ نافذ نہیں ہو سکتا

۱۹۷۳ء کا آئین مغربی جمہوریت کا آئینہ دار ہے، محمود شاہ گجراتی

(۲۱ نومبر ۱۹۷۸ء)

marfat.com

لاہور ۲۰ نومبر (پ ر) جمعیت علماء پاکستان (محمود شاہ گروپ) کے مرکزی صدر صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی نے کہا کہ تحریک نفاذ نظام مصطفیٰ سے اصل مراد اسلام کا نظام حکومت قائم کرنا تھا نہ کہ ۱۹۷۳ء کے مغربی جمہوری آئین کو جس کی بنیاد سوشلزم ہماری معیشت ہے اور طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں کو دوام بخشنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا شاہ احمد نورانی اس سے بھی بہت آگے نکل گئے ہیں اور دعویدار ہیں کہ فتاویٰ عالمگیری کے نفاذ سے نظام مصطفیٰ نافذ ہو جائے گا۔ حالانکہ فتاویٰ عالمگیری اس وقت کے منصفوں کے فیصلوں کا مجموعہ ہے اور اس کا اسلام کے نظام حکومت سے کوئی واسطہ نہیں اور اگر کوئی ہے تو اس وقت کے نظام بادشاہت سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا نورانی غالباً فتاویٰ عالمگیری کے پردے میں کسی عالمگیر کو بادشاہت سپرد کرنا چاہتے ہیں اور اس کی نشاندہی بھی انہوں نے پاکستان قومی اتحاد میں صدارت مفتی محمود کو سونپ کر کر دی تھی۔ انہوں نے کہا وہ شاہ احمد نورانی سے صرف یہ دریافت کریں گے کہ ان کے فتاویٰ عالمگیری میں سرمد کا کیا مقام ہے اور اس کے نفاذ کے بعد وہ اس وقت کے سرمدوں سے کیا سلوک کریں گے اور اگر پھلوں کے ٹوکرے میں بیٹھ کر کوئی سیواجی مرہٹہ انہیں جل دے گیا تو ان کے عالمگیر کا رویہ کیا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ میں ان کی توجہ اس طرف بھی مبذول کراؤں گا کہ مغل شہنشاہوں کی سلطنت کے دوران اہلسنت کے خلاف کی گئی سازشوں کی نشاندہی بھی کرلیں اور جن ممکنہ ہائے فکر نے ان بادشاہوں کے دور حکومت میں جنم لیا اس سے بھی آگاہ رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مولانا نورانی ایسا کرنے پر آمادہ نہیں تو وہ اپنے ارادوں کو اپنے تک محدود رکھیں اور قوم کے سر نہ تھوپیں۔ انہوں نے کہا کہ سواد اعظم اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے نفاذ کے انتظار

marfat.com

میں ہیں۔ عالمگیر کے فتاویٰ کے نفاذ کے حق میں نہیں۔

==

۷۳ء کے آئین پر دستخط کرنے والے آج جداگانہ انتخاب کا شور مچا رہے ہیں، محمود شاہ گجراتی

جداگانہ انتخاب کا کوئی جواز نہیں نہ حالات ساز گار ہیں،

انتخابات میں تاخیر کے باعث پیپلز پارٹی سیاسی قوت بنتی جا رہی ہے، ہفت روزہ کو

انٹرویو

(۹ جنوری ۱۹۷۹ء)

گجرات ۷ جنوری (پ ر) جمعیت علماء پاکستان (محمود شاہ گروپ) کے صدر محمود شاہ گجراتی نے ہفت روزہ "پیام گجرات" کے نمائندے کو ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ اسلامی نظام نفاذ کی طرح جو بھی قدم اٹھایا تو وہ مستحسن ہے۔ نمائندہ پیام کے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جنرل محمد ضیاء الحق نظام مصطفیٰ کے نفاذ میں انتہائی مخلص ہیں لیکن جنرل صاحب کے اردگرد جو لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ وہ نظام مصطفیٰ کے حق میں مخلص نہیں ہیں۔ جداگانہ انتخاب کے بارے میں آپ نے کہا کہ گویا جداگانہ انتخاب مطالبہ پاکستان کی بنیاد تھا لیکن موجودہ حالات جداگانہ انتخاب کے لئے ساز گار نہیں ہیں اس سے عام انتخابات کو معرض التواء میں ڈالنے کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ جداگانہ انتخاب کی حمایت میں زمین آسمان ایک کر رہے ہیں انہوں نے ۱۹۷۳ء کے آئین پر دستخط کئے تھے اور اسے صحیفہ آسمانی قرار دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اب ان کے جداگانہ انتخاب کے مطالبے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ بلکہ فی

marfat.com

الفور عام انتخابات کرواکر اقتدار عوام کے منتخب نمائندوں کے حوالے کر دینا چاہیئے۔ محمود شاہ صاحب نے کہا کہ کہ محاسبے کا موجودہ معیار افسوسناک ہے۔ اسے محاسبہ نہیں بلکہ انتقام کہا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان کے وقت جن کے پاس ایک بھی ٹوٹی ہوئی بائیسکل نہیں تھی۔ بعد میں انہوں نے قومی دولت لوٹ کر لاکھوں اور کروڑوں روپے کی جائیدادیں بنالیں اور وہ ابن الوقت سیاستدان جو سرکاری رقوم خوردبرد کرتے رہے۔ اب مسٹر بھٹو کے دشمن بن کر احتساب سے بچ گئے ہیں انہوں نے کہا اگر حکومت قوم کا اعتماد بحال کرنا چاہتی ہے تو اسے ہر بددیانت سیاستدان کا محاسبہ کرنا ہو گا اور اس معاملہ میں کوئی تخصیص امتیاز ملحوظ نہیں رکھنا ہو گا۔ نمائندہ پیام کے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کو مسٹر بھٹو معذولی کے دوماہ بعد اگر انتخابات کروا دیئے جاتے تو سابق پاکستان قومی اتحاد بھاری اکثریت سے کامیاب ہو سکتا تھا لیکن انتخابات میں تاخیر کے باعث پیپلز پارٹی ایک مضبوط اور سیاسی قوت بنتی جارہی ہے اور مستقبل میں پیپلز پارٹی کی کامیابی کے واضح امکانات کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ شاہ صاحب نے کہا کہ وہ مزدوروں، کسانوں محنت کشوں، طالب علموں، علماء ومشائخ اور سیاستدانوں کے تعاون سے عنقریب ایک نیا اتحاد قائم کر رہے ہیں۔

==

کشف المحجوب کو سکول اور کالج کے نصاب میں شامل کیا جائے

داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ ہجویری یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے،

روزنامہ وفاق (۱۹ جنوری ۱۹۷۹ء)

لاہور (نامہ نگار) جمعیت علماء پاکستان (محمود شاہ گروپ) لاہور کے کنوینر محمد صدیق

marfat.com

چوہدری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ دنیا کے تمام ممالک میں اسلامی تعلیمات کی تبلیغ پر اولیاء کرام کی خدمات اظہر من الشمس ہیں اور صوفیاء کی دینی تحریک ہر دور میں جاری رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقت کے بڑے سے بڑے فرعونوں کو ان کی تمام تر طاغوتی طاقتوں کے باوجود کے تکبر اور غرور کو توڑنے کے لئے ہمیشہ اولیاء کرام نے آگے بڑھ کر ان سے ٹکر لی۔ اور انہیں اپنے قدموں پر جھکنے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر پاک وہند میں عوام کو کفر و ظلمات سے نکال کر اسلام کی صحیح تعلیم کی روشنی سے مزین کیا۔ انہوں نے کہا کہ داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی دیگر تصانیف میں سے سب سے زیادہ مقبول شاہکار کشف المحجوب ہے۔ جسے سکولوں اور کالجوں کے نصاب تعلیم میں شامل کرنا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق اور مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل سوار خاں سے مطالبہ کیا ہے کہ یہاں جامعہ ازہر اور مدینہ یونیورسٹی کی طرز پر ایک عظیم الشان دینی درسگاہ داتا گنج بخش ہجویری (رحمتہ اللہ علیہ) یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے اور زیر غور منصوبوں کو جلد از جلد کم سے کم وقت میں پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے تاکہ اولیاء کرام کے مشن کے تحت یہاں سے حافظ قاری اور عالم دین پیدا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اولیاء کرام کے فروغ سے نظام مصطفیٰ کے نفاذ میں مدد حاصل ہوگی اور حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کو خراج عقیدت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہاں سے فارغ التحصیل ہو کر دنیا کے گوشے گوشے میں ان کا پیغام پہنچائیں۔

==

marfat.com

فتاویٰ عالمگیری کے تحت سربراہ حکومت حدود اللہ توڑنے پر بھی قابل مواخذہ نہیں

عوام سوادِ اعظم کے دشمن سیاستدانوں سے ہوشیار رہیں

فتاویٰ عالمگیری کے علمبردار پاکستان میں بادشاہی کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں

(روزنامہ مغربی پاکستان ۲۶ جنوری ۱۹۷۹ء)

لاہور ۵ جنوری (پ ر) جمعیت علماء پاکستان (محمود شاہ گروپ) کے مرکزی صدر صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی نے پریس ریلیز میں کہا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ کے مبارک دن چند اسلامی حدود سے متعلق قوانین کے نفاذ کا متوقع اعلان ہر چند کہ خوش آئند ہے لیکن صرف چند سزاؤں کے نفاذ سے نظام مصطفیٰ کے مقاصد پورے نہیں ہو سکیں گے جب تک شرح اسلام کے مطابق عوام کو ان کے ابتدائی حقوق حاصل نہیں ہوتے جب تک حکومت خود کو اسلامی آئین کے مطابق پابند نہیں کرتی اور اس وقت تک اسلام کے آئین اور قوانین کی افادیت اجاگر نہیں ہوگی بلکہ اسلام دشمن عناصر کو مسلمانوں کو مزید گمراہ کرنے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پر لازم ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کے مبارک دن تعزیری قوانین یا وصولی زکوۃ و عشر کے علاوہ شہریوں کے بنیادی اسلامی حقوق بحال کرے اور خود کو اسلام کے آئین کے بنیادی اصولوں کا پابند ہونے کا اعلان کرے نیز واضح طور پر ۱۲ ربیع الاول کے بعد ہر شہری کی تعلیم و تربیت پرورش اور ان کے روزگار کی حکومت ذمہ دار ہوگی اور ہر شہری کو مفت انصاف مہیا کیا جائے گا انہوں نے عوام کو خبردار کیا کہ کچھ لوگ فتوی عالم گیری کی ..... نفاذ کے علمبردار بن کر پاکستان میں بادشاہی نظام کے لئے راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں حالانکہ فتوی عالمگیری کے مطابق سربراہ حکومت اگر

marfat.com

اللہ کی حدود توڑ کر زنا۔ شراب نوشی جیسے مکروہ اعمال کا مرتکب بھی ہو تو وہ بھی قابل مواخذہ نہیں ہے اور وہ بعداز موت اللہ کے سامنے جوابدہ ہے گویا اسلام کے پردے میں یزید کی حکومت کے قیام کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ شاہ صاحب نے کہا کہ اس قسم کے سوادا عظم کے دشمن سیاستدانوں سے عوام کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ شاہ صاحب نے سیاستدانوں کے خفیہ ارادوں سے واقف ہوتے ہوئے صدر جنرل ضیاء الحق سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر تحریک پاکستان میں حصہ لینے والے محب وطن افراد کی ایک کانفرنس منعقد کرکے ملکی امور سے متعلق ان سے صلاح مشورہ کریں ۔ اور اس کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق آئندہ لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔ انہوں نے جنرل صاحب کو پاکستان دشمن عناصر سے بھی خبردار کیا کہ ملک کے موجودہ حالات کے مطابق موجودہ معاون حکومت کو توڑ دیا جائے۔ اور معاون سیاستدانوں اور وزیروں کا محاسبہ کیا جائے تاکہ جنرل صاحب پر عوام کا ۵ جولائی والا اعتماد بحال ہوسکے۔ شاہ صاحب نے جنرل صاحب سے مطالبہ کیا کہ وہ ۱۲ ربیع الاول کے جلوسوں کی قیادت موجودہ معاون وزیروں کو نہ دی جائے تاکہ ان جلوسوں کا تقدس مجروح نہ ہو۔

==

۱۹۷۳ء کے آئین کی رٹ لگانے والے نظام مصطفیٰ سے مخلص نہیں

انتخابات اسلامی آئین کے تحت منعقد کرائے جائیں، محمد صدیق چوہدری

(روزنامہ مغربی پاکستان ۲۶ جنوری ۱۹۷۹ء)

لاہور (جمعیت علماء پاکستان محمود شاہ گروپ) ضلع لاہور کے کنوینر محمد صدیق چوہدری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ عوام نے تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران

marfat.com

اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے بیش بہا قربانیاں دی ہیں لیکن کچھ سیاستدان اب آہستہ آہستہ اپنا بھیس بدل رہے ہیں اور ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت انتخابات کروانے کا مطالبہ کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک طرف نفاذ نظام مصطفیٰ کا مطالبہ اور دوسری طرف آئین کی رو سے مغربی جمہوریت کی حمایت کرنے والے سیاستدان عوام کے ساتھ دھوکہ کر رہے ہیں۔ جبکہ ۱۹۷۳ء کے آئین سے پہلے بھی آئین محض اس وجہ سے روکے گئے کہ وہ غیر اسلامی تھے انہوں نے کہا کہ عوام ایک ایسے آئین کو پسند کرتے ہیں جس میں بار بار ردوبدل نہ کیا جائے اور انہوں نے کہا کہ انتخابات اگر اتنے ضروری ہی ہیں تو اسلامی آئین کے تحت انتخابات کرائے جائیں انہوں نے ملک کے دانشوروں اور سیاستدانوں سے کہا کہ وہ کرسی اقتدار کی خاطر بیان بازی کی بجائے اسلامی آئین کے نفاذ کی جدوجہد کریں جو کہ خدا تعالیٰ کا بنا ہوا ہے انہوں نے کہا کہ جو جماعتیں اسلامی آئین پر متفق نہیں ہیں انہیں الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت نہ دی جائے کیونکہ وہ نظام مصطفیٰ سے مخلص نہیں ہیں۔

اسلام کی چند سزاؤں کے نفاذ سے ہی نظام مصطفیٰ کے مقاصد پورے نہیں ہوں گے

عوام کو اسلام کے مطابق ان کے بنیادی حقوق بھی ملنے چاہیں، سید محمود شاہ گجراتی

(روزنامہ صداقت ۲۷ جنوری ۱۹۷۹ء)

لاہور ۱۶ دسمبر (پ ر) جمعیت علماء پاکستان (محمود شاہ گروپ) کے مرکزی صدر صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی نے کہا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کے مبارک دن چند حدود سے متعلق قوانین کے نفاذ کے متوقع اعلان پر چند کہ خوش آئند ہے لیکن صرف

marfat.com

اسلام کی چند سزاؤں کے نفاذ سے نظام مصطفیٰ کے مقاصد اس وقت تک پورے نہیں ہوسکیں گے جب تک اسلام کے مطابق عوام کو ان کے بنیادی حقوق حاصل نہیں ہوتے اور نہ ہی اس وقت تک اسلام کے آئین اور قوانین کی افادیت اجاگر ہوگی جب تک حکومت خود اسلامی آئین کی پابند نہ ہوگی۔ بلکہ اس کے بغیر اسلام دشمن عناصر کو مزید گمراہ کرنے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ فتاویٰ عالمگیری کے نفاذ کے علمبردار بن کر پاکستان میں بادشاہی نظام کے لئے راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ فتاویٰ عالمگیری کے مطابق سربراہ حکومت اگر اللہ کی حدود توڑ کر زنا اور شراب جیسے مکروہ اعمال کا مرتکب بھی ہو تو وہ قابل مؤاخذہ نہیں بلکہ وہ صرف بعد از موت اللہ کے سامنے جوابدہ ہے۔ گویا اسلام کے پردے میں یزید کی حکومت کا قیام کرنا مقصود ہے۔ صاحبزادہ محمود شاہ نے کہا کہ صدر جنرل ضیاء الحق کو تحریک پاکستان میں حصہ لینے والے محب وطن افراد کی ایک کانفرنس منعقد کرکے ملکی امور سے متعلق صلاح مشورہ کرنا چاہیئے۔ اور کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق آئندہ لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ملک کے موجودہ حالات کے مطابق معاون حکومت کو توڑ کر سیاستدانوں اور وزیروں کا محاسبہ کیا جائے تاکہ صدر ضیاء الحق پر عوام کا ۵ جولائی والا اعتماد بحال ہوسکے۔

==

marfat.com

BBC

بی بی سی

B.B.C. SANITARY WARE

JINNAH ROAD, GUJRAT. PH: 520635-20982
MOB: 0342-28022, FAX. NO.: 524952

چیئرمین : حاجی محمد رفیق

مینجنگ ڈائریکٹر : چوہدری افتخار احسن

صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ اہل سنت والجماعت کیلئے خصوصاً اور عالم اسلام کیلئے عموماً سرمایہ افتخار تھے۔

فون : 04331-522289
04331-25102

بسم اللہ

فین

آصف الیکٹریکل انڈسٹری

بائی پاس، جی ٹی روڈ شاہین چوک گجرات

صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ جیسے نڈر، بے باک اور حق گو مجاہد کبھی کبھی پیدا ہوتے ہیں۔

marfat.com

باب ہفتم

وصال مبارک

وصال لفظ ہی ایسا ہے جس کا نام سنتے ہی عام انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن خدا کے خاص بندے جب بھی دنیا سے رخصت ہوتے ہیں ان کے لبوں پر مسکراہٹ ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ "یہاں مرنے پر ٹھہرا ہے نظارہ تیرا" کے خواہشمند ہوتے ہیں۔

البتہ کچھ ظاہری واقعات و حالات ہوتے ہیں جن کو لوگ یاد رکھتے ہیں۔ حضرت مجاہد ملتؒ کے وصال سے متعلقہ کچھ حالات یوں ہیں کہ ۲۴ جولائی ۱۹۸۷ کو جمعۃ المبارک تھا۔ دو دن قبل میں مسجد میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا ماسٹر جی یہ جمعہ یہاں ہی پڑھنا۔ حالانکہ میں ہر جمعہ آپ کے ہاں ہی ادا کرتا تھا۔ مگر ۲۴ جولائی والا جمعہ میں کرشنا گلی ریلوے روڈ پر میں پڑھنا چاہتا تھا۔ کیونکہ وہاں آپ کے برادر اصغر صاحبزادہ سید حامد علی شاہ صاحب جمعہ پڑھا رہے تھے۔ آپ نے میرے ارادہ کو دیکھ لیا اور فرمایا کہ باقی دوستوں اور خصوصاً اپنے والد صاحب کو ضرور لانا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! ہمارے ہاں صاحبزادہ سید حامد علی شاہ صاحب جمعہ پڑھا رہے ہیں۔ میرا ارادہ تو وہاں کا تھا۔ آپنے فوراً فرمایا کہ ماسٹر جی حامد شاہ صاحب تو جمعہ پڑھاتے ہی رہیں گے یہ جمعہ ضرور یہاں ہی پڑھنا اور ساتھ ٹیپ ریکارڈ بھی لانا تاکہ میری تقریر کیسٹ کر لینا۔ میری چھٹی حس نے اس وقت بھانپ لیا کہ کچھ ہونے والا ہے۔ میں نے اسی دن تمام دوست و احباب اور بھائیوں کو جامع مسجد حاجی پیر بخش میں جمعہ پڑھنے کیلئے دعوت

marfat.com

دے دی۔ اور ٹیپ کا بھی انتظام کر لیا۔ جمعتہ المبارک کے دن قبلہ والد صاحب کو سائیکل پر بٹھایا اور مسجد میں لے گیا۔ حاجی محمد عنایت قادری جو کہ میرے معزز دوستوں میں سے ہیں نے ٹیپ کا انتظام کیا اور بر وقت پہنچ گئے۔ تقریر ریکارڈ ہونے لگی۔ میں جب بھی جمعہ حاجی پیر بخش میں ادا کرتا ہوں۔ شہنشاہ ولایت کے حجرہ مبارک کے آگے بیٹھتا ہوں۔ مگر ۲۴ جولائی ۱۹۸۷ء کو قبلہ والد صاحب کے حکم کے مطابق پہلی صف میں محراب کے سامنے بیٹھے۔

محترم قارئین! جن لوگوں نے وہ آخری تقریر سنی ہے۔ وہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس میں مسائل کم اور نصیحتیں زیادہ تھیں اور دوسرے یہ کہ آپ نے وہ تقریر اردو کی بجائے پنجابی میں کی تھی۔ آپ نے ہر پہلو پر گفتگو کی اور عوام الناس کو اس طرح سے پند و نصائح فرمائیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ وصیت نامہ درج کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ صاحب کے پاس وہ کیسٹ ہوگی۔ تقریر کے بعد آپ نے اپنے جانشین صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ صاحب سے فرمایا کہ بیٹا خطبہ پڑھو اور نماز بھی پڑھاؤ۔ اور آپ پہلی صف میں اس طرح تشریف فرما ہوئے کہ میں اور قبلہ والد گرامی قدر آپ کے دائیں اور بائیں تھے۔ نماز کے بعد جب محراب میں جا نماز پر جانے لگے اور طرفین سے پکڑ کر آپ کو اٹھایا۔ پھر آپ نے دعا فرمائی۔ دعا میں بھی وہی رنگ تھا۔

نماز جمعہ کے بعد جب ہم اپنے گھر پہنچے تو قبلہ والد صاحب نے فرمایا کہ مجاہد ملتؒ میں بہت کمزوری ہو چکی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب وقت آنے والا ہے۔ میں نے عرض کی ایسی بات نہیں بلکہ وہ تو کافی دیر کے کمزور ہیں۔ ایسی تو کوئی بات نہیں۔

marfat.com

پھر کیا تھا؟ کہ بروز ہفتہ ۲۵ جولائی صبح صادق کے وقت آپ کا وصال ہوا۔ (ان للہ وانا علیہ راجعون) پھر قبلہ والد صاحبؒ کی باتیں یاد آئیں۔ اور ثابت ہوا کہ قبلہ مجاہد ملت کو اپنے وصال کا خود علم تھا۔ اس لئے انہوں نے مجھے اپنے ہاں ہی جمعہ پڑھنے پر زور دیا اور ٹیپ لانے کے لئے فرمایا۔

آپ کا جنازہ حضرت پیر افضل حسین شاہ صاحب جماعتی سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور شریف نے پڑھایا۔ اور حضور قبلہ شہنشاہ ولایتؒ کے دائیں پہلو میں دفن کیا گیا۔ جہاں آج بھی لوگ حاضری دے کر اپنے جذبہ دلاوری اور ذوق حق گوئی میں اضافہ کرتے ہیں۔

اے مجاہد ملتؒ

تیرے علم و محبت کی نہیں ہے انتہا کوئی
نہیں ہے تجھ سے بڑھ کر ساز فطرت میں نوا کوئی

marfat.com

وصال مبارک پر باران رحمت کا نزول

۲۵ جولائی ۱۹۸۷ء۔ جب مجاہد ملتؒ کا جنازہ آپ کی رہائش گاہ محلہ علی پورہ شریف گجرات سے اٹھایا گیا تو اس دن بہت سخت گرمی تھی۔ ہر آدمی گرمی سے گھبرا کر نڈھال ہو رہا تھا۔ لوگوں کا ایک جم غفیر تھا۔ جو اس عظیم مرد مجاہد کے آخری دیدار کے لئے آئے ہوئے تھے۔ یہ جم غفیر گجرات کی تاریخ کا تیسرا بڑا اجتماع تھا۔ اس سے قبل آپ کے والد محترم حضرت شہنشاہ ولایتؒ اور برادر عزیز حضرت قبلہ شیخ الحدیثؒ پیر سید احمد شاہ صاحبؒ کے جنازوں پر تھا۔ جب آپ کا جنازہ رہائش گاہ سے اٹھایا گیا تو حضور قبلہ شہنشاہ ولایتؒ کے جنازے کی طرح رحمت خداوندی کو جوش آیا اور آسمان پر ایک ہلکے سیاہ رنگ کی بدلی نے آپ کے تابوت پر سایہ کر دیا۔ آپ کا جنازہ مرشد کامل محدث علی پوریؒ کے سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ سید افضل حسین شاہ مدظلہ نے پڑھایا۔ جنازہ کے بعد جب عقیدت مند آپ کا آخری دیدار کر رہے تھے۔ تو خدا تعالیٰ کی رحمت کا سایہ تمام عقیدت مندوں پر تھا۔ جب آپ کو شہنشاہ ولایتؒ کے دربار کی طرف لے جایا رہا تھا تو رحمت کا سایہ ساتھ ساتھ تھا۔ آپ کے عقیدت مند اشکبار آنکھوں سے سر جھکائے چل رہے تھے۔ کہ آپ کے برادر عزیز صاحبزادہ سید نور حسین شاہ کہہ رہے تھے۔ "لوگو میرے عظیم بھائی جیسے مرد مجاہد، مائیں نت نہیں پیدا کرتیں۔ یہ تو ان کا خیال تھا عقیدت مندوں کی عقیدت تو اس سے بھی کہیں زیادہ تھی۔ جب آپ کا تابوت لحد میں اتارا جا رہا تھا۔ تو رحمت خداوندی نے اور جوش ظاہر کیا۔ اور ہلکی ہلکی خوشبودار پھوار ہونے لگی۔ اس وقت حضرت علامہ علاوالدین صدیقی زیب سجادہ آستانہ عالیہ نیریاں

marfat.com

شریف (آزاد کشمیر) بھی تشریف لے آئے اور مجاہد ملت کو خراج عقیدت پیش کر رہے تھے۔ خداوند قدوس کی رحمت کے اس انداز سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے مقرب بندوں پر دنیا میں رحمت برساتا ہے اور آخرت میں بھی برسائے گا۔ (انشاء اللہ)

احقر العباد

حاجی محمد عنایت قادری سلطانی

سرگودھا روڈ گجرات

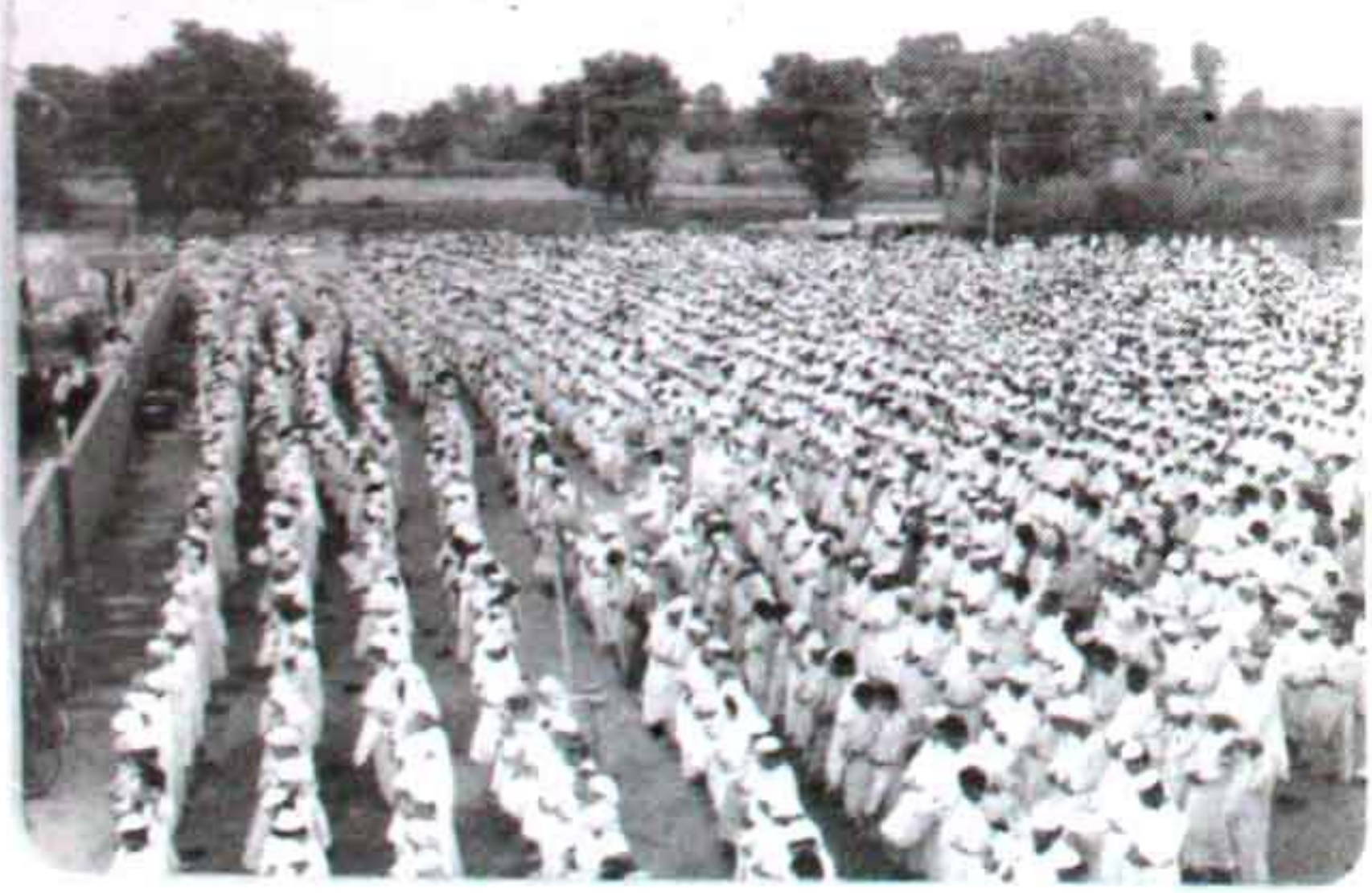

مجاہد ملت کے نماز جنازہ کا روح پرور منظر

marfat.com

marfat.com

قطعۂ تاریخ وصال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مادحِ محبوبِ حق محمود شاہ ٭ داد مارا داغِ فرقت آہ آہ
حافظِ قرآن خطیبِ بے بدل ٭ حاجی حرمین و مردِ اہلِ دل
سیّدِ والا گہر نیکو سیر ٭ خوش خصال و خوش مقام و با اثر
در حمایتِ دینِ حق بیباک بود ٭ در خطابت چابک و چالاک بود
با گروہِ اہلِ بدعت در وغا ٭ در طریقِ اہلِ سنّت با وفا
شُد نہاں در چشمِ ما واحسرتا ٭ صبرِ دے یا ربّ دلِ پُر درد را
دائما در دارِ جنّت شاد باد ٭ در جوارِ رحمتِ حق با مُراد
من چہ گویم از مقامِ اصلِ او ٭ "فیغفر اللہ" ہست سالِ وصلِ او

۱۴۰۷ھ

تاریخ وصال ۲۸ ذیقعد ۱۴۰۷ھ بمطابق ۲۵ جولائی ۱۹۸۷ بروز ہفتہ

بپاس خاطر صاحبزادہ پیر سیّد **سعید احمد شاہ** گجراتی زیبِ سجادہ

آستانۂ عالیہ "مجاہدِ ملّت"

از خاکپائے اہل اللہ مولانا محمّد عارف

marfat.com

قطعۂ تاریخ وصال

"آوازِ بے باک ابُوالوفا صاحبزادہ سیّد محمود شاہ گجراتی"

۱۴۰۷ھ

دیراں اگر ہے آنکھ تو دل بھی ہے لخت لخت
بارِ اَلم سے زندگی گم کردہ ہوش ہے

پژمُردہ کس کے سوگ میں ہے آج ہر کلی
کس کیلئے بہارِ چمن غم بدوش ہے

کیوں سرد پڑ گئے ہیں خطابت کے ولولے!
کس نے قضا کا آج کیا جام نوش ہے

تاروں نے اوڑھ لی ہیں اداسی کی چادریں
شمعِ وفا جو ہو گئی یکسر خموش ہے

مہر و وفا نے اپنا سفر کر لیا تمام
صبر و رضا و شکر کا معدوم جوش ہے

حق گوئی نے جہاں سے ہے عزمِ سفر کیا
بے باکیوں کا اب کہاں جوش و خروش ہے

عزم و عمل کا درس ہمیں دیگا کون آج!
اِک فردِ باکمال ہوا پردہ پوش ہے

"حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا"
"میری سُنو جو گوشِ حقیقت نیوش ہے"

ہر ایک کی زبان پہ مہجورؔ بر ملا
"داغ فراقِ طیّب" نطقِ سروش ہے

۱۴۰۷ھ

نتیجۂ افکار

سیّد عارف محمود مہجورؔ رضوی

علی پورہ روڈ۔ گجرات

marfat.com

قطعاتِ تاریخِ وصال

"زینتِ چمن جناب پیر سیّد محمود شاہ صاحب"

۱۴۰۷ھ

جناب سیّدِ محمود شاہ — چہ خوش اطوار مردِ حق آگاہ
بفردوس بریں گردید داخل — بہ نیکوئی و باصد عزّ و جاہ
سنِ رحلت بگو فیضُ الامین — "امیرِ کشورِ گجرات آہ"
۱۴۰۷ھ

حضرت محمود شاہ ذی احترام — شد ز دنیا جانبِ دارالسّلام
سالِ رحلت گفتہ ام فیض الامین — "چشمۂ الطاف شد جنت مقام"
۱۴۰۷ھ

"عالمِ متبحّر پیر محمود شاہ" — "گرامی زماں محمود شاہ گجراتی"
۱۴۰۷ھ — ۱۴۰۷ھ
"مقربِ خدا جناب محمود شاہ" — "رونق افروزِ مجالسِ گجرات"
۱۴۰۷ھ — ۱۴۰۷ھ

مکرم دو جہاں محمود شاہ گجراتی
۱۴۰۷ھ

از صاحبزادہ فیض الامین فاروقی مونیاں شیکریاں (گجرات)

marfat.com

مرثیہ

جناب سیدنا سید محمود شاہ (مرحوم) گجراتی

نبال اے دیدۂ خونابہ بارے ؛
کہ شد از گلستان رخصت بہارے ؛
خزاں آمد بباغ زندگانی ؛ ؛
پریشاں شد نشاطِ دشادمانی
کہ رفت از ماشہِ عالی جنابے ؛
بچرخِ جاہ و عظمت آفتابے ؛
جگر لختِ شہنشاہ ولائت ؛ ؛
امیرِ قوم و تنظیمِ جماعت ؛
مجاہد فی سبیل اللہ نامی ؛
مواحد حق نما مردے گرامی ؛
نگاہ دار خدود دینِ اسلام ؛
وفادارے بصد توقیر و اکرام ؛
بعالم دین را پشت و پناہ بود
چو نامِ خویش آں محمود شاہ بود
متاعِ رونقِ روحانیاں رفت
سراپا رونقِ اسلامیاں رفت
بملک حلم و حکمت آں امیرے
یگانہ فاضلے گردوں سریرے
بدرویشی عیاں شان عظیمش
فرشاہنشہی زیر گلیمش ؛ ؛

فقیہے و فاضل و عالی جنابے
خطیب خوش بیاں من انتہابے
بحق گوئی و راستانی بنورے ؛
بہر جا با صداقت لب کشورے
خطیب خوش بیاں حق آشنائے
براہِ مصطفےٰ آں رہنمائے ؛ ؛
وقارِ منبر و محراب بودے ؛
دلش در ہر دو چوں سیماب بودے
دریغا عظمتِ گجراتیاں رفت ؛
دریغا رفت از ما ناگہاں رفت
ازیں خورد و کلاں بس نوحہ خواند (خواں اند)
بجز نعش مبتلا پیر و جواں اند ؛ ؛
پریشاں در جہاں روحِ ولائیت
خراساں حسن تنظیم جماعت
حمید و حامد ازیں نوحہ خواں اند
با حمد شاہ مسلاتی در جہاں اند
پریشاں صورتِ عبد المجید است
نہاں در رنج و غم حسن سعید است
وقار ملک و ملت سرنگوں شد
حدیث شوق را عنواں بخوں شد

چوں بینم ایں چنیں غم اہتمامے ؛ ؛
پریشاں من نبی را یک غلامے
بدرد ایں آہ و زاری ہا نمائم
بصد رنج و الم در ہا کشایم ؛ ؛
ببینہ شاہ چنیں رنج و الم را ؛
ببینہ سوز دل را چشم نم را ؛
من او را با خدا انساں سپارم
دعا گویم پے آشش با حال زارم .
کہ او را در جناں خوش کام دارد
بزیرِ سایۂ رحمت بیارد ؛ ؛
بزیرِ چتر دشان مصطفےٰ باد ؛ ؛
بقرب حضرت خیر الوریٰ باد ؛
خدا بر مرقدش بارانِ رحمت
ببارد روز و شب ہم تا قیامت
پے پسماندگاں در ہجر و آلام ؛
کشائید صد درے از لطف و اکرام
کہ با لطف و محبت زندہ باشند
مثال ہر دو ماہ تابندہ باشند
بہم اخلاص و الفت کار باشند
کہ با اسلام بر یک بار باشند

شاعر

محقق پاکستان علامہ جناب قریشی احمد حسین قلعداری

پیش کنندہ الحاج ماسٹر غلام نبی حافظ نقشبندی جناح روڈ گجرات مورخہ ۳۱ اگست سنہ ۹۸۰ء

marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ یَرْثِیْ سَیِّدَنَا لِلْعَلَّامَۃِ مَحْمُوْد شَاہ صَاحِبْ گُجْرَاتِیْ

بَکَتْ عَیْنِیْ بُکَاءً بِالتَّوَالِیْ
اے میری آنکھ تو زار و قطار رو کیونکہ

عَلٰی نَعْیِ الْحَبِیْبِ اُولِی الْمَعَالِیْ
میرا حبیب وسیلے رخصت ہو گیا

نَھٰذَا النَّعْیُ نَعْیٌ اَوْ سِھَامٌ !
یہ خبر ایک خبر نہیں ہے بلکہ ایک تیر ہے ۔

عَلٰی اَکْبَادِنَا مِثْلَ النِّبَالِیْ
جو ہمارے سینوں میں تیر سے کیطرح پیوست ہوا ہے

تَزَلْزَلْنَا وَبُلْبِلْنَا بِغَمٍّ !
ہم غم کے سبب زلزلہ بر اندام ہیں اور بیقرار رو رہے ہیں

وَحَوَّلَنَا یَا ھَوَالِ الْوَبَالِیْ
کیونکہ ہمکو خوف اور وبال نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے

مَصَائِبُ فُرْقَۃٍ صَبَّتْ عَلَیْنَا !
ہم پر زمانے کی مصیبتیں مسلط ہو گئی ہیں ۔ ہمارے

نَھَارُنَا مِثْلُ اللَّیَالِیْ
دن بھی راتوں کی مانند سیاہ ہو گئے ہیں ۔

فَیَا اَسَفٰی عَلَیْہِ فَقَدْ فَقَدْنَا
بہت ہی افسوس اس پر کہ ہم سے ایسا رفیق رخصت ہو گیا

مُحِبٌّ صَادِقٌ خَیْرُ الْخِصَالِ
جو بڑی محبت والا تھا اچھا دوست تھا اور اچھی خصلتوں والا تھا

تَرَاحَلَ فَاضِلٌ حِبْرٌ اَمِیْنٌ
ہم سے رحلت کر گیا ایک بہت بڑا فاضل ایک بہت بڑا عالم اور بہت بڑا

فَقِیْہٌ حَافِظٌ خَیْرُ الْمَقَالِ
امین ایک بہت بڑا فقیہ ایک حافظ قرآن اور بہترین کلام کرنے والا

ھُوَ الْاِبْنُ الْوَلِیُّ بِوَلَایَۃِ اللّٰہ
وہ ایک ایسے ولی کامل کے فرزند تھے ۔ جن کی

لِعُمْرِیْ کَانَ مَفْقُوْدَ الْمِثَالِ
مثال میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی ۔ ۔ ۔

وَجِیْہٌ کَیِّسٌ لَبِقٌ اَغَرٌّ
وہ ایک ایسا انسان تھا جو کہ بڑا وجیہ تھا دانا تھا ۔ بہت لائق تھا

اَبِیٌّ بَاسِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ
اور بہت بہادر تھا ۔ اور معرکوں میں وہ ببر شیر کیطرح گرجتا تھا

وَکَانَ ھُوَ الْفَتٰی تَوْقِیْرُ گُجْرَاتٍ
وہ قوم کا بھی لیڈر تھا اور گجرات کی عزت تھا

کَاسِمٍ کَانَ مَحْمُوْدَ الْخِصَالِ
اور نام کی طرح وہ اچھی عادتوں والا تھا ۔

رَئِیْسُ الْقَوْمِ ذُوْعِزٍّ وَّشَرْفٍ
وہ اپنی قوم کا سردار تھا ۔ صاحب عزّ و شرف تھا

وَجِیْہٌ فِی الْجَمَاعَۃِ خَیْرُ آلٍ
اپنی جماعت میں سب لوگوں سے باوقار تھا ۔

تَرَاحَلَ فِی الْجِنَانِ فَسَارَ سَیْرًا
وہ ہم سے رحلت کر گیا اور رحلت کے بعد اس کی روح

لَہٗ رُوْحٌ بِھٰذَا الْاَمْرِ تَحَالِ
جنت میں سیر کر رہی ہے

غُلَامُ نَبِیِّنَا یَبْکِیْ مَلُوْلٌ !
ہمارے نبی کا غلام رو رہا ہے اور افسردہ ہے

لِاِبْرَاھِیْمَ قَدْ جَاءَ الْمَلَالُ
اور ابراہیم کی روح بھی حال ہے ! ! !

فَاِنَّ الْکُلَّ یَفْنٰی عَنْقَرِیْبٌ
تمام لوگوں نے بہت جلد فنا ہو جانا ہے ۔ صرف

وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ
اللہ تعالیٰ کی ذات پاک باقی رہنے والی ہے ! !

نَبْعُدُ بَالُ وَالْاِخْوَانُ کُلٌّ
وہ ایسا ہے کہ اسکے بعد اس کی آل اور بھائی سکتے طور پر

یَکُوْنُ مُؤَدَّۃً مِنْ کُلِّ حَالٍ
محبت اور پیار سے زندگی بسر کریں ۔ ! !

عَلَیْھِمْ خِدْمَۃُ الْاِسْلَامِ حَقٌّ
ان پر اسلام کی خدمت فرض کر دی گئی ہے ۔

کَمِثْلِ اَبَاءٍ خَیْرًا لِمَقَالِ
جس طرح ان کے والدین اچھے کام کیا کرتے تھے ! !

تَفَکَّرْ اَحْمَدٌ فِیْ عَامِ وَصْلٍ
جب احمد حسین قریشی ڈاکٹر نے اس کے تاریخ وصال کے متعلق سوچا

نِدَاءٌ حَاجِیٌ مَغْفُوْرَ حَالٍ
تو غیب سے آواز آئی کہ اسکی تاریخ وصال حاجی مغفور سے نکل آئیگی ۔

۱۳۵۰

صَلٰوۃُ اللّٰہِ اَلْفًا بَعْدَ اَلْفٍ
اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہزار ہزار صلوٰۃ ہو اور

وَمَغْفِرَۃٌ عَلَیْہِ بِالتَّوَالِیْ
بار بار اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو ۔ ۔ ۔

marfat.com

تعزیتی پیغامات

۲۵ جولائی ۱۹۸۷ء صاحبزادہ صاحب کے وصال پر پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ کے علاوہ پاکستان کی تمام سیاسی، سماجی، مذہبی جماعتوں کی طرف سے تعزیتی پیغامات موصول ہوئے۔ کثیر التعداد سیاسی، سماجی، مذہبی شخصیات نے نماز جنازہ، سنت قل اور چالیسواں کے مواقعوں پر شرکت فرمائی۔ جن میں پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ، محترمہ نصرت بھٹو صاحبہ، چوہدری احمد مختار، چوہدری احمد صادق، چوہدری احمد سعید، پاکستان مسلم لیگ کے چوہدری شجاعت حسین، راجہ خلیق الزمان آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم خان، پاکستان مسلم لیگ (قاسم گروپ) کے صدر ملک محمد قاسم، جمیعت العلماء پاکستان کے صدر مولانا عبدالستار خان نیازی، جمیعت العلماء پاکستان کے قائد صاحبزادہ حاجی فضل کریم، ممتاز قانون دان جناب رفیق احمد باجوہ، جناب بیرسٹر چوہدری اعتزاز احسن ایڈووکیٹ، مفسر قرآن، مفکر اسلام جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، حضرت پیر علاؤالدین صدیقی نیریاں شریف، حضرت پیر سید نصیر الدین گولڑوی، حضرت پیر سلطان فیاض الحسن سلطان باہو، خطیب اہلسنت گوجرانوالہ مولانا محمد صادق صاحب، صاحبزادہ افتخار الحسن فیصل آبادی، زیب آستانہ عالیہ امیر ملت محدث علی پوری حضرت پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی سجادہ نشین آستانہ عالیہ خواجہ دائم الحضوری قصوری حضرت پیر سید منیر احمد شاہ صاحب محدث حویلیاں حضرت پیر سید محمود شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف، صاحبزادہ عتیق الرحمن صاحب ہیں۔

ان کے علاوہ پاکستان بھر سے کثیر تعداد شخصیات نے اخبارات، رسائل، ٹیلی گراموں،

marfat.com

ٹیلی فونوں اور خطوط کے ذریعے تعزیتی پیغامات ارسال کئے۔

آستانہ عالیہ چورہ شریف، آستانہ عالیہ بھکھی شریف، آستانہ عالیہ موہری شریف، آستانہ عالیہ ہڑپہ شریف، اور پاکستان بھر کے آستانوں سے سجادہ نشینان اور مشائخ عظائم تشریف لائے۔ اس کے علاوہ کثیر تعداد سیاسی، سماجی و مذہبی شخصیات نے مختلف مقامات پر تعزیتی اجلاس میں شرکت فرما کر مجاہدِ ملت کو خراج عقیدت پیش کیا۔

marfat.com

آپ کے وصال پر ملال کی خبریں جو اخبارات میں شائع ہوئیں ان کے تراشے

روزنامہ جنگ راولپنڈی اتوار ۲۶ جولائی ۱۹۸۷

مشہور عالم دین محمود شاہ گجراتی انتقال کر گئے

پاکستان ایک حق گو عالم دین سے محروم ہوگیا۔ مختلف لیڈروں کا اظہار تعزیت

گجرات (نمائندہ جنگ) تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما اور جمیعت العلمائے پاکستان کے سابق مرکزی سینئر نائب صدر صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی ۶۵ سال کی عمر میں ہفتہ کے روز حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے ہیں۔ وہ ممتاز روحانی پیشوا پیر سید ولایت شاہ کے صاحبزادہ تھے۔ سید محمود شاہ گجراتی کی سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۴۶ء کی تحریک سول نافرمانی کے دوران ہوا وہ ختم النبوت تحریک کے دوران دو مرتبہ جیل گئے۔ اور پہلے عالم دین تھے جنہوں نے بھٹو مرحوم کے خلاف کفر کے فتوؤں کی مخالفت کرتے ہوئے ان کا ساتھ دیا پاکستان بار کونسل کے رکن پیر سڑ اعتزاز احسن پاکستان پیپلز پارٹی کے ضلعی صدر نواب زادہ ظفر مہدی جنرل سیکرٹری میاں مشتاق حسین پگانوالہ سٹی صدر جہانگیر محمود چیمہ سیکرٹری راحت ملک اور چوہدری ظہور الہیٰ مرحوم کے پولیٹیکل سیکرٹری سیٹھ محمد اشرف پی این پی پنجاب کے جنرل سیکرٹری سید باقر رضوی اور جماعت اسلامی گجرات کے امیر چوہدری نثار احمد ایڈووکیٹ نے سید محمود شاہ گجراتی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے

marfat.com

کہا کہ پاکستان اور اہل گجرات ایک حق گو عالم دین سے محروم ہو گئے ہیں۔ مرحوم کی رسم قل ۲۷ جولائی بروز سوموار صبح ۹ بجے جامع مسجد محلہ علی پورہ میں ادا کی جائے گی۔

===

روزنامہ امروز ۲۲ جولائی ۱۹۸۷ء

گجرات (امروز کے نامہ نگار سے) گجرات ۲۵ جولائی، ممتاز عالم، تحریک پاکستان کے ممتاز راہنما اور جمیعت العلمائے پاکستان محمود شاہ گروپ کے سربراہ صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی آج صبح حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے ان کی عمر ۶۵ سال تھی اور وہ پچاس سال سے مذہب اور سیاست کے میدان میں خدمات انجام دے رہے تھے۔ تحریک پاکستان میں انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، ۱۹۴۶ء میں انہیں گرفتار کر کے گجرات جیل میں نظر بند کر دیا گیا۔ جہاں سابق صدر فضل الٰہی چوہدری سردار شوکت حیات اور میاں ممتاز دولتانہ بھی نظربند تھے صاحبزادہ صاحب نے مسجد شہید گنج کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس کے بعد ختم نبوت کی تحریک میں بھی حکومت نے انہیں گرفتار کر کے میانوالی جیل میں نظر بند کر دیا وہ ساری زندگی مذہب اور انسانی حقوق کے لئے برسر پیکار رہے اور ہمیشہ اپوزیشن رہنما کے کردار ادا کیا انہیں آج ان کے والد حضرت پیر ولایت شاہ کے مزار کے قریب سپرد خاک کر دیا گیا، نماز جنازہ علی پور شریف کے سجادہ نشین پیر محمد افضل نے پڑھائی جس میں ممبران قومی و صوبائی اسمبلی بلدیاتی چیئرمین، مذہبی راہنما اور ہزاروں کی تعداد میں ان کے مرید شامل تھے۔ ان کی رسم قل ۲۷ جولائی صبح ۹ بجے مسجد حضرت پیر ولایت شاہ علی پورہ گجرات میں ادا کی جائے گی۔

marfat.com

===

روزنامہ حیدر راولپنڈی ۲۶ جولائی ۱۹۸۷ بروز اتوار

صاحبزادہ محمود شاہ گجراتی انتقال کر گئے

گجرات (پ پ ا) تحریک پاکستان کے ممتاز کارکن اور قائداعظم کے رفیق کار صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کل رات حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال کر گئے ان کی عمر ۶۵ سال تھی۔

===

روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۸۷ء

ممتاز عالم دین محمود شاہ گجراتی انتقال کر گئے

گجرات (نامہ نگار) تحریک پاکستان کے کارکن ممتاز عالم دین اور سیاسی رہنما صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی آج صبح سات بجے حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر ۶۵ برس تھی۔ صاحبزادہ سید محمود شاہ اوائل عمر سے ہی تحریک پاکستان سے وابستہ ہو گئے اور ایک مسلم لیگی کارکن کی حیثیت سے قائداعظم کے پیغام کو ضلع کے کونہ کونہ تک پہنچایا۔ وہ ۱۹۴۶ء کی تحریک سول نافرمانی میں جیل گئے۔ بعد میں ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں نظر بند کئے گئے۔ انہوں نے ۱۹۶۵ء کے صدارتی انتخابات میں محترمہ فاطمہ جناح کا ساتھ دیا تھا۔ ۱۹۷۰ء میں انہوں نے ذوالفقار علی بھٹو کی پالیسیوں کا دفاع کیا جس کے بعد وہ جمعیت علماء پاکستان کے سینئر نائب صدر مقرر ہوئے۔ وہ ۱۹۷۷ء میں مولانا شاہ احمد نورانی سے اختلاف کی بناء پر جمعیت سے الگ ہو گئے۔ وہ مارشل لاء حکومت کے

marfat.com

ناقدین میں سے تھے اور انہوں نے مس بینظیر بھٹو کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا تھا۔
صاحبزادہ سید محمود شاہ ایک نڈر اور بے باک مقرر تھے اور دینی و سیاسی حلقوں میں ان کا بڑا احترام کیا جاتا تھا۔ ان کے انتقال کی خبر سنتے ہی دارالعلوم مراڑیاں شریف میں درس و تدریس کا سلسلہ روک دیا گیا۔ دارالعلوم کے ناظم مفتی محمد اشرف القادری نے صاحبزادہ سید محمود شاہ کی وفات کو ملک و قوم کے لئے نقصان قرار دیا ہے۔ پیپلز پارٹی ضلع گجرات کے صدر نوابزادہ ظفر مہدی، جنرل سیکرٹری میاں مشتاق حسین پگانوالہ، سٹی پارٹی کے صدر چوہدری جہانگیر محمود چیمہ، نائب صدر محمد رشید جنرل سیکرٹری راحت ملک، مجلس شوریٰ کے سابق رکن مشتاق احمد بٹ، امیر جماعت اسلامی چودہری نثار احمد، پاکستان نیشنل پارٹی کے باقر رضوی اور اور عارف میر نے مرحوم کے بیٹوں صاحبزادہ سید عبدالمجید شاہ اور سعید احمد شاہ سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ مرحوم کو آج شام گجرات میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ رسم قل ۲۷ جولائی کو صبح نو بجے جامع مسجد دربار شریف محلہ علی پورہ گجرات میں ادا کی جائے گی۔===

marfat.com

مختلف جگہوں پر تعزیتی اجلاس منعقد ہوئے ان کی رپورٹ
("نوائے وقت" ۱۹۸۸ء)

مکتوب گجرات ..... قربان طاہر

ممتاز عالم دین محمود شاہ گجراتی کی خدمات کو خراج عقیدت

اس ہفتے گجرات کے ممتاز عالم دین اور تحریک پاکستان کے نامور کارکن صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کی اچانک وفات نے ضلع بھر میں لوگوں کو اداس اور مغموم کر دیا سید محمود شاہ دینی اور سیاسی تحریکوں میں پیش پیش رہے ان کا ملک کے سیاسی اور دینی حلقوں میں بڑا احترام کیا جاتا رہا اور لوگ ان کی خدمات کو سراہتے تھے وہ گجرات کی ممتاز دینی شخصیت پیر سید ولایت شاہ کے فرزند تھے انہوں نے اپنے والد کے قائم کئے ہوئے مدرسہ خدام الصوفیہ میں دینی تعلیم کا آغاز کیا مولانا عبدالغفور ہزاروی ان کے استاد تھے بعد میں وہ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں داخل ہوئے اور سید ابو البرکات اور مفتی مہر الدین سے اکتساب علم کیا۔ حضرت محدث علی پوری، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب سے ان کو حد درجہ عقیدت تھی اور انہی کے دست حق پرست پر بیعت کی اور انہی کی ایما پر تحریک پاکستان میں حصہ لیا۔ ۱۹۴۵ء میں مسلم لیگ کے امیدواروں کے حلقہ میں انتھک کام کیا۔ ۱۹۴۶ء کی تحریک نافرمانی میں جیل گئے بائیس برس کی عمر میں پنجاب مسلم لیگ کے رکن منتخب ہوئے۔ ۱۹۵۸ء تک جب مسلم لیگ نے خان عبدالقیوم خان کا ۳۰ میل لمبا جلوس نکالا وہ اسی جماعت سے وابستہ رہے۔ ختم نبوت میں گرفتار ہوئے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں مادر ملت محترمہ

marfat.com

فاطمہ جناح کی حمایت کی اور ان کے الیکشن ایجنٹ بنے۔ ۱۹۷۰ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی زبردست تائید و حمایت کی ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت تحریک میں پھر جیل گئے۔ وہ جمیعت العلماء پاکستان کے سینئر نائب صدر بھی رہے مگر ۱۹۷۷ء میں مولانا شاہ احمد نورانی سے اختلاف کی بنا پر اپنی علیحدہ جمعیت قائم کی۔ گزشتہ سال انہوں نے مس بینظیر بھٹو کی حمایت کا اعلان کیا۔ ان کا ایک بیٹا سید عبدالمجید شاہ سٹی پیپلز پارٹی کا نائب صدر ہے صاحبزادہ سید محمود شاہ بے باک اور نڈر مقرر تھے انہوں نے اصولوں پر کبھی سودے بازی نہ کی اور اپنی حق گوئی کے لئے پسند کئے جاتے تھے مسجد حاجی پیر بخش کی تعمیر نو ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے یہ شہر کی خوبصورت مساجد میں بہت نمایاں ہے سید محمود شاہ دینی اور سیاسی اعتبار سے ایک متحرک شخصیت تھے۔ خدا معفرت کرے وہ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔

===

روزنامہ مشرق لاہور ۳۰ جولائی ۱۹۸۷ء

مولانا صاحبزادہ محمود شاہ گجراتیؒ

یادرفتگان۔ سید باقر علی رضوی

برصغیر کی سرزمین کو یہ شرف حاصل ہے کہ جب سے یہاں پر محمد بن قاسمؒ نے قدم رکھا اسی دن سے یہاں پر نور اسلام کی روشنی نے یہاں کے باشندگان کو اپنے روحانی فیض سے جگمگایا اور توحید و رسالتؐ کے نعرے گونجے آج سے چالیس سال پہلے کی بات ہے کہ جب پورے ہندوستان میں قائداعظم کی قیادت میں مسلم لیگ کے ہلالی

marfat.com

پرچم تلے مسلمانان ہند حصول پاکستان کی جدو جہد کر رہے تھے تو ان میں مشائخ عظام، علمائے کرام دینی و سیاسی رہنما پاکستان کے حصول کے لئے انگریز اور ہندو سے آزادی کی لڑائی میں مصروف تھے۔ گجرات کی سرزمین سے بھی ایسے ایسے لوگ شامل تھے جنہوں نے پاکستان کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادی تھی انہی حضرات میں حضرت سید محمود شاہ گجراتی بھی شامل تھے۔ حضرت شاہدولہ ولیؒ کی سرزمین کے اس فرزند نے آخری دم تک اسلامی تعلیمات اور عشق محمدیؐ کا پرچار کیا اور اخوت و محبت اور یکجہتی کی باتیں کیں۔ استحکام وطن اور وطن سے محبت ان کا مشن تھا مرحوم ایک عوام دوست اور سیاسی رہنما کے طور پر اسلام کے تمام مکتبہ فکر کے حلقوں میں عزت و احترام سے دیکھے جاتے ہیں۔ حب نبیؐ کا جذبہ اور آل محمدؐ سے بے پناہ عقیدت ان کا اخروی سرمایہ تھا۔

مرحوم کی عمر ۶۵ برس کے قریب تھی وہ گجرات کے ایک سربر آوردہ مذہبی خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔ سید محمود شاہ نے جوانی میں قدم رکھا ہی تھا ان کی دلچسپی قومی اور سیاسی مسائل سے بڑھنے لگے۔ تعلیم و تربیت کے دوران ہی مسلمانوں کے حقوق کے لئے مختلف محاذوں پر لڑی جانے والی جنگ میں سرگرمی سے حصہ لیا خصوصاً قیام پاکستان کی تحریک میں نمایاں خدمات سرانجام دیں اگرچہ تحریک پاکستان کے بیج بہت پہلے سے بوئے جانے لگے تھے۔ مگر ان سے گل بوٹے اس صدی کی پانچویں دہائی میں پھوٹنے لگے۔ قرار داد لاہور کی منظوری کے طرف بڑھتے گئے۔ محمود شاہ ان بگولوں کے ہمسفر رہے ۱۹۴۵ء کے فیصلہ کن انتخابات میں مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے نامزد مسلم لیگی امیدواروں کی انتخابی مہم میں زور دار حصہ لیا۔

marfat.com

فاطمہ جناح کی حمایت کی اور ان کے الیکشن ایجنٹ بنے۔ ۱۹۷۰ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی زبردست تائید و حمایت کی ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت تحریک میں پھر جیل گئے۔ وہ جمیعت العلماء پاکستان کے سینئر نائب صدر بھی رہے مگر ۱۹۷۷ء میں مولانا شاہ احمد نورانی سے اختلاف کی بنا پر اپنی علیحدہ جمعیت قائم کی۔ گزشتہ سال انہوں نے مس بینظیر بھٹو کی حمایت کا اعلان کیا۔ ان کا ایک بیٹا سید عبدالمجید شاہ سٹی پیپلز پارٹی کا نائب صدر ہے صاحبزادہ سید محمود شاہ بے باک اور نڈر مقرر تھے انہوں نے اصولوں پر کبھی سودے بازی نہ کی اور اپنی حق گوئی کے لئے پسند کئے جاتے تھے مسجد حاجی پیر بخش کی تعمیر نو ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے یہ شہر کی خوبصورت مساجد میں بہت نمایاں ہے سید محمود شاہ دینی اور سیاسی اعتبار سے ایک متحرک شخصیت تھے۔ خدا معفرت کرے وہ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔

===

روزنامہ مشرق لاہور ۳۰ جولائی ۱۹۸۷ء

مولانا صاحبزادہ محمود شاہ گجراتیؒ

یادرفتگان۔ سید باقر علی رضوی

برصغیر کی سرزمین کو یہ شرف حاصل ہے کہ جب سے یہاں پر محمد بن قاسمؒ نے قدم رکھا اسی دن سے یہاں پر نور اسلام کی روشنی نے یہاں کے باشندگان کو اپنے روحانی فیض سے جگمگایا اور توحید و رسالتؐ کے نعرے گونجے آج سے چالیس سال پہلے کی بات ہے کہ جب پورے ہندوستان میں قائداعظم کی قیادت میں مسلم لیگ کے ہلالی

marfat.com

پرچم تلے مسلمانان ہند حصول پاکستان کی جدو جہد کر رہے تھے تو ان میں مشائخ عظام، علمائے کرام دینی و سیاسی رہنما پاکستان کے حصول کے لئے انگریز اور ہندو سے آزادی کی لڑائی میں مصروف تھے۔ گجرات کی سرزمین سے بھی ایسے ایسے لوگ شامل تھے جنہوں نے پاکستان کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادی تھی انہی حضرات میں حضرت سید محمود شاہ گجراتی بھی شامل تھے۔ حضرت شاہدولہ ولیؒ کی سرزمین کے اس فرزند نے آخری دم تک اسلامی تعلیمات اور عشق محمدیؐ کا پرچار کیا اور اخوت و محبت اور یکجہتی کی باتیں کیں۔ استحکام وطن اور وطن سے محبت ان کا مشن تھا مرحوم ایک عوام دوست اور سیاسی رہنما کے طور پر اسلام کے تمام مکتبہ فکر کے حلقوں میں عزت و احترام سے دیکھے جاتے ہیں۔ حب نبیؐ کا جذبہ اور آل محمدؐ سے بے پناہ عقیدت ان کا اخروی سرمایہ تھا۔

مرحوم کی عمر ۶۵ برس کے قریب تھی وہ گجرات کے ایک سربر آوردہ مذہبی خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔ سید محمود شاہ نے جوانی میں قدم رکھا ہی تھا ان کی دلچسپی قومی اور سیاسی مسائل سے بڑھنے لگے۔ تعلیم و تربیت کے دوران ہی مسلمانوں کے حقوق کے لئے مختلف محاذوں پر لڑی جانے والی جنگ میں سرگرمی سے حصہ لیا خصوصاً قیام پاکستان کی تحریک میں نمایاں خدمات سرانجام دیں اگرچہ تحریک پاکستان کے بیج بہت پہلے سے بوئے جانے لگے تھے۔ مگر ان سے گل بوٹے اس صدی کی پانچویں دہائی میں پھوٹنے لگے۔ قرار داد لاہور کی منظوری کے طرف بڑھتے گئے۔ محمود شاہ ان بگولوں کے ہمسفر رہے ۱۹۴۵ء کے فیصلہ کن انتخابات میں مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے نامزد مسلم لیگی امیدواروں کی انتخابی مہم میں زور دار حصہ لیا۔

marfat.com

مرکزی اسمبلی میں پنجاب سے مسلم لیگ کو سو فیصد کامیابی حاصل ہوئی۔ جبکہ پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ سب سے بڑی جماعت بن کر ابھری، انگریز کانگرس اور یونینسٹ پارٹی کے سازش کے تحت قائم کئے گئے اتحاد نے پنجاب میں سب سے بڑی پارٹی ہونے کے باوجود مسلم لیگ کو برسر اقتدار نہ آنے دیا اور یوں بقول بلھے شاہ

در کھلا حشر عذاب دا　　براحال ہو یا پنجاب دا

پنجاب پر عذاب کے دروازے کھل گئے اور اس سرزمین کا براحال ہوا، مسلم لیگ کو اس کے جائز حق سے محروم کرکے یونینسٹ پارٹی کے خضر حیات ٹوانہ کو حکومت بنانے کی دعوت ملی۔ کانگرس اکالی دل اور سکھ راجوں مہاراجوں نے اس بے اخلاق حکومت کو مضبوط تر کیا اسی اثناء میں مسلم لیگ کے دفتر کی تلاشی سے دفعہ ۱۴۴ء کی خلاف ورزی کی آڑ میں (جنوری ۴۷ء) میں خضر وزارت کے خلاف زبردست تحریک چلی جس نے حکومت کو مستعفی ہونے پر مجبور کردیا۔ سید محمود شاہ گجراتی نے اس تحریک میں مؤثر کردار ادا کیا انہیں گرفتار کرلیا گیا مگر انکے مریدوں اور عقیدت مندوں نے بدستور اس میں حصہ لیا اور آخر کار یہ تحریک کامیاب ہوئی۔

محمود شاہ گجراتی قیام پاکستان کے بعد بھی بنیادی حقوق کے لئے چلائی گئی ہر تحریک میں شامل رہے مختصراً یہ کہ سیماب صفت محمود شاہ نے اپنی زندگی انسانی اقدار کی سربلندی کے لئے وقف کردی اور اس جدوجہد میں کسی مرحلے پر کسی سمجھوتے سے اپنے دامن کو داغدار نہیں کیا۔ پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ خدا انہیں غریق رحمت کرے۔

اور ابھی حضرت محمود شاہ گجراتیؒ کا کفن بھی میلا نہ ہوا تھا کہ تحریک پاکستان کے ممتاز

marfat.com

رہنما اور عالم اور روحانی بزرگ حضرت پیر سید جماعت علی شاہؒ کے پوتے اور دربار علی پور شریف کے سجادہ نشین الحاج سید علی حسین شاہ صاحب ۷۲ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کے جوار رحمت میں منتقل ہو گئے۔ آپ کے انتقال سے پورے برصغیر کے ان مسلمانوں کو دلی صدمہ پہنچا ہے جو آپکے دادا پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ سے فیض روحانیت حاصل کرتے تھے۔ پیر سید علی حسین شاہ صاحبؒ نے اپنی تمام زندگی کو انہی راہ پر گامزن رکھا جو حضور رسالت مآبؐ کی سنت مطاہرہ سے مطابقت رکھتا تھا۔ آپ کے فیض حاصل کرنے والوں میں ملک اور بیرون ملک میں لاکھوں افراد شامل ہیں دربار علی پور شریف روحانی مرکز کے علاوہ غربا و مساکین کی مشکلات و حاجات کا بھی مرکز ہے پیر صاحبؒ کا اس وقت دنیا سے اٹھ جانا محب وطن اور عاشقان رسولؐ و آل رسولؐ کے لئے ایک روحانی سانحہ ہے۔

===

روزنامہ خدیبہ ہفتہ ۵ محرم الحرام ۲۸ جولائی ۱۹۹۰

گجرات (نمائندہ خصوصی) مجاہد ملت ابو الوفا صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کا تیسرا سالانہ عرس مبارک آج یہاں ان کے مزار پر انتہائی عقیدت و احترام سے منایا گیا اس موقع پر ان کے مریدوں عقیدت مندوں پرانے ساتھیوں مداحوں اور معززین شہر کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صدر انجمن حقوق شہریاں گجرات سید باقر رضوی نے کہا کہ وہ دوسرے مسلک کے باوجود صاحب زادہ سید محمود شاہ گجراتی کے عقیدت مندوں میں شامل رہے۔ جہانگیر محمود چیمہ ایڈووکیٹ نے کہا کہ گزشتہ دور آمریت میں جب انہیں جیل بھجوایا گیا تو ان کی رہائی تک شاہ

marfat.com

صاحب ہر جمعہ کے خطبہ میں حکومت کی غلط پالیسیوں کی مذمت کرتے رہے تاوقتیکہ حکومت نے انہیں جیل سے رہا نہ کیا گجرات شیخ برادری کے بزرگ رہنما شیخ منظور حسین نے شاہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہ وہ اپنے وقت کے نڈر اور بے باک انسان تھے سابق ایم پی اے چوہدری محمد سرور جوڑا نے کہا کہ وہ ہمعمر اور ہم مسلک ہونے کے باوجود اکثر لڑ بھی لیا کرتے تھے۔ لیکن شاہ صاحب کو حقوق ہمسائیگی کا بڑا پاس تھا اور وہ اکثر معاف اور در گزر کرنے کے عادی تھے انہوں نے بتایا کہ اگر وہ چاہتے تو اپنی خدمات کے صلے میں مختلف حکومتوں سے فائدے اٹھا سکتے تھے لیکن انہوں نے ہمیشہ حق بات کرنے کا عزم برقرار رکھا۔ وائس چیئرمین بلدیہ عنایت اللہ بٹ نے شاہ صاحب کو تحریک پاکستان اور ختم نبوت میں مجاہدانہ کردار پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا انہوں نے کہا کہ اگلے سو سال تک شاہ صاحب جیسا مرد قلندر گجرات میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ سید علی حسین شاہ نے کہا کہ شاہ صاحب کی سرپرستی سے جہاں ان کے اہل خاندان محروم ہو گئے ہیں وہاں پاکستان کے محب وطن حلقے بھی ان کی دینی اور اسلامی خدمات اور دعاؤں سے تہی دست ہو گئے۔ ختم شریف پیر بلھے شاہ نے پڑھا دعائے خیر اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن اور مجاہد ملت کے سجادہ نشین صاحب زادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے کرائی۔ اس تقریب میں علمائے کرام نعت خوان قاری حضرات کے علاوہ میاں محمد سعید پگانوالہ میاں منیر حسین پگانوالہ چوہدری ندیم اصغر جوڑا اور گجرات ڈسٹرکٹ جیل کے اعزازی ممبر ملک محمد نواز نے بھی شرکت کی۔

marfat.com

CECO
سیکو پنکھے
FANS

CECO ELECTRICAL INDUSTRIES,
G.T. Road, Gujrat. Ph: 523613

مینیجر ڈائریکٹر سیکو پنکھے جی ٹی روڈ گجرات شارق صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں ۱۹۸۷ء حج کی ادائیگی کیلئے مکہ معظمہ میں تھا- ۲۵ جولائی کو صبح ہی ہر حاجی کی زبان پر تھا کہ صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کا وصال ہو گیا ہے- یہ ان کی ملی و دینی خدمات کا اثر تھا کہ مکہ اور مدینہ میں بھی آناً فاناً خبر پہنچ گئی-

RAEES
رئیس پنکھے
FANS

Sony Engineering Corporation

Near Faisal Cinema, G.T. Road, Gujrat. Pakistan.
Tel: 04331-514417, Res: 513002-27561

Muhammad Sarwar Bhatti

marfat.com

باب ہشتم

تاثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مجاہد ملت پیر سید محمود حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ذات گرامی دینی و روحانی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں۔ اپنی دینی اور ملی کاوشوں کے اعتبار سے ان کی گراں قدر خدمات لائق صد تحسین ہیں۔ زندگی بھر اشاعت دین میں ان کی محنت شاقہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق و محبت کی علامت ہی نہیں بلکہ ایک ایمان افروز داستان ہے۔

علم و عمل اور ریاضت و اطاعت کے حوالے سے بجا طور پر آپ کو اپنے والد مکرم شاہ ولایت، پیر سید ولایت حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ مجاز اعلحضرت امیر ملت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کی دعاؤں اور تمناؤں کا حاصل ہی کہا جاسکتا ہے۔

اپنے والد ذیشان کی مثل پیر خانہ سے انکی پر خلوص عقیدت اور مرشد پاک اعلحضرت امیر ملت رحمتہ اللہ علیہ کی ان پر شفقت خاص بدرجہ غایت قابل رشک رہی ہے۔ میری خواہش ہے اور دلی دعا بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کا روحانی فیض عام جاری و ساری رہے۔ آمین ثم آمین

سید افضل حسین جماعتی

سجادہ نشین دربار عالیہ شاہ جماعت

علی پور سیداں شریف ضلع نارووال

marfat.com

منجانب:- قاری عبدالعزیز نقشبندی ناظم اعلیٰ
جامعہ صدیقیہ نورالقرآن پرانالالہ موسیٰ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

بطل حریت، مجاہد ملت حضرت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ اہل سنت کا اعظیم سرمایہ تھے۔ آپ نے بانی پاکستان حضرت قائداعظم کے شانہ بشانہ تحریک پاکستان میں کام کیا۔ آپ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوریؒ کے مرید خاص تھے۔

امیر ملت رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر سید محمود شاہ گجراتی نے پاکستان کیلئے دن رات ایک کر دیا۔ دسٹرکٹ جیل گجرات کی چھت پر سب سے پہلے پاکستان کا جھنڈا لہرانے والے سید محمود شاہ گجراتی ہی تھے۔ آپ نے تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ بھٹو حکومت میں آپ کو میانوالی جیل کی پھانسی کوٹھڑی میں رکھا گیا۔ لیکن اس مرد مجاہد کے پائے استقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔ شہر گجرات میں سید محمود شاہ گجراتی نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس کو عظیم سے عظیم تر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

آپؒ کے وصال سے اہل سنت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا بہت مشکل ہے۔ مولائے کریم آپؒ کو علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

marfat.com

حاجی ملک غلام قادر نقشبندی

سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مسلم ہائی سکول گجرات

جو یہاں آیا ہے اس کو جانا ہو گا ایک دن
جب فنا ٹھہری تو پھر کیا سو برس کیا ایک برس

کائنات کی پیشانی پر ,,کل من علیھا فان،، کا نوشتہ روز ازل سے موجود ہے۔ جو کبھی مٹا ہے نہ مٹے گا۔ موت ہر ایک کو آتی ہے۔ لیکن کچھ حوادث زمانہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے اس قدر روح فرسا ہوتے ہیں۔ کہ جن کو فراموش کرنا کسی کے بس میں نہیں ہوتا۔ حافظ القرآن مجاہد تحریک پاکستان غازی جہاد کشمیر مجاہد ملت ابو الوفا صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات انہی اہم حوادض میں ایک ہوش ربا سانحہ ہے۔ مجاہد ملتؒ دور حاضر کے رازی اور غزالی تھے ان کی وفات " موت العالم " کے مصداق ہے۔ ان کی ذات والا صفات اس آخری دور میں اپنے اسلاف کے مجموعہ کمالات تھی۔ آپ کی پوری زندگی اسلام کے نفاذ اور مسلمانوں میں دینی تحریک کے احیاء کیلئے گزری۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی اعلاء کلمتہ اللہ کیلئے وقف کر رکھی تھی۔

تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت، جہاد کشمیر میں مجاہد ملت کی خدمات ناقابل فراموش ہیں سیاست کے میدان کے ساتھ ساتھ مدارس دینیہ کی تاسیس علوم اسلامیہ کی تدریس اور اخلاق و اعمال کی تہذیب و تعلیم میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہ تھے۔ آپ جہاں ایک مدبر سیاسی راہنما تھے۔ وہیں ایک نکتہ دان مفسر، مشفق مدرس، صاحب دل مرشد بھی تھے۔

استغناء کا یہ عالم تھا کہ ارباب اقتدار کی پیشکشوں کو بار بار مسترد فرمایا۔ دولت والوں کو اہمیت دینے کی بجائے ہمیشہ متوسط طبقے کو اپنے قریب رکھا۔ اتباع سنت بھی اللہ نے کمال درجے

marfat.com

کی عطا کی تھی۔ لباس سے لے کر کھانے پینے تک ہر لمحہ سنت پر عمل فرماتے تھے۔ یہ ایک حقیقت ہے حضرت مجاہد ملت ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

دعا ہے کہ اس پیکر صدق و صفا، سراپائے وقار و تمکنت، مجسمہ ورع و تقویٰ، مخزن علم و عمل جامع کمالات بزرگ کی روح پاکیزہ ابر رحمت کے فیض قدسی سے ہمیشہ سرشار اور شاداب رہے۔ (آمین ثم آمین)

****

منجانب:- حضرت علامہ مفتی غلام رسول
ناظم اعلیٰ:- جامعہ عربیہ سید گول لالہ موسیٰ ضلع گجرات

مجاہد ملت حضرت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ اپنے دور کی نابغہ روزگار تاریخ ساز شخصیت تھے۔ آپ بلند پایہ خطیب، شعلہ نوامقرر، حق گو عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ملکی سیاست پر بھی نہایت گہری نظر رکھتے تھے۔

طبعاً فیاض، دوستوں کے دوست اور مخالفین کے کھلم کھلا مخالف تھے۔ قبلہ شاہ صاحب نے اوائل عمر ہی سے ملکی سیاست میں دلچسپی لینی شروع کی اور میری پوری زندگی میں ایسی کوئی دینی تحریک نظر نہیں آئی جس میں شاہ صاحب نے پوری گرم جوشی سے حصہ نہ لیا ہو۔ اور اپنے فن خطابت سے حاضرین کو مسحور اور قائل نہ کیا ہو۔

****

منجانب:- پیرزادہ سید بشارت حسین شاہ
خطیب اعظم کیتھلے (برطانیہ)

حضرت ابو الوفا۔ صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ نے ساری عمر خودداری اور حق

marfat.com

گوئی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اپنے جد امجد حضرت امام حسین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر باطل قوت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ میں آپ کے ساتھ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں جیل تھا۔ وہاں بھی آپ کے شب وروز معمولات میں کوئی کمی نہ ہوئی۔

آپ بلند پایہ خطیب اور مقرر تھے۔ عظیم المرتبت مجاہد تھے آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ میں جو کچھ بھی ہوں امیر ملتؒ اور شہنشاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ کے فیض کی وجہ سے ہوں۔

منجانب:- صاحبزادہ غلام صدیق احمد نقشبندی

صدر انجمن گلزار مدینہ گجرات

حضرت قبلہ پیر محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ سنیوں کی آن بان تھے۔ سنیت کیلئے ساری زندگی جہاد فرماتے رہے۔ ملک و ملت کی بھرپور نمائندگی آپ کا ہی حصہ تھا۔ فطرتاً اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی طبیعت سے نوازا تھا کہ جو حق اور باحق کی فوری پہچان کر کے حق کیلئے اپنے تمام وسائل وقف کر دیتے تھے۔

آپ کا وصال اہلسنت پاکستان کیلئے عموماً اور اہلِ گجرات کیلئے خصوصاً ایک عظیم نقصان ہے جو آئندہ برسوں تک پورا نہیں ہو گا۔

امید ہے کہ فرزند ارجمند جناب سید سعید احمد شاہ گجراتی اپنے والد بزرگوار کی کمی کو پورا فرمائیں گے۔ پاکستان اور تحریک کارکن کی خدمات کا اعتراف نہ کرنا بہت بڑی زیادتی ہے۔ تحریک پاکستان کے کارکنان کو میڈل دیتے وقت بڑی زیادتی ہے کہ صحیح مجاہد تحریک پاکستان کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پیر سید محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر

marfat.com

جمیل اور نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

****

منجانب:۔ شبیر حسین غفاری

ٹھٹھہ فقیر اللہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ فون:۔ 525369

صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ ایک ایسے مرد مجاہد تھے۔ جنہوں نے مصائب و آلام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پرچم اسلام بلند رکھا۔ ہر جابر و ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق بیان کر کے آنے والی نسلوں کیلئے طرز حیات چھوڑا ہے۔ وہ مرد مجاہد تحریک پاکستان اولیاء کرام اور مشائخ عظام کے نقش قدم پر چلنے کو ترجیح دیتے تھے۔ سادگی اور شفقت ان کی گھٹی میں بسی ہوئی تھی ہر ایک سے محبت اور الفت سے پیش آنا انہیں کا خاصہ تھا۔

****

منجانب:۔ پیر غلام رسول غفاری

بزرگ راہنما تنظیم الغفاری پاکستان تحصیل گجرات 512807

حضرت مجاہد ملت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ تحریک پاکستان کے نامور مجاہد بے باک خطیب اور صاحب دل ہستی شہنشاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ کے لخت جگر تھے۔ جن کے قائدانہ جذبات اور خطابت کے بے لاگ تبصرہ کے اہل گجرات گواہ ہیں۔ آپ ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے ہر مذہبی اور ملی تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہم لوگوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق

marfat.com

عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

****

منجانب:- حاجی محمد یوسف غفاری

صدر تنظیم الغفاری پاکستان سٹی گجرات

الغفاری فرنیچر ہاؤس گجرات

مجاہد ملت ابو الوفا حضرت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی نے جہاں ملک و ملت کیلئے اپنی زندگی اور صحت کی پروانہ کی اسی طرح دین الٰہیہ کے کاموں میں بھی اپنا تن من دھن قربان کر دیا۔ ایسے مرد مجاہد کبھی کبھی پیدا ہوتے ہیں۔

marfat.com

استاذ العلماء الحافظ

حضرت مولانا عارف صاحب مد ظلہ العالی

اے تصوّر ! جہاں دکھا دے پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایّام تو
نہ پائے رفتن ! نہ جائے ماندن کے مصداق ! ہاتھ کانپتا اور قلم لرزتا ہے
حیرت ہے کیا لکھوں اور کس طرح لکھوں

حریفاں بادہ ہا خوردند و رفتند
نہی خم خانہ ہا کردند و رفتند

بستان دین کی سرسبزی اور شادابی ماضی کا خواب بن کے رہ گئی ۔ ناگاہ نہ وہ زمانہ رہا نہ وہ اشخاص نہ وہ اختلاط رہا نہ وہ ارتباط ۔ مادی انقلاب کے ساتھ ذہنی انقلاب نے دل کی دنیا ہی بدل دی نئی روشنی کے پجاری ۔

توچہ دانی عصر ما با ماچہ کرد
از جمالِ مُصطفٰی ﷺ بیگانہ کرد

عالم آزادگان ہے ۔ اِک جہاں سب سے الگ ہے زمین ان کی، دَور اُن کا، آسمان سب سے الگ، سب کی سُن لیتے ہیں ۔ اپنی کہتے نہیں ۔ ہے کوئی بھیدی اور ان کا رازدان ان سب سے الگ انہی بزرگ ہستیوں میں سے نادرۂ روزگار ہمارے حضرت سید ولایت علی شاہ صاحب نقشبندی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ تھے ۔ جن کا عرس مبارک 31 جولائی اور پھر ماہ اکتوبر کی آخری تاریخوں میں ہر سال

marfat.com

منایا جاتا ہے ۔ وہ مبارک نقشہ ذہن میں آتا ہے تو بے اختیار زبان کہہ اٹھتی ہے۔

حیف در چشم زدن صحبت باد آفرشد
روئے گل سیر نہ دیدیم بہار آفرشد

اپنی یاداشت کے مطابق کچھ عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

آپؒ موضع رانیوال سیداں ضلع گجرات کے خاندانِ سادات کے چشم و چراغ تھے ۔ آپؒ کے اسلاف بلند دینی مقامات کے مالک بتائے جاتے ہیں۔ آپ کے ابتدائی حالات اور تحصیلِ علم کے واقعات تو میرے علم سے باہر ہیں۔ البتہ آپ کبھی کبھی اپنے عزیزوں سے فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگوں نے صاحبزادگی میں آنکھ کھولی ہے ۔ تمہیں کیا معلوم علم کے مراحل کس طرح طے ہوتے ہیں۔ ان کا حال کچھ ہم ہی جانتے ہیں۔ بہر حال جس وقت آپ سے میرا تعارف ہوا ۔ آپ حضرت محدث علی پوری سید جماعت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز کی حیثیت سے مسجد حاجی پیر بخش مرحوم میں امامت کے فرائض بھی ادا کرتے تھے ۔ انجمن خدام الصوفیہ کے بانی اور سرپرست بھی تھے ۔ آپ کے زیر سایہ حفظ قرآن مجید کا مدرسہ بھی تھا۔ اپنے وقت میں ضلع گجرات میں سلسلہ نقشبندیہ کے بلند مرتبہ پیر طریقت ہونے کے باوجود طلباء کو خود پڑھاتے تھے ۔ ضلع بھر میں آپ کے تلامذہ اور فیضیافتہ حفاظ کی بہت تعداد ہے ۔

پہلی ملاقات:

غالباً 1928 یا 1929ء کا ذکر ہے میں وزیر آباد پڑھا کرتا تھا۔ شاہ صاحب قبلہ علی پور شریف جا رہے تھے ریل کا سفر تھا ۔ وزیر آباد گاڑی بدلنا تھی ۔ میرے ماموں بابو عبدالرحیم صاحب آپ سے بیعت تھے ۔ وہ آپ سے

marfat.com

ملاقات کے لئے اسٹیشن پر آئے میں بھی ساتھ تھا۔ آپ پلیٹ فارم پر گاڑی کا انتظار فرما رہے تھے ۔ حاضری نصیب ہوئی ماموں صاحب نے میرا تعارف کرایا۔ آپ نے میرے سر پر دست شفقت رکھا اور دعا فرمائی اتنے میں گاڑی آئی آپ سوار ہوئے اور علی پور شریف روانہ ہو گئے ۔ پہلی ملاقات اتنی ہی تھی۔

اسکے بعد 1930ء میں گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج میں داخل ہوا۔ جو بعد میں نارمل سکول بنا ان دنوں آپ کے ہم زلف سید فضل شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مسجد ملک غفار کابلی گیٹ گجرات میں امام تھے ۔ میرا قیام انہی کے پاس تھا۔ صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب پرائمری پاس کر چکے تھے ۔ قبلہ شاہ صاحب فرماتے تھے کہ سکولوں میں بچوں کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ گھر والے کہتے تھے لڑکا بے حد ذہین ہے ۔ اس کی تعلیم جاری رکھنی چاہیے ۔ سید فضل شاہ صاحب نے قبلہ شاہ صاحب سے ذکر کیا کہ میرے پاس کالج کا ایک طالب علم قیام پذیر ہے ۔ جو پکا نمازی ہے ۔ وہ صاحبزادہ صاحب کو انگریزی پڑھا دیا کرے گا۔ اور میں باقی مضامین پڑھا دیا کروں گا۔ اس پر آپ رضا مند ہو گئے ۔ اور مجاہد ملت صاحبزادہ محمود شاہ صاحب میرے پاس آنے لگے ۔ اس تعلق کی بنا پر شاہ صاحب مہربانی فرمانے لگے ۔ سردی کا موسم تھا ۔ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ قاضی عبدالحکیم مرحوم تراویح میں قرآن مجید سنا رہے تھے ۔ صابووال کے ایک نابینا حافظ سامع تھے ۔ سورہ الاحزاب شروع ہوی حافظ صاحب کو لقمہ لگا۔ مگر سامع صاحب اونگھ گئے تھے ۔ قاضی صاحب تین بار رکے ۔ تیسری بار رکے تو میں نے لقمہ دیدیا۔ قاضی صاحب نے نماز ختم کی تو نمازیوں نے مجھے گھیر لیا "تم تو حافظ ہو اب تک چھپے رہے ہوئے ۔ میرے انکار کو سب نے انکسار سمجھا۔ صبح سید فضل شاہ صاحب نے مجاہد ملت حضرت صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب سے کہا کہ تمہارے استاد تو حافظ ہیں۔ انہوں

marfat.com

نے جا کر قبلہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو بتایا۔ اگلے دن قبلہ شاہ صاحب مسجد ملک غفار کی طرف سے ہی گزرے ۔ مجھے دیکھا تو بڑی محبت سے فرمایا۔ " ماسٹر جی مبارک ہو تم تو حافظ ہو " میں مارے شرم کے زمین میں گڑ گیا۔ لیکن غیرتؔ نے للکارا۔ " زبان خلق نقارہ خدا ہے " شاہ صاحب قبلہ کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے کلمات نے اتنا اثر کیا کہ اسی سال میں حافظ قرآن ہوگیا۔

==

مجاہد ملتؒ کے ساتھی حضرت مولانا مولوی حیات نقشبندیؒ
صدر تنظیم العلماء گجرات کے تاثرات

حضرت مجاہد ملت ابو الوفا پیر سید محمود شاہ صاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ 25 دسمبر 1920ء میں پیدا ہوئے ۔ آپؒ نے ساڑھے گیارہ سال کی قلیل عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور درس نظامی کی سند لاہور ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ سید صاحب کے تقوی کا یہ عالم تھا کہ وقت کے جید علماء نے کہا تھا کہ اگر کسی نے پورا مسلمان دیکھنا ہو تو وہ سید صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کر لے ۔ سید صاحب کے فرمان کے مطابق صاحبزادہ پیر سید محمود شاہ صاحب مفتی پاکستان حضرت مفتی احمد یار خاں صاحب بدایونی رحمتہ اللہ علیہ کو گجرات لے آئے ۔

حسان پاکستان حضرت قاری احمد حسینؒ کو بھی حضرت مجاہد ملت ہی گجرات لائے تھے ۔ اور قاری صاحب کو حسان پاکستان کا لقب بھی مجاہد ملت ہی نے دیا تھا۔ مفتی احمد یار خاں صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اگر پاکستان میں کوئی سنیت کا داعی ہے تو وہ صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی ہی ہیں۔

marfat.com

ی صاحب خود منظوری کے آرڈر لے کر آئے ۔ ملک بھر کے علماء و مشائخ اجلاس میں شریک تھے سب بیک زبان پکار اٹھے کہ جرات اور مقام سید محمود شاہ صاحب ہی کو حاصل ہے کہ اتنی مخالفت کے باوجود جلسہ ہوگیا ہے اور حکومت کو گھٹنے ٹیکنا پڑے ہیں۔

====

تحریک ختم نبوت ﷺ

1971ء کی تحریک ختم نبوت میں جب آپ نے گرفتاری پیش کی۔ تو میں اور سید حسین شاہ آف رانیوال سیداں کے علاوہ بہت سے علماء آپ کے ساتھ تھے ۔ ان کے علاوہ جناب میاں رحمت علیؒ بھی تھے ۔ تو سید عنایت اللہ شاہ بخاری آپ کو جیل میں ملنے گئے ۔ تو حضرت مجاہد ملتؒ نے شاہصاحب سے کہا کہ آپ تحریک کی قیادت کریں ۔ اور ہدایات دیں تاکہ تحریک اسی جوش وخروش سے جاری رہے ۔ لیکن شاہصاحب نے دست بستہ عرض کی کہ جناب شاہصاحب یہ آپ ہی کا خاصہ ہے ۔ آپ جرات اور بے باکی سے بات کرسکتے ہیں۔ ہم یہ کام نہیں کرسکتے ۔ اس کے بعد دیگر علماء اور مریدین کو رہا کر دیا گیا اور صاحبزادہ صاحب قبلہ کو میانوالی جیل میں پھانسی کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا۔ پھر آپ کو سیالکوٹ جیل میں بھیجا گیا۔ وہاں میاں رحمت علیؒ صاحب آپ کے پاس جایا کرتے تھے ۔ اسی دوران آپ کی رہائی کے آرڈر ہوگئے مگر آپ نے فرمایا کہ جب تک مطالبات منظور نہیں ہونگے میں رہا نہ ہونگا۔ آخر کار حکومت وقت نے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا اور آپ رہا ہوکر گجرات تشریف لائے ۔ گجرات آمد پر آپ کا استقبال فقید المثال کیا گیا۔

===

marfat.com

"جہاد کشمیر"

جہاد کشمیر میں آپ نے جو خدمات سرانجام دیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ میں بحیثیت خادم آپ کے ساتھ تھا۔ دشمن کی گولیاں قبلہ مجاہد ملتؒ کے پاؤں کے درمیان سے گزر رہی تھیں۔ تو آپ نے فرمایا! ماسٹر حیات صاحب آپ فکر نہ کریں۔ دشمن کی یہ گولیاں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ شاہصاحب نے ہم لوگوں کو حسن پٹھان جانے کا حکم دیا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ہمارے جوتے اتروا لیے گئے۔ اور اسلحہ فراہم کیا گیا۔ عشاء کے بعد مارچ کا حکم ہوا۔ رات کو بھمبر پہنچ کر حملہ کر دیا۔ ہندو فوج سوئی ہوئی تھی۔ اور مجاہدوں کے حملہ کی تاب نہ لاسکی۔ اور ہتھیار ڈال دیئے۔ اس طرح بغیر جنگ کے بھمبر فتح ہوگیا۔ فتح یاب ہوکر گجرات واپس آگئے۔ رام پیاری محل میں ہندو مرد اور عورتوں کو گرفتار کرلیا۔ اس وقت سید عنایت اللہ شاہ نے بیان دیا کہ مسلمان کشمیر میں جو جہاد کر رہے ہیں۔ یہ جہاد نہیں ہے۔ بلکہ حرام موت ہے۔ اس کا جواب قبلہ مجاہد ملت نے دیا تھا۔ علماء سو نے فتوی دیا کہ قائداعظم۔ کافرِاعظم ہیں۔ یہ کوٹ پتلون پہنتا ہے۔ گاندھی اور نہرو حق پر ہیں۔ اسلئے کانگریس کو ووٹ دیئے جائیں اس وقت بھی مجاہد ملت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ نے اس فتوی کا جواب دیا۔ اور فرمایا کہ ہمیں یہ پرواہ نہیں ہے کہ قائداعظم کوٹ پتلون پہنتے ہیں (شریعت میں کوٹ پتلون جائز ہے)۔ قائداعظمؒ ہمارے وکیل ہیں۔ اور مسلمان ہیں۔ ان پر اعتماد ہے۔ ہم نے پاکستان حاصل کرنا ہے۔ تمہارے وکیل نہرو اور گاندھی ہیں۔ ہمیں ہندو پر اعتماد نہیں ہے۔ مسجد حاجی پیر بخش کے سامنے جلسہ عام میں آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ قائداعظمؒ اگر کوٹ پتلون پہنتے ہیں تو نہرو اور گاندھی کہاں کے تہجد گزار ہیں۔ اس پر ان علماء کے منہ بند ہوگئے۔

marfat.com

مولوی چراغ دین دیوبندی نے کہا کہ ہم سب مولوی ایک طرف ہیں اور سید محمود شاہ گجراتی اکیلا ہی ہم پر بھاری ہے ۔ تو مولوی احمد دین سہونتروی نے فرمایا تھا۔ کہ شیر اکیلا ہی ہزاروں گیدڑوں پر بھاری ہوتا ہے ۔ حضرت مجاہد ملتؒ نے امیر ملت محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر پورے ہندوستان کا دورہ کیا۔ اور قریہ قریہ تقریریں کیں اور مسلم لیگ کو منظم کرکے حصول پاکستان کی راہ ہموار کی۔

"جمعیت العلمائے پاکستان"

جب پرانے مسلم لیگی ختم ہوگئے اور نئے نئے لیڈر بننے لگے تو مسلم لیگ جو کہ پاکستان کی خالق جماعت تھی۔ انتشار کا شکار ہونے لگی۔ تو میاں ممتاز دولتانہ صاحب نے فرمایا کہ مسلم لیگ کے لیڈر اپنے اصولوں سے ہٹ گئے ہیں۔ تو اس وقت حضرت صاحبزادہ صاحب نے مسلم لیگ کو خیرباد کہا اور جمعیت العلماء پاکستان میں شامل ہوگئے ۔ آپ نے جمعیت کی بے لوث خدمت کی اور پورے پاکستان میں جمعیت کو منظم کیا۔ آپ کی خدمات کو بے حد سراہا گیا۔
جمعیت العلمائے پاکستان کے جلسہ میں جو کہ گجرات میں ہی تھا میں مولانا عبدالحامد بدایونی نے آپ کی خدمات کا اعتراف کیا۔ حضرت علامہ سید ابوالحسناتؒ صدر جمعیت العلماء پاکستان نے آپؒ کو خراج تحسین پیش کیا۔ پیر صاحب مانکی شریفؒ۔ پیر صاحب ڈھانگری شریفؒ اور خواجہ پیر غلام محی الدینؒ نیریاں شریف آپؒ کا بے حد احترام کرتے تھے ۔ تمام مشائخ نے متفقہ بیان جاری کیا۔ کہ صاحبزادہ صاحب حق گو۔ بے باک۔ نڈر اور مجاہد ملت ہیں۔
میں نے تمام عمر حضرت مجاہد ملت کی خدمت میں گزاری ہے ۔ نہ کسی لیڈر اور نہ کسی مولوی اور کسی دنیادار نے آپ کے سامنے آنے کی جرات کی۔ جیسا کہ پنجابی میں مشہور ہے کہ

marfat.com

"پیر محمود شاہ گجراتی دا ھرکا (پسینہ) کسے نے جھلیا ہی نہیں"
حضرت امیر ملت محدیث علی پوریؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو کام اللہ تعالی نے حضرت مجاہد ملت سے لینا ہے وہ مولویوں کے بس کی بات نہیں۔

===

"عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

حضرت مجاہد ملت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حد تک تھا۔ کہ جب کوئی نعت شریف پڑھتا تو آپ کی آنکھیں اشک بار ہو جاتیں اور نعت خوان کو مال ودولت سے نوازتے تھے۔

واقعہ: حسن محمد آرائیں جو آجکل محلہ قطب آباد سرگودھا روڈ گجرات میں قیام پذیر ہے۔ بیان کرتا ہے کہ میں سعودیہ میں ملازمت کرتا تھا۔ تو مجھ پر ایک ناگہانی مصیبت آن پڑی۔ میری بیعت سید منظور حسین شاہصاحبؒ دسوندھی پورہ سے ہے۔ میں ایک رات خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ مدینہ شریف ہے۔ اور خندق کے ایک طرف میں کھڑا ہوں اور دوسری طرف مجاہد ملت صاحبزادہ سید محمود شاہصاحبؒ اور خادم مجاہد ملت ماسٹر محمد حیات نقشبندی ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں۔ حسن چھلانگ لگا کر اس طرف آجاؤ۔ تو میں نے چھلانگ کے لیے قدم اٹھایا ہی تھا۔ کسی چیز نے اٹھا کہ مجھے دوسری طرف پہنچا دیا۔ جب صبح ہوئی تو میری مصیبت کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ اسی طرح حسن بیان کرتا ہے۔ کہ میں نے سعودیہ ہی میں ایک خواب دیکھا۔ کہ مجھے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسن دیکھو یہ کون سی جگہ ہے۔ تو میں نے دیکھ کر عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو گجرات میں حضرت پیر سید

marfat.com

دعا کروانا۔ اسی رات کو صاحبزادہ سید محمود شاہصاحب کی زیارت ہوگئی۔ اور آپ نے لالہ برکت علی صاحب کیلئے دعا مانگی۔ تو وہ تندرست ہوگئے ۔ اس لالہ برکت نے عرض کی کہ میں نے یاد تو قبلہ حاجی احمد شاہ صاحب کو کیا تھا۔ اور تشریف آپؒ لے آئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ قبلہ شہنشاہ ولایت رحمت اللہ علیہ نے خود بھیجا ہے۔

===

"خدمت خلق اور سادگی"

آپؒ نے ساری زندگی دین کی بے لَوث خدمت کی۔ امیروں کی خوشامد نہ کرتے تھے ۔ بلکہ غریب اور مسکین عقیدتمندوں کی بہت زیادہ عزت کرتے تھے ۔ یہاں تک قبلہ شہنشاہ ولایتؒ کے پرانے عقیدتمندوں کا اٹھ کر استقبال کرتے تھے ۔ اکثر ہمارے علاقے میں تشریف لاتے تو محمدنواز شاہد کے والد صاحب میاں رحمت علی نقشبندی مرحوم کو اپنے پاس بٹھاتے اور فرمایا کرتے کہ ایسے لوگوں کو ملنے سے مجھے قبلہ اباجی رحمتہ اللہ علیہ کی یاد آجاتی ہے ۔ ہر جمعتہ المبارک کو نمازِجمعہ کے بعد اپنے حجرہ مبارک میں بیٹھ جاتے اور باری باری تمام طالب علموں کو بلاتے اور ان کو پیسے دیتے تھے ۔ جب تبلیغ کی خاطر کسی گاؤں میں جاتے تو تانگے والوں کو دگنا کرایہ عطا فرماتے تھے ۔

مسلم لیگی حکومت کے دوران آپ کا اثرورسوخ بھی تھا۔ مگر کوئی ذاتی فائدہ نہیں اٹھایا۔ پچاس سال تک اسی پرانے سائیکل پر سواری کرتے رہے ۔

اتنا بڑا سیاسی لیڈر اور مذہبی راہنما ہونے کے باوجود ساری زندگی قبلہ والدصاحبؒ کی طرف سے محلہ علی پورہ میں چار مرلے کا مکان تعمیر کیا اور مکان میں زندگی بسر کر دی۔ شہر گجرات یا کسی اور شہر میں کوئی کوٹھی وغیرہ تعمیر نہ کی اور نہ ہی کسی کارخانے یا مل میں حصہ دار بنے ۔ یہاں تک وزارت اور عہدہ بھی قبول نہ

marfat.com

فرمایا۔

=

جمیعت العلماء پاکستان کے زیراہتمام لالہ موسیٰ میں جلسہ تھا۔ آپؒ کے خطاب کے بعد مولانا شاہ احمد نورانی نے فرمایا۔ کہ شاہصاحب یہ آپ کی جرات ہے۔ کہ آپؒ اس جرات اور بے باکی سے حکومت پر تنقید کرتے ہیں۔ مفتی مختاراحمد نعیمیؒ ہربات میں آپؒ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ مولانا محمد عمر اچھرویؒ اکثر گجرات تشریف لاتے تو آپؒ کے ہاں قیام کیا کرتے تھے۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ مجاہد ملت سنی علماء کیلئے ایک ہیرا اور شیر ہیں۔

حکیم الامت مفتی احمد یارخاں صاحبؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں مناظرہ میں علم اپنا استعمال کرتا ہوں۔ اور جرات صاحبزادہ سید محمود شاہصاحبؒ کی۔ اگر شاہصاحبؒ ہمارے ساتھ نہ ہوں۔ کہ آپؒ کوہاٹ میں حکومت کے خلاف تقریر کر رہے تھے۔ تو وہاں کے پٹھان رائفلیں تان کر کھڑے ہوگئے۔ امیرشاہ جو کہ ڈسٹرکٹ خطیب تھے۔ جلسہ گاہ سے اٹھ کر بھاگ گئے۔ آپ نے کسی کی کوئی پرواہ نہ کی اور اپنی تقریر کو جاری رکھا۔ آپؒ کے ساتھ میں اور منظورالکونین بھی تھے۔ جلسہ کے اختتام پر تمام پٹھان آئے اور آپؒ سے معافی مانگی۔

حضرت مجاہدملتؒ جب میانوالی جیل میں تھے۔ تو حضرت خواجہ غلام محی الدین گولڑی رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا۔ تو مولوی محمد عظیم قادری نے خواب میں دیکھا۔ شہنشاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت عبدالغفور ہزاری رحمتہ اللہ علیہ جنازے کے آگے آگے جارہے تھے۔ تو مولوی عظیم نے عرض کی آپؒ تو ظاہری طور پر دنیا سے رخصت ہوچکے ہیں۔ تو قبلہ شہنشاہ ولایتؒ نے فرمایا کہ اس جنازہ میں محمود شاہ نے آنا تھا۔ وہ جیل میں ہیں۔ تو میں اس کی جگہ جنازہ میں شریک ہو رہا ہوں۔ شہنشاہ ولایتؒ اسقدر صاحبزادہ صاحب سے شفقت فرمایا

marfat.com

کرتے تھے۔

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو دو دفعہ آپؒ کو ملنے اور دعا کیلئے گجرات حاضر ہوئے۔ مجاہد ملتؒ کے وصال کے بعد وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے بھی آپؒ کے دربار پر حاضری دی۔

مولانا اورنگ زیب راولپنڈی والے دیوبندی تھے۔ آپؒ کے جلسے میں اس غرض سے شامل ہوئے کہ آپؒ پر اعتراض کرکے جلسہ کو خراب کردونگا۔ لیکن جو اعتراض لیکر گئے ان کا جواب بغیر اعتراض کئے آپ نے اپنی تقریر میں ہی دے دیا۔ اسی جلسہ میں مولانا اورنگ زیب نے آپؒ سے معافی مانگی اور دست مبارک پر بیعت ہوگئے۔

سردار عبدالقیوم خان اکثر آپؒ سے دعا کرانے کیلئے گجرات آیا کرتے تھے۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب میں شیروانی بدلتا ہوں۔ تو حکومت بدل جاتی ہے۔ آپؒ کے منہ سے جو بات نکل جاتی تھی۔ وہ پوری ہوتی تھی۔

محترمہ فاطمہ جناح کے صدارتی الیکشن میں آپؒ نے صدرایوب کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا۔ اور محترمہ فاطمہ جناح کا ساتھ دیا تھا۔ حالانکہ گجرات کے دونوں بڑے گروہ (چوہدری ظہورالہی اور نوابزدگان) صدرایوب کے ساتھ تھے مگر اس کے باوجود گجرات میں محترمہ فاطمہ جناح کے ووٹ زیادہ تھے۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ آپؒ محترمہ کے گجرات میں پولنگ ایجنٹ تھے۔ دونوں گروپوں نے اعتراف کیا کہ صاحبزادہ صاحبؒ کا اثرورسوخ گجرات میں ہم سے زیادہ ہے۔ اسی وجہ سے آپؒ کے وصال پرملال پر ہر شخص روتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ میرا باپ آج دنیا سے رخصت ہوگیا ہے۔

"انا للہ وانا علیہ راجعون"۔

نذرانہ عقیدت بحضور مجاہد ملت رحمتہ اللہ علیہ

marfat.com

ڈھینڈے نزد کڑیانوالہ :

ڈھینڈے نزد کڑیانوالہ ضلع گجرات میں ایک بار مفتی احمد یار خاں صاحب اور عنایت اللہ شاہ بخاری کا مناظرہ تھا۔ اس وقت مفتی صاحب گجرات میں نووارد تھے اور اردو بہت گہرا بولتے تھے ۔ دیہاتی لوگ آپ کے الفاظ کو زیادہ نہ سمجھ سکے ۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عنایت اللہ شاہ صاحب نے مفتی صاحب سے مذاق کرنا شروع کردیا۔ تو فوراً ہی انجمن خدام الصوفیہ کے جنرل سیکرٹری حضرت منشی احمد دینؒ اسٹیج پر آئے اور اعلان فرمایا کہ مجاہد ملت حضرت صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب مناظر مقرر ہوتے ہیں ۔

صاحبزادہ صاحبؒ نے اس انداز سے سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا کہ علامہ سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری مات کھا گئے ۔ اور اس کے بعد کبھی بھی بخاری صاحب آپ کے مقابل نہ آئے ۔

1954ء میں ایک دن حضرت مجاہد ملت رحمتہ اللہ علیہ منشی احمد دین صاحب اور مولوی محمد عظیم قادری کو ساتھ لے کر سید عنایت اللہ بخاری صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے اور فرمایا شاہ صاحب آپ نے لوگوں کو گمراہ کرنا شروع کر رکھا ہے ۔ آیئے یہاں بیٹھ کر مسائل پر بحث کرکے فیصلہ کر لیتے ہیں۔ تو سید عنایت اللہ شاہ صاحب نے عرض کی کہ صاحبزادہ صاحب میں کبھی بھی آپ سے مناظرہ نہیں کروں گا۔ اس طرح آپ واپس چلے آئے ۔

1946 میں جب میں فوج میں ملازمت کرتا تھا اور داڑھی رکھی ہوئی تھی۔ ہندو افسروں نے انگریز کرنل سے شکایت کی کہ محمد حیات فوج میں اسلامی تبلیغ کرتا ہے اور اس نے بغیر اجازت کے داڑھی رکھی ہوئی ہے ۔ اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے ۔ اس وقت میں حضرت مجاہد ملت رحمتہ اللہ علیہ سے مشورہ لیا تو آپؒ نے فرمایا محمد حیات موت قبول کر لینا لیکن سنت رسول

marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قائم رکھنا۔ اور فکر نہ کرنا پیر طریقت مولوی احمد دین سہونتری اور حضرت شہنشاہ ولایت پیر سید ولایت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی دعائیں تمہارے ساتھ ہیں اور اعلحضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے کو لکھ دیا کہ محمد حیات کی امداد کرنا صاحبزادہ صاحب نے انگریز کرنل کو لکھ دیا کہ اگر محمد حیات کے خلاف کوئی کاروائی ہوئی تو بریلی میں ہندو مسلم فساد برپا ہو جائے گا۔ جس کے ذمہ دار صرف تم ہو گے اس پر انگریز کرنل نے بغیر کسی کارروائی کے مجھے ڈسچارج کرکے فوج کی حفاظت میں گجرات پہنچا دیا۔ اس وقت مجاہد ملت رحمتہ اللہ علیہ کی عمر مبارک صرف چوبیس برس تھی اس عمر میں آپ کی رسائی بریلی تک ہو چکی تھی جب میں گجرات پہنچا تو اس وقت تحریک پاکستان زوروں پر تھی ۔ ملک کی آزادی کے لئے حضرت مجاہد ملتؒ نوجوانوں خصوصاً کالج کے طلبہ کے وفد دیہاتوں میں بھیجتے تھے ۔ تاکہ لوگوں کو تحریک پاکستان سے قائل کیا جا سکے ۔ اور خود بھی ہر وقت تحریک پاکستان میں مصروف رہتے تھے ۔ نوابزادہ چوہدری مہدی علی مرحوم کہا کرتے تھے ۔ کہ علاقہ گجرات بلکہ پنجاب بھر میں صاحبزادہ مجاہد ملت ہی نے لوگوں کو مسلم لیگ سے روشناس کروایا۔ گجرات کے ایک ایک گاؤں جا کر لوگوں کو تحریک پاکستان کا حامی بنایا اور قائد اعظم کا تعارف کروایا۔ دیوبندی مولوی جو کانگریس کے تنخواہ دار تھے ۔ قائد اعظم کے خلاف تقریریں کرتے تھے ۔ جماعت اسلامی اور دیوبندی منظم تھے اور سنی علماء سیاست میں حصہ نہیں لیتے تھے ۔ صرف چند علماء نظر آتے تھے ۔ جو مسلم لیگ کے معاون اور حامی تھے ۔ اسی دوران امیر ملت حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ نے مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان فرمایا۔ تو دنیا نے دیکھ لیا کہ دوسرے دن تمام سنی علماء مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ۔ اس پر آپؒ نے سید امین الحسنات پیر آف مانکی شریف کو بھی مسلم

marfat.com

لیگ میں شرکت کی دعوت دی۔ اس پر ہر طرف مسلم لیگ زندہ باد کے نعرے گونجنے لگے۔

بنارس کانفرنس :

بنارس کانفرنس میں محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ مجاہد ملت حضرت صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ کو ساتھ لے گئے اور حضرت قائدِ اعظمؒ سے فرمایا کہ صاحبزادہ کو تقریر کا موقعہ دیا جائے ۔حضرت قائداعظمؒ حضرت امیر ملت کا بے حد احترام کرتے تھے اور آپ کے آگے انکار نہ کر سکتے تھے ۔ جب مجاہد ملت کو تقریر کا موقعہ ملا تو آپ نے اس انداز سے حصول پاکستان کی ضرورت کو بیان کیا۔ کہ تمام لوگ عش عش کر اٹھے ۔ تقریر کے فوراً بعد محدث علی پوری نے کھڑے ہو کر صاحبزادہ صاحب کو شاباش دی اور فرمایا کہ لوگو ! آج کے بعد پاکستان بن گیا ہے ۔

سیالکوٹ میں مسلم لیگ کا جلسہ:

بنارس کانفرنس کے بعد جب مسلم لیگ کا جلسہ سیالکوٹ میں ہوا قائد اعظم خود اسٹیج پر پہنچے تو امیر ملت محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ وہاں موجود تھے ۔ تو قائد اعظم نے آتے ہی امیر ملت سے عرض کی

Shah Sahib , Where is Mohammod Shah Gujrati,

اسی وقت قائد اعظم نے اپنی ذاتی گاڑی بھیج دی تاکہ محمود شاہ گجراتی کو جلسہ گاہ میں لایا جائے ۔ جب آپ تشریف لائے تو جلسہ پورے شباب پر تھا۔ ہجوم کا کوئی حساب نہ تھا ۔ لاکھوں کا اجتماع تھا اسٹیج پر پہنچنا بہت مشکل تھا۔ جونہی صاحبزادہ کی کار نظر آئی تو قائد اعظم خود مائیک پر آئے اور انہوں نے اعلان کیا کہ لوگو راستہ بناؤ ۔ اور ڈرائیور کو حکم دیا کہ اسی کار پر صاحبزادہ صاحب

marfat.com

کو اسٹیج پر لایا جائے ۔ ایسا ہی ہوا جب صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب گجراتی اسٹیج پر تشریف لائے تو ہر طرف پاکستان زندہ باد کے نعرے لگ رہے تھے ۔ قائد اعظم نے بذات خود صاحبزادہ صاحب کا استقبال کیا۔ اور تقریر کے لئے عرض کی۔ تقریر کے دوران قائد اعظم خود نعرے لگاتے تھے ۔ خان عبدالقیوم خاں ، خان لیاقت علی خاں ، سردار عبدالرب نشتر ممتاز دولتانہ ، خواجہ ناظم الدین کے علاوہ تمام مسلم لیگی زعماء مجاہد ملت حضرت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کی قدر کرتے تھے ۔

خواجہ ناظم الدین اور سردار عبدالرب نشتر سے آپ کے گہرے مراسم تھے ۔ اس زمانہ میں مشرقی پاکستان کے ایک ممتاز عالم دین مولانا عبدالحمید بھاشانی جو بے باکی سے بولتے تھے عوام میں مشہور ہوگیا کہ صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی بھی مغربی پاکستان کے ہیں ۔ مشرقی پاکستان کے وہ عالم بذات خود گجرات صاحبزادہ صاحب کی زیارت کے تشریف لائے ۔

پیر سید ایوب شاہ صاحب چوراہی فرمایا کرتے تھے ۔ کہ صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب گجراتی اتنی خوبیوں کے مالک ہیں کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں ان کی بیعت کرلوں البتہ آپ میرے راہنما ہیں۔

آغا شورش کاشمیری :

آغا شورش کاشمیری لاہور کا ایک صحافی تھا۔ جب اس نے اپنے رسالہ میں سنی علماء کے خلاف زہر اگلنا شروع کیا تو اس وقت تمام سنی علماء گھبرا گئے ۔ اس کے جواب میں صاحبزادہ صاحب نے فیصل آباد میں حضرت محدث اعظم مولانا سردار احمد صاحبؒ کے سامنے ایک تقریر کی اور شورش کاشمیری کا خوب اپریشن کیا۔ تو حضرت محدث اعظمؒ نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے کہا کہ ہم فیصل آباد میں شورش کے تمام رسالوں کو نذر آتش کریں گے ۔ کوئی اس کا

marfat.com

رسالہ نہیں پڑھے گا۔ ایسا ہی ہوا

بعد میں تمام سنی علماء نے فیصلہ کیا کہ شورش بہت پڑھا لکھا آدمی ہے ۔ اور اس کو ایک جماعت کی پشت پناہی بھی حاصل تھی ۔ اس لئے اس کو پیسوں کا لالچ دیا جائے تاکہ وہ ہمارے خلاف زہر اگلنا بند کر دے تو مجاہد ملت نے فرمایا کہ مجھے لاہور میں ایک جلسہ کر لینے دو بعد میں فیصلہ کر لینا تمام علماء کرام نے آپ کو ابوالکلام کا خطاب دیا اس وقت صاحبزادہ فیض الحسن شاہ صاحبؒ بھی ابوالکلام کے خطاب سے مزین تھے ۔

حضرت مجاہد ملت نے لاہور کے مشہور موچی دروازہ میں جلسہ کا انتظام کیا۔ ملک بھر کے علماء کرام اور شمع رسالت کے پروانوں کا جم غفیر تھا۔ چند علماء کی تقریروں کے بعد جب صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کی تقریر کا آغاز ہوا تو سازش کے ذریعے بجلی بند کردی اور لوگوں نے بھاگنا شروع کردیا۔ مگر صاحبزادہ صاحب جو کرسی پر بیٹھ کر تقریر فرما رہے تھے کرسی پر کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے لوگوں کو مخاطب کیا کہ جہاں جہاں لوگ ہیں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں۔ مجاہدوں کو لاؤڈ سپیکر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آپ نہ گھبرائیں خدا نے چاہا تو ہر تک آواز پہنچے گی۔ آپ نے ایسی دل پذیر تقریر کی کہ لوگ عش عش کر اٹھے اس وقت گجرات سے آپ کے ساتھ حضرت سید حسین شاہ صاحب رانیوال سیداں تھے ۔ انہوں نے بتایا کہ آغا شورش کاشمیری صبح آپ کے پاس آئے ۔ اور صاحبزادہ صاحب سے معافی مانگی اور آئندہ سنی علماء کے خلاف لکھنے سے توبہ کر لی اس واقعہ کے بعد علامہ ابو الحسنات نے صاحبزادہ صاحب کو مجاہد ملت کا خطاب دیا۔ حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب آف آلو مہار شریف نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب جمعیت العلماء پاکستان کی جان ہیں اور بے باک لیڈر ہیں۔ حضرت پیر سید محمود شاہ صاحب حویلیاں (ایبٹ آباد) والے فرمایا کرتے تھے کہ محمود شاہ صاحب گجراتی جیسی

marfat.com

ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں ۔ مولانا عبدالستار خاں نیازی نے کہا کہ سید محمود شاہ گجراتی حق گو بے باک لیڈر ہیں جس بات کو حق سمجھ لیتے اس پر ڈٹ جاتے ہیں۔

حضرت مولوی احمد دین سہونتری سے کسی نے عرض کی صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی سے وزیر چند ڈی سی نے ٹکر لی ہے ۔ تو حضرت مولوی صاحبؒ نے فرمایا کہ صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی تو ایسے مرد مجاہد ہیں کہ وزیر چند تو کیا وہ تو پہاڑ سے بھی ٹکرا جائے تو پہاڑ بھی پاش پاش ہو جاتا ہے ۔

===

جیل میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت مجاہد ملتؒ حصول پاکستان کی تحریک میں جب گرفتار ہو کر جیل گئے اس وقت چوہدری میاں خاں اور قبلہ میاں رحمت علی غفاری نقشبندی جو کہ قبلہ شہنشاہ ولایت رحمتہ اللہ علیہ کے مریدان خاص تھے آپ کے ساتھ تھے ۔ ربیع الاول شریف کا مہینہ تھا ۔ 12 ربیع الاول کو جلوس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کی قیادت حضرت قبلہ پیر سید ولایت شاہ صاحب خود فرما رہے تھے ۔ شمع رسالت کے پروانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا جم غفیر تھا۔ یہ جلوس ڈسٹرکٹ جیل گجرات کے قریب پہنچا ۔ تو صاحبزادہ صاحب فوراً جیل کی کوٹھری پر چڑھ گئے اور شرکاء جلوس کو خطاب کیا ۔ یہ منظر اتنا پر جوش تھا کہ ہر طرف نعرہ رسالت گونج رہا تھا۔ ڈی سی اور ایس پی اپنی پوری طاقت کے باوجود آپ کو نہ روک سکے ۔ چوہدری میاں خاں نے اپنی پگڑی اتار کر صاحبزادہ صاحب کی کمر میں ڈال کر پکڑ رکھا تھا کہ کہیں آپ جوش میں کوٹھری سے نیچے نہ گر پڑیں۔

marfat.com

انجمن خدام الصوفیہ کا سالانہ جلسہ

ایوبی دور میں مارشل لاء لگا ہوا تھا اور انجمن خدام الصوفیہ کے تاریخی اجلاس کی تاریخ قریب آگئی ۔ ان دنوں جلسوں اور جلوسوں پر سخت پابندی تھی ۔ مجاہد ملت نے اشتہار چھپوایا اور منظوری کیلئے درخواست دے دی۔ ڈپٹی کمشنر گجرات نے عرض کی کہ شاہ صاحب ہم آپ کا احترام کرتے ہیں مگر کیا کریں حکومت کی طرف سے جلسوں اور جلوسوں پر مکمل پابندی ہے ۔ اس کی اجازت نہیں ہوگی اس لئے ہم مجبور ہیں صاحبزادہ صاحب نے فرمایا ڈی سی صاحب جلسہ ضرور ہوگا اور لاؤڈ سپیکر بھی استعمال ہوگا ڈی سی صاحب نے کہا کہ منظوری کے بغیر جلسہ کیسے ہوگا۔ حضرت مجاہد ملت نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منظوری لے لی ہے ۔ میں فوجی حکومت کو کیا سمجھتا ہوں یہ جلسہ انجمن خدام الصوفیہ کا سالانہ اجلاس ہے ۔ اس میں ملک بھر کے علماء و مشائخ تشریف لاتے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں سامعین ہوتے ہیں۔ اس کی تاریخ تبدیل نہیں ہو سکتی۔ ڈی سی صاحب نے عرض کی شاہ صاحب ہماری ملازمت کا سوال ہے ۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے ۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈی سی نے اعلی افسروں سے رابطہ کر رکھا تھا اور سفارش بھی کر دی تھی بلآخر مقررہ تاریخ آگئی اور جلسہ بغیر منظوری کے شروع ہوگیا جلسہ دو دن اور دو راتیں ہوتا تھا۔ ڈی سی صاحب نے اعلی افسروں سے کہا کہ جلسہ تو بغیر منظوری کے شروع ہوگیا ہے اب اگر گرفتاری عمل میں آئی تو گجرات میں تحریک شروع ہو جائے گی آپ منظوری دے دیں تاکہ حالات قابو میں رہ سکیں۔ حکومت نے مجبور ہو کر اختتام اجلاس پر منظوری بھیجی بلکہ ڈی

marfat.com

ولایت شاہصاحبؒ کا روضہ ہے ۔ تو حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "حسن یہ میرا مدینہ ہے "۔

"صدر ایوب اور مجاہد ملتؒ"

فیلڈمارشل صدر پاکستان محمدایوب خاں جو کہ آمرحکمران تھا۔ اور اس کے سامنے کوئی آدمی بھی بات کرنے کی جرات نہیں رکھتا تھا۔ جب اس نے قانونی آرڈیننس 1941ء بنایا اور اس کی منظوری کیلئے پاکستان کے ہر ضلع سے ایک ایک سیاسی شخصیت اور ایک ایک عالم کو اسلام آباد میں دعوت دی۔ گجرات سے نوابزادہ اصغرعلی مرحوم اور صاحبزادہ سید محمود شاہؒ گجراتی صدر کی دعوت پر اسلام آباد تشریف لے گئے ۔ تو صدرپاکستان نے مسودہ قانون تمام زعمایا کو دکھایا۔ تو تمام علماء اور لیڈروں نے اس آئین کی تعریف کی اور منظور کرتے ہوئے اس پر دستخط کر دیئے ۔ لیکن مجاہد ملتؒ نے اس کی منظوری نہ دی اور نہ دستخط کیے ۔ اس پر صدرایوب نے غصے سے کہا شاہصاحب اس آئین میں کیا کمی ہے ۔ کہ آپ نے قبول نہیں کیا۔ تو مجاہد ملتؒ نے اسی کڑک دار آواز میں جواب دیا۔ صدرصاحب! یہ فردواحد کا بنایا ہوا قانون ہے ۔ اسلئے اس میں خامیاں ہیں۔ صدرایوب نے کہا کہ شاہصاحب ! کیسے ؟ تو قبلہ مجاہد ملتؒ نے خامیوں کی نشاندہی کی اور آخر پر فرمایا "ایسے "۔ اس پر صدرایوب خاموش ہوگئے ۔

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے ۔ کہ صاحبزادہ صاحب کتنے حق گو بے باک اور نڈر تھے ۔

marfat.com

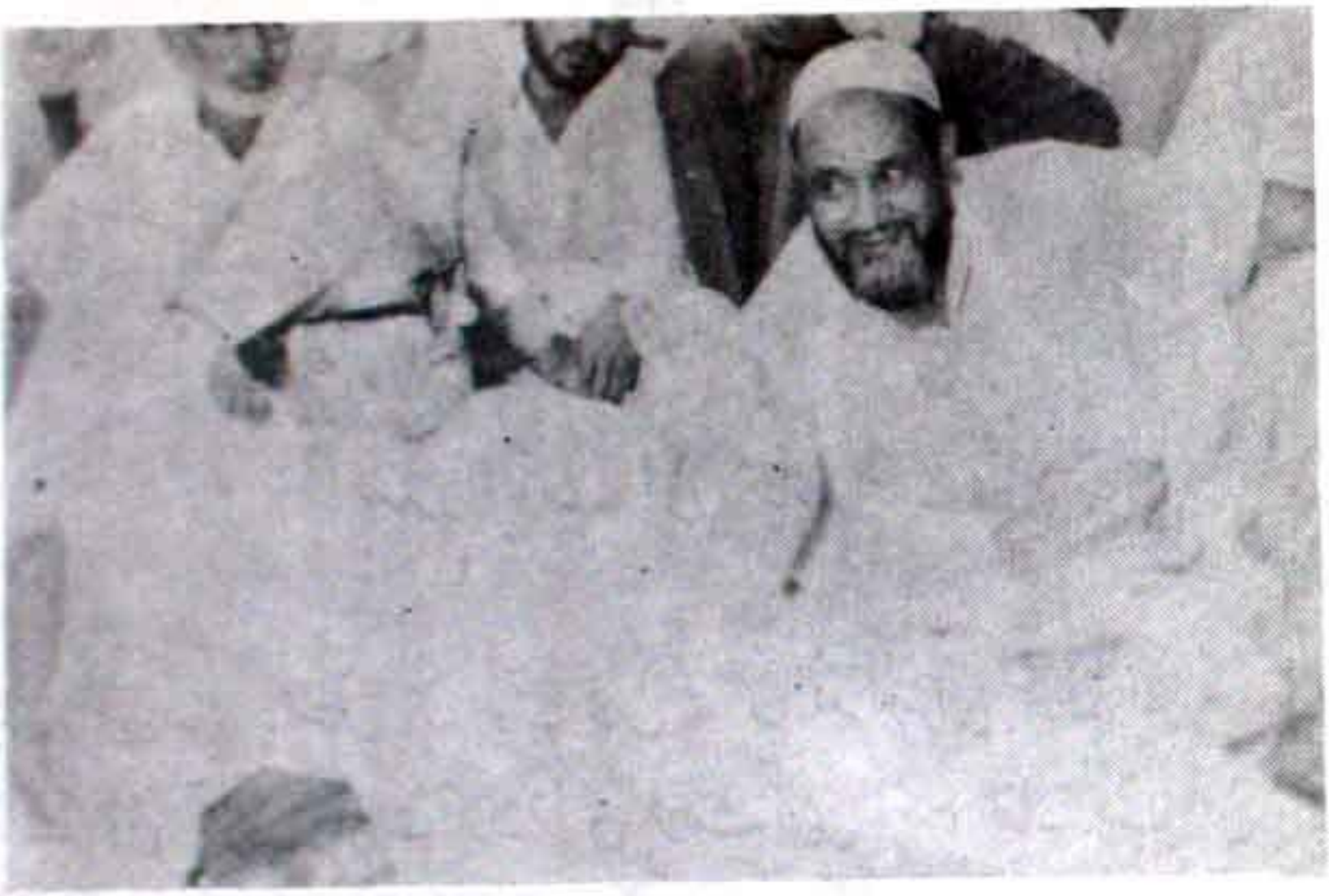

مجاہد ملت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی سابق صدر پاکستان چودھری فضل الٰہی مرحوم کے ساتھ خوشگوار موڈ میں

مجاہد ملت تحریک پاکستان کے ساتھی سابق صدر پاکستان چودھری فضل الٰہی مرحوم کا جنازہ پڑھا رہے ہیں

جس میں مرحوم صدر ضیاء الحق بھی شریک ہیں

marfat.com

"صدر ضیاء الحق اور صاحبزادہ صاحب"

پاکستان کی تاریخ میں زیادہ مارشل لاء کا دور رہا ہے ۔ صدرایوب کے بعد صدر ضیاء الحق نے مارشل لاء نافذ کر دیا۔ اور گیارہ سال مسندصدرات پر متمکن رہے ۔ اس کے دور میں صدر فضل الٰہی چوہدری تھے ۔ جب وہ فوت ہوئے ۔ تو اس کے جنازے میں صدرضیاء الحق کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں سرکاری آفیسران اور سیاسی لوگ شریک تھے ۔ ادھر گجرات سے صاحبزادہ سید محمود شاہصاحبؒ گجراتی تشریف لے گئے ۔ صدر ضیاء الحق ذرا دیر سے پہنچے اور صدر فضل الٰہی چوہدری کی چارپائی کو اٹھا کر آگے رکھا گیا اور صدر کیلئے آگے والی صف میں جگہ بنائی گئی۔ اس وقت جنازہ پڑھانے کیلئے صاحبزادہ صاحب کھڑے تھے ۔ چارپائی کی نئی جگہ میں دھوپ تھی۔ اس پر صاحبزادہ صاحبؒ نے فرمایا۔ صدر ضیاء الحق صاحب یاد رکھو! یہ صدرپاکستان تھے اور اب فوت ہوچکے ہیں۔ اس کی چارپائی کو دھوپ میں رکھا جا رہا ہے ۔ کسی دن تم نے بھی مرنا ہے ۔ خدا کو یاد رکھو۔ میں اس جنازے میں صرف اس لئے آیا ہوں۔ کہ چوہدری فضل الٰہی تحریک پاکستان کے مجاہد تھے ۔ اور میرے ساتھ جیلوں میں رہے ہیں۔ اس لئے میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ پھر آپ نے اشعار پڑھے ۔

نیرنگئ سیاست دوراں تو دیکھیے منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

اس بے باکی اور جرات کو دیکھ کر صدر ضیاء الحق نے عرض کی شاہصاحب آپ کبھی صدارتی محل میں تشریف لائیں تاکہ آپ سے مشورہ ہوسکے ۔ تو صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ صدرصاحب! میں پریذیڈنسی کو کچھ نہیں سمجھتا اگر تم نے بات کرنا ہے ۔ تو آؤ مسجد کے حجرہ میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ اس پر صدرضیاء الحق خاموش ہوگئے ۔

"گجرات میں اسلامی جمہوری محاذ کا جلسہ"

وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں نواب زادہ چوک گجرات میں اسلامی

marfat.com

جمہوری محاذ کا جلسہ تھا۔ غلام مصطفے کھر پنجاب کے گورنر اور حنیف رامے وزیراعلی تھے ۔ تو مقامی پیپلزپارٹی کے اراکین نے وزیراعلی اور گورنر سے عرض کی کہ آپ انتظامیہ کو ہدایت کریں کہ ہم جلسہ کو ناکام بنا دیں تو گورنر اور وزیراعلی نے ہدایت کر دی کہ تم نے پیپلزپارٹی کے کارکنوں کو کچھ نہیں کہنا۔ مختلف سیاسی راہنماؤں نے تقاریر کرنے کی کوشش کی مگر پارٹی غنڈوں نے ہر تقریر کو ناکام بنا دیا۔ قریب تھا کہ جلسہ ختم ہو جاتا۔ کیونکہ لوگوں نے اٹھ کر جانا شروع کر دیا تھا۔ اور مسعود سرور راٹھور جوکہ سب سے بڑھ کر اعتراضات کرتا تھا۔ بہت خوش ہو رہا تھا۔ ادھر سٹیج سے اعلان ہوا کہ سید عنایت اللہ شاہصاحب اب تقریر کریں گے ۔ مگر وہ تقریر کرنے سے کتراتے تھے ۔ اس پر صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ اٹھے ۔ اور فرمایا شاہصاحب یہ آپ کے بس کی بات نہیں ہے ۔ میں اس کا آپریشن کرتا ہوں۔ آپؒ نے فوراً انتظامیہ سے کہا کہ ہم کو تمہارے انتظام کی ضرورت نہیں ہے ۔ میرے مجاہد خود انتظام کرلیں گے ۔ پھر آپؒ نے جو سب سے بڑھ کر باتیں کر رہا تھا۔ اس کو خوب سنائیں اور اس کے لیڈروں کا بھی خوب تزکیہ کیا۔ اس پر ہر طرف سکون ہوگیا۔ اور پیپلزپارٹی والے خاموشی سے چلے گئے ۔ سید عنایت اللہ شاہ بخاری نے اٹھ کر اعلان کیا کہ اگر آج سید محمود شاہ صاحبؒ کا وجود نہ ہوتا تو آج کے بعد کوئی عالم بھی کسی جگہ بھی کوئی جلسہ نہ کر پاتا۔ یہ جرات صاحبزادہ صاحب ہی میں ہے کہ انہوں نے تمام علماء کی لاج رکھ لی ہے ۔ اس پر محمودشاہ کے ہر طرف نعرے گونج اٹھے ۔ جلسہ کی کیسٹ پیپلزپارٹی کے کارکن، گورنر اور وزیراعلی کے پاس لاہور لے گئے ۔ اور کہا کہ گجرات کے سید محمودشاہ نے ہماری اور آپ کی بھی بے عزتی کی ہے ۔ اس پر انہوں نے حکم دیا کہ یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ تمہاری وجہ سے ہماری بھی بے عزتی ہوئی ہے ۔ یہ تمہاری کمزوری ہے ۔

marfat.com

"صاحبزادہ صاحب مرشد کامل کی نظر میں"

مجاہدِ ملت صاحبزادہ سید محمود شاہصاحبؒ گجراتی امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے خاص خلفاء میں شامل تھے۔

انجمن خدام الصوفیہ کی بنیاد گجرات میں محدث علی پوریؒ نے اپنے دست مبارک سے رکھی تھی۔ پورے ہندوستان میں انجمن کی شاخیں قائم تھیں۔ اور امیر ملتؒ پورے ہندوستان میں تبلیغی دورے فرمایا کرتے تھے۔ اور ہر جگہ اپنے مریدین اور اراکین انجمن کی اعانت فرمایا کرتے تھے۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے۔ پورے ہندوستان میں جتنا کام انجمن خدام الصوفیہ گجرات نے کیا ہے۔ اتنا کام کسی جگہ پر بھی نہیں ہوا۔ یاد رہے کہ اس انجمن کے جنرل سیکرٹری منشی احمد دینؒ اور سرپرستِ اعلیٰ صاحبزادہ سید محمودشاہؒ گجراتی تھے۔

محدث علی پوریؒ نے حضرت پیر ولایت شاہصاحبؒ سے فرمایا کہ شاہصاحب۔ دیکھا محمودشاہ کی محنت کا نتیجہ۔ محدث علی پوریؒ اور حضرت شمس الملت پیر سید نور حسین شاہصاحبؒ۔ حضرت مجاہد ملت کو دل سے چاہتے تھے۔ بلکہ حضرت شمس الملت اور صاحبزادہ صاحب میں (من توشدم) والی بات تھی۔ اسی تعلق کی بنا پر صاحبزادگان علی پور شریف خصوصاً سجادہ نشین حضرت پیر سید افضل شاہ صاحب بھی صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کی قدر کرتے تھے۔

=

حضرت صدرالافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی۔ حضرت مولانا سید محمد کچھوچھوی۔ سید دیدار علی شاہصاحب۔ ابوالبرکات شاہصاحب جیسی ہستیاں گجرات میں تشریف لاتی تھیں۔ یہ سب آپؒ ہی کی وجہ سے تھا۔ صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہصاحب آلومہار شریف اکثر فرمایا کرتے تھے۔ سید محمود شاہ

marfat.com

گجراتی ننگی تلوار ہے ۔ حضرت مولانا عبدالغفور ہزارویؒ نے فرمایا کہ اگر سید محمود شاہ گجراتی۔ گجرات میں نہ ہوتے تو گجرات کے لوگ اپنا مسلک اہل سنت چھوڑ چکے ہوتے ۔

حضرت شمس الملت پیر سید نور حسین شاہصاحبؒ حیدر آباد دکن میں قیام پذیر تھے ۔ کبھی کسی جلسہ میں نہ جاتے تھے ۔ اگر مریدوں کے اصرار پر اس کے گھر تشریف لے جاتے تو جلسہ گاہ میں نہ جاتے بلکہ کمزوری کی وجہ سے قیام گاہ میں رہتے تھے ۔ لیکن گجرات کے جلسہ میں رات 2 بجے تک جلسہ گاہ میں اسٹیج پر بیٹھے رہتے اور آخری دعا فرمایا کرتے تھے ۔ لوگوں نے عرض کہ حضور ! آپ کسی جلسہ میں نہیں تشریف لے جاتے مگر گجرات کے جلسہ کی اتنی قدر کرتے ہیں تو آپؒ نے فرمایا۔ گجرات کا جلسہ عام جلسہ نہیں ہوتا۔ اس میں پیر ولایت شاہؒ جیسے جلیل القدر اولیاء ہوتے ہیں اور اس کا انتظام میرے مجاہد ملت صاحبزادہ محمود شاہ گجراتی کرتے ہیں۔

"عقیدت مندوں کی اعانت"

1 ۔ حاجی محمد علی بھٹی محلہ سردار پورہ سخت بیمار ہوگئے ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا۔ ان کے گھر والے بھی بہت پریشان ہوگئے ۔ حاجی صاحب بذات خود بھی مایوس ہوگئے تھے ایک رات خواب میں صاحبزادہ سید محمود شاہصاحبؒ کی زیارت ہوئی۔ آپؒ نے فرمایا محمد علی اٹھ تو تندرست ہوگیا ہے ۔ جب آنکھ کھلی تو وہ بالکل تندرست تھا۔ بیماری کا نام ونشان نہ تھا۔ اس کے بعد حاجی محمد علی بھٹی دس سال تک زندہ رہا۔

2۔ لالہ برکت علی فرنیچر والے راولپنڈی ہسپتال میں داخل تھے ۔ بیماری کی وجہ سے بہت کمزور اور گھبرائے ہوئے تھے ۔ انہوں نے اپنے بھائی محمد انور سے کہا کہ گجرات میں قبلہ شیخ الحدیث حاجی احمد شاہصاحب کے پاس جانا اور

marfat.com

از : خادم مجاہد ملت حضرت مولانا ماسٹر حیات مرحوم

چھا گئے بدل غماں دے سر تے میرے چار سو
کر گئی طوفاں بپا بارانِ چشم زار دی
چھڈ گیوں تی نو دس گیوں نہ کچھ پتہ
بتا کنج دے طے ہو منزل ہے وادی پرخار دی
ڈھونڈ دی پھردی ھاں ڈھانواں ڈھول ٹکراں مار دی
دس نہیں پیندی مینوں کدھرے ماہ انوار دی
چورا چورا ہوگیا شیشہ میرے دل دا حضور
آئی جدخالی نظر مسند تیرے دربار دی
دیکھ کنج آتش ہجروچ جلن پروانے تیرے
اٹھ وکھا صورت ذرا نوری شمع رخسار دی
اٹھ لحد تھیں ہو ذرا بیدار خواب ناز تھیں
کر دوا میرے مسیحا اس ہجر دے آزار دی
شاہ جماعت حافظ جی شہنشاہ ولایت دی طفیل
شاخ گل پھولے پھلے سدا اس فیض دے گلزار دی
ہے دعا صدقہ رسول پاک صلعم اور خواجہ نقشبند
ہوئے دعا منظور کدی حیات سگِ دربار دی

marfat.com

مجاہد ملت کے وصال پر ماسٹر محمد حیات نقشبندی نے یہ اشعار پڑھے تھے۔

دساں کی کنج بسر اوقات ہوندی میری دوستو شب ہجراں وچہ اے
اٹکے رہن دیدے نال تاریاں دے ٹکی نظر رہندی کہکشاں وچہ اے
اوس شوخ دا تیر نظر دے ٹڈا جو تارا آسمان وچہ اے
حیرت زدہ کھتیاں کھتے رہن پیاں دس دل غرق تیرا کیڑے دھیان وچہ اے
بھوں بھوں زلف پر پیچ دے کھولنے توں سو سو عقل سرگردان وچہ اے
میرے وچہ تے مجنون وچہ فرق ایناں۔ جناں فرق زمین وآسمان وچہ اے
کدی قلب زلفِ پریشان وچہ اے کدی زلف قلب پریشان وچہ اے
کدی عرش اتے اوہنوں ڈھونڈناں ہاں کدی دوڑ کے آواں زمیں وچہ اے
کدی نظر آفاق وچہ دوڑدی اے نہیں لھڑ دی کسے حسین وچہ اے
کدھرے ملے نہ اوسدا آستانہ سجدے ترٹفدے دہن جبیں وچہ اے
جدوں علم توں عین تک پہنچنا ھاں قائم ہو کے حق الیقین وچہ اے
آپے من وچہ وسدا ہے رہندی خودی نہ وہم وگمان وچہ اے
وفی انفسکم نظر آوے وسدا اوہ جانی میری جان وچہ اے
کم ظرف سن عشق دا کرن دعوی چھڈ کے وسی جو طرف ویران وچہ اے

marfat.com

نذرانہ عقیدت بحضورِ جناب مجاہد ملت رحمتہ اللہ علیہ

ماسٹر محمد حیات نقشبندی مرحوم

حاضر ہے اس مجاہد ملتؒ کی داستان
جو امتِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے تھے میرِ کارواں
اسم گرامی جن کا تھا سید محمود شاہؒ
دینی علوم کے تھے سراپا جو بادشاہ
شہنشاہ ولایتؒ کے لخت جگر بھی تھے
اور والد کے ہی علوم کے زیر اثر بھی تھے
گزرے تھے صدی بیسویں کے جب بیس سال
پیدا ہوئے مجاہد ملتؒ خوش خصال
مرشد نے لقب عطا کیا مجاہد ملتؒ
مرشد تھے ان کے حضرت امیر ملتؒ
عاشق تھے ان کے حضرت شمس الملتؒ
چاہتے تھے ان کو پیر سراج الملتؒ
مجاہدِ ملتؒ لاڈلا تھا امیر ملتؒ کا
احسان تھا اس قوم پر مجاہد ملتؒ کا
کہتے تھے لوگ انؒ کو ابوالوفا
صداقت کا تھا وہ سید بادشاہؒ

marfat.com

۲۔۱

مجاہد ملت ابو الوفا حضرت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

از:۔ محمد بوٹا عامر نقشبندی غفاری

سینئر نائب صدر مرکزی پاک سنی فورس ضلع گجرات 515966

انبیائے کرام میں صاحب شریعت رسول .بہت کم ہوئے۔ جو اللہ تعالیٰ کے احکام و فرامین اپنی اپنی امت کیلئے لائے۔ جب ان پیغمبروں کی امتیں احکام خداوندی سے سرتابی کرتیں تو نبی اسرائیل کے نبی ان کو شریعت الہیہ کے احکام بتاتے تاکہ وہ صراط مستقیم سے دور ہٹ کر عقوبت الہی میں گرفتار نہ ہوں۔

نبی آخر الزمان جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کے بعد نبوت ختم ہو گئی اور وحی الہیٰ بند ہو گئی آخری کتاب مکمل کر کے اتار دی گئی۔ اور دین ایزدی کی تکمیل ہو چکی۔ لیکن رحمت خداوندی اور سنت رسول ﷺ امت سرور کائنات کے شامل حال رہی۔ ارشاد نبویؐ کے مطابق صالحین امت کو ارشاد و ہدایت کے اس منصب جلیلہ پر فائز کیا گیا۔ یہ وہی منصب تھا جو بنی اسرائیل کے انبیاء کو حاصل تھا۔ دین حقہ کی تبلیغ و اشاعت جاری رہی اور بند گان خدا رحمت الہیٰ سے فیض یاب ہوتے رہے۔ رحمت خدا اور معرفت ایزدی کے عالمین ہر دور میں پائے گئے ہیں۔ یہ وہی علمائے امت ہیں جن کو نبی سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیائے بنی اسرائیل کے مانند قرار دیا ہے۔ جو تبلیغ ارشاد کے منصب پر قائم رہ کر نوائے محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو سربلند رکھے ہوئے ہیں۔

انہیں بزرگان دین الہیٰ کی بقیہ ہستی حضرت شہنشاہ ولایت حضرت قبلہ عالم پیر سید ولایت شاہ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ جو زاہدوں کے مقدم عابدوں کے معظم عالم با عمل، عارف

marfat.com

اکمل، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے درویش کامل، صوفی باصفا مرد خدا تھے۔ آپ کا شمار جلیل القدر مشائخ میں ہوتا ہے۔ فقہ اور حدیث میں آپ بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ مجاہدہ میں انتہا تک پہنچے ہوئے تھے۔ آپ سچے عاشق رسول تھے۔ عمر بھر عشق الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نشے سے سرشار رہے۔ آپ کی زندگی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زندہ مثال تھی۔ درود پاک محبت اور عقیدت میں پڑھنا آپ کا معمول تھا۔ نماز باجماعت کی پابندی اور عامتہ المسلمین میں جذبہ عشق رسول بیدار کرنا آپ اپنا فرض سمجھتے تھے۔

حضرت قبلہ عالم شہنشاہ ولایتؒ نے اپنی زندگی کا کثیر حصہ قرآن حکیم کی تعلیم و ترویج کیلئے وقف کر دیا۔ آپ نہایت خوشگفتار، خوش اطوار اور پیکر علم و حیا تھے۔ لیکن ہیبت و جلال کا یہ عالم تھا آپ کی مجالس وعظ میں انتہائی نظم و ضبط اور سکوت و سکون ہوتا۔ آپ کے وعظ کی سحر انگیزی پر سوزی اور روح پروری تلاوت کلام پاک سے سامعین پر وجد طاری ہو جاتا تھا۔ آپؒ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے روحانی خلیفہ تھے تحریک پاکستان، تحریک جہاد کشمیر، تحریک مسجد شہید گنج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ عوام کو مقاصد پاکستان سے روشناس کرایا اور مسلمانوں کو نیا عزم اور حوصلہ عطا کیا۔ آخر کار ۳۱ جولائی ۱۹۷۰ء بمطابق ۱۳۹۰ھ بروز جمعتہ المبارک مسجد ہی میں نماز سنت ادا کرتے ہوئے وصال فرما گئے۔

آپ کے وصال کے بعد آپ کے چوتھے صاحبزادے قبلہ شیخ الحدیث سید احمد شاہ صاحب المعروف قبلہ حاجی شاہ صاحب آپ کی مسند حقانی پر جلوہ افروز ہوئے۔ ولی کامل باپ نے آپ میں عشق الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔ اس عہد کے فاضل اساتذہ سے فیض حاصل کیا۔ آپ حسین و جمیل اور شاندار وجاہت کے حامل تھے۔

marfat.com

بلند قامت خوش پوش سیاہ شیروانی اور سفید عمامہ باندھ کر راستہ چلتے تو سب کی نظریں آپ کی شان و شوکت سے خیرہ ہو جاتی تھیں اور دل آپ کی جانب کھینچے چلے آتے تھے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کی شادی حضرت علامہ سید ابو الحسنات قادریؒ لاہوری کی دختر نیک اختر سے ہوئی جو عفت و عفات کا نمونہ ہیں۔ آپ تہجد گزار اور پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔

حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کو تبلیغ و ارشاد سے کامل دلچسپی تھی۔ اکثر طویل دورے فرماتے۔ دور دراز مقامات پر پہنچ کر وسیع سلسلہ طریقت کو روحانیت کو فیض یاب فرماتے تھے۔ آپؒ نے ضرورت مندوں اور سائلوں کی جو مالی اعانت فرمائی اس کا پوری طرح علم بھی نہیں ہے۔ صدقات جاریہ اور مصارف خیر میں آپ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ فتنہ ارتداد میں آپ کی سرگرمیاں مستعد عمل ہیں۔ آخر کار گلزار شاہ ولایتؒ کے نفیس پھول قبلہ شیخ الحدیث ۳۱ اگست ۱۹۸۱ء کو لاکھوں عقیدت مندوں کو سوگوار چھوڑ کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا علیہ راجعون۔

حضرت قبلہ شیخ الحدیثؒ کے بعد شہنشاہ ولایتؒ کے فرزند اکبر پیر طریقت، مجاہد تحریک پاکستان اور تحریک ختم نبوت مسلم لیگ کی جان غازی جہاد کشمیر، جمعیت العلمائے پاکستان کے نڈر راہنما، ابو الوفاء حضرت پیر سید محمود شاہ گجراتیؒ مسند نقشبندی پر جلوہ افروز ہوئے۔ ۲۵ جولائی ۱۹۸۷ کو لاکھوں ارادت مندوں کو سوگوار چھوڑ کر راہی ملک عدم ہوئے۔ (اناللہ وانا علیہ راجعون)

مجاہد ملتؒ صاحبزادہ ایسے شہباز بلند پرواز تھے کہ مخالفت کا ہر جھونکا آپ کی رفعت و بلند پروازی کا پیغامبر ثابت ہوا۔ آپ کو مرحوم لکھنا کم از کم میری قلم میں تاب نہیں کیونکہ ان پر دنیائے اسلام کو فخر اور جہان باطن کو ناز تھا۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ عہد حاضر میں مسیحا

marfat.com

نفس، جنید وقت اور فقر غیور کے علمبردار تھے۔ آپ نے پوری زندگی درس و تدریسی، رشد وہدایت اور فیض روحانیت سے متکلم تھی۔

مجاہد ملتؒ کی شخصیت داستان حریت ہے۔ جو ماضی میں بزرگان دین کی سرپرستی میں رونما ہوئی۔ مگر تجزیہ طلب یہ بات ہے کہ آپؒ اپنے ساتھیوں کے ساتھ زندگی کے سفر پر نکلے دنوں مہینوں اور سالوں میں ممتاز ہو گئے۔ پر عزم اور ولولہ انگیز تقاریر جو جذبہ ایمانی سے بھرپور ہوتی تھیں۔ لوگوں کے دلوں پر اثر انداز ہوتی گئیں۔ ملک بھر اور بیرون ملک کے ہر قریہ میں ہر بستی میں ان ہی کی باتیں ہوتی تھیں۔ احباب طریقت ان سے پھول چنتے تھے۔ اور مخالفین زخم کھاتے تھے۔ حضرت پیر گجراتی کی مثال نار نمرود میں گلزار ابراہیمی کی سی تھی۔ مخالفین کی طرف سے اذیتیں قید و بند کی صعوبتیں لیکن آپؒ نے کسی بھی مقام پر صبر کا دامن نہ چھوڑا۔ اور ہر قدم پر ثابت قدم رہنے آپؒ خود فرمایا کرتے تھے کہ

نیرنگی سیاست دوراں تو دیکھئے
منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

ابتدائی عمر میں ہی ذہانت و فطانت کے آثار پیشانی اطہر سے ہویدا تھے۔ یہ گوہر نایاب انسانیت کی عظمت کے حامل تھے۔ اپنے شفیق ولی کامل باپ کے زیر سایہ ساڑھے گیارہ سال کی قلیل عمر میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا۔ پھر حضرت مولانا عبدالغفور ہزارویؒ حضرت قاضی عبدالسبحان اور حضرت مفتی احمد یار خاں صاحب بدایونی سے کسب فیض حاصل کیا۔ سترہ سال کی عمر میں ہی پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کر لی۔ یوں اپنے ولی کامل باپ اور مرشد کامل کے روحانی فیض سے مستفیض ہوئے۔ مرشد کامل نے مرید خاص میں بے پناہ جرات اور بے باکی دیکھی تو بہت

marfat.com

خوش ہوئے ۔ اور صاحبزادہ کی پشت پر تھکی دے کر فرمایا کہ یہ علماء اہل سنت میں نڈر بہادر اور حق گو لیڈر ہو گا۔ کامل پیر کا یہ فرمان بالکل سچ ہوا کیونکہ مشاہدات اور تجربات سے بات سامنے آتی ہے کہ آپ جس سچی بات پر ڈٹ جاتے تھے اس سے ایک انچ بھی ہٹنا اپنی توہین سمجھتے تھے ۔ اگر کوئی جابر حکمران بھی سامنے آجاتا تو اس کے منہ پر بھی حق بات کہہ دیتے تھے ۔ جس کی مثالیں اس سے قبل آچکی ہیں ۔ صاحبزادہ صاحب ملک کے طول و عرض میں شہرت یافتہ تھے ۔ برصغیر میں تحریک پاکستان کے عظیم مجاہد ہوئے ۔ جب رسول اور آداب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبلغ ہونے کی حیثیت سے عوام و خواص میں خاص مقبولیت کے حامل تھے ۔ مجاہد ملت نے ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں خصوصاً سفید پوش مسلمانوں کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی تھی ۔ جوں جوں آپ اپنے وعظ حسنہ کو وسعت دیتے تھے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چشمے پھوٹتے تھے ۔ صاحبزادہ صاحب بلند پایہ ، خطیب ، متکلم اور ملک کے چوٹی کے سیاست دانوں میں شامل ہونے کے ساتھ ساتھ عہد حاضر کے صوفیا میں بلند مقام رکھتے تھے ۔

حضرت صاحبزادہ صاحبؒ نے امیر ملت محدث علی پوریؒ کی بے مثال قیادت میں برصغیر پاک و ہند کی تمام مذہبی اور ملی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ تحریک پاکستان اور بنارس کانفرنس کی تیاری اور پورے برصغیر سے علماء مشائخ کو دعوت دینا اور پھر قائد اعظم محمد علی جناح کا عوام سے تعارف کروانا یہ سب صاحبزادہ اور آپ کے مرشد کامل کا ہی خاصہ تھا۔

امیر ملتؒ کے ساتھ مل کر برصغیر پاک و ہند کے دور دراز مقامات کے تبلیغی ، توسیعی اور تنظیمی دورے کیے اور عوام الناس کو مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کی

marfat.com

حیثیت سے مقبول کرایا۔ آپ نے اس قدر جرات اور بیباکی سے تبلیغ کی اور مطالبہ پاکستان کو اس وضاحت سے بیان فرمایا کہ کانگریس کے تمام مکروہ عزائم نہ صرف خاک میں مل گئے بلکہ مسلمانان ہند کی آزادی کی تمام رکاوٹوں کا علم ہوگیا۔ آپ نے پیر آف مانکی شریف حضرت امین الحسناتؒ کے ساتھ مل کر جہاد کشمیر میں حصہ لیا۔ جگہ جگہ جلسے کر کے مجاہدین کشمیر کو جہاد کے فلسفہ سے روشناس کیا۔ مجاہدین کشمیر کی بھرتی کیلئے آنریری ریکروٹنگ آفیسر مقرر ہوئے۔ نوجوانوں کو بھرتی کر کے جہاد کشمیر پر روانہ کیا۔

آپؒ آل انڈیا مسلم لیگ کے مرکزی ممبر تھے۔ ۲۲ سال کی عمر میں آپ نے حصول پاکستان کیلئے بے مثال کردار ادا کیا۔ ۱۹۴۶ کی سول نافرمانی تحریک میں جیل گئے اس وقت قبلہ دادا جی میاں رحمت علی رحمتہ اللہ علیہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ پورے پنجاب میں صاحبزادہ صاحب وہ ہستی تھے۔ جنہوں نے انگریز سے ٹکر لی۔ اور قائداعظم کو پنجاب آنے کی دعوت دی۔ آپ قائداعظم کے مخلص ساتھیوں میں تھے۔ قیام پاکستان کے بعد جب مسلم لیگ اقتدار پرستی کا شکار ہوئی تو آپ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کی طرح علیحدگی اختیار کرلی۔ بعد میں جمعیت العلمائے پاکستان میں شامل ہو گئے۔ بلکہ جمعیت العلمائے پاکستان کی بنیاد آپ نے حضرت علامہ سید محمد احمد ابوالحسناتؒ لاہوری سے مل کر رکھی۔ اور سینئر نائب صدر منتخب ہوئے۔ جب یو ڈی ایف کا قیام عمل میں آیا تو آپ ناظم اعلیٰ اور مفتی محمود صدر منتخب ہوئے۔

جب ایوبی آمریت کے خلاف ۱۹۵۸ء کے مارشل لاء میں ۳۲ میل لمبا جلوس نکالا گیا تو آپ نے ۳۱۳ علماء کی قیادت فرمائی۔ بھٹو دور میں جب علماء نے بھٹو کے خلاف فتویٰ دیا تو پورے ملک میں صرف صاحبزادہ صاحب ہی ایک ایسی ہستی تھی جنہوں نے علماء کے

marfat.com

خلاف جواب میں فرمایا کہ کسی کلمہ گو کو کافر کہنا غلط ہے۔ کسی عالم نے جواب نہ دیا۔ اس طرح فتوی غلط ہوگیا۔ اس پر بھٹو صاحب خود گجرات آئے اور صاحبزادہ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ قومی اسمبلی کیلئے ٹکٹ کی آفر کی اور وزارت کا بھی وعدہ کیا۔ مگر مردان خدا کسی کے آگے جھکتے نہیں۔ وہ صرف اور صرف اپنے خالق کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

آپ فرمایا کرتے تھے۔

مَیں گدا ہُوں اپنے کریم کا
میرا دین پارۂ ناں نہیں

سیاسی اور ملی کردار کے علاوہ آپ نے دینی خدمات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ملک کے کسی کونے میں بھی مذہب پر کوئی حرف اٹھانے کی کوشش کی جاتی تو آپ فوراً میدان عمل میں نکل آتے۔ اور باطل کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیتے۔ آپ پر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا غلبہ تھا کہ اکثر نعت شریف پر زارو قطار رونے لگتے تھے۔ ۱۹۵۲ء میں جب تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا تو گجرات میں آپ نے قیادت فرمائی اور علماء کے ایک وفد کی قیادت کرتے ہوئے گرفتاری پیش کی اس وقت آپ آل پاکستان مسلم لیگ کونسل کے ممبر تھے۔ اس لئے فوراً رہا کر دیئے گئے۔ ۱۹۵۸ء کے صدارتی الیکشن میں ایوب خاں کے خلاف محترمہ مس فاطمہ جناح کے پولنگ ایجنٹ مقرر ہوئے۔ یہ وہ دور تھا کہ ایوبی آمریت کے خلاف آواز بلند کرنا بہت مشکل تھا۔ لیکن آپ نے اس کی پرواہ نہ کی اور اپنے قائد۔ محمد علی جناح کی بہن اور مادر وطن محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت کی۔

۱۹۷۴ء میں بھٹو دور میں تحریک ختم نبوت پھر شروع ہوئی تو گجرات کی تمام مذہبی اور سماجی جماعتوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کا صدر منتخب کیا۔ آپ نے پورے علاقے میں

marfat.com

تقریروں اور تحریروں کے ذریعے لوگوں کو ختم نبوت سے روشناس کرایا۔ ۱۴ جون ۱۹۷۴ء کو علماء کے ایک جیش کی قیادت فرمائی اور گرفتاری پیش کردی۔ مقامی انتظامیہ بے بس ہو گئی اور ایس پی شریف چیمہ نے اس وقت کے وزیر اعلیٰ کی ایما پر آپ کو میانوالی جیل کی پھانسی کوٹھری میں منتقل کردیا۔ آپ کو وہاں بڑی تکالیف دی گئیں مگر صاحبزادہ صاحب نے صبر کا دامن نہ چھوڑا۔ اور ہر مشکل کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

نشاں تو تیرے چُلنے سے بنیں گے
یہاں تُو ڈھونڈتا ہے نقشِ پا کیا؟

الغرض پاک و ہند میں شدھی تحریک ہو۔ یا تحریک خلافت، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا قیام ہو یا کسی اور اسلامی ادارے کا قیام۔ تحریک شہید گنج ہو یا غازی علم الدین شہید کا کیس۔ کشمیر ایجی ٹیشن ہو یا آل پاکستان مسلم کانفرنس، امیر ملت کانفرنس ہو یا بنارس کانفرنس، جہاد کشمیر ہو یا تحریک ختم نبوت، علماء کا ۳۲ میل لمبا جلوس ہو یا ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے گرفتاری، مجاہد ملت ہر ملی یا مذہبی تحریک میں قیادت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ کے تعاون سے قائد اعظم کو نیا ولولہ ملا اور مخالفتوں کے باوجود عزم و استقلال سے کام کرتے رہے۔ مسلمانان پاکستان کی ایسی ممتاز اور ہر دلعزیز شخصیت کہ آپ جس گاؤں یا شہر میں تشریف لے جاتے سارا گاؤں یا شہر استقبال کیلئے کھڑا ہو جاتا۔

مجاہد ملت حضرت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ نے دین کی سربلندی اور تحفظ کیلئے جو خدمات سرانجام دیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ آپ نے پوری زندگی بے لوث دین کی خدمت کی۔ آپ اپنے پیر مرشد امیر ملت اور والد گرامی حضرت شہنشاہ ولایتؒ سے والہانہ

marfat.com

عقیدت رکھتے تھے۔ جب بھی علی پور شریف جاتے تو نہایت ادب سے حاضری دیتے۔ سجاد گان علی پور شریف بھی آپ کی بڑی قدر فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ موجودہ سجادہ نشین حضرت قبلہ صاحبزادہ پیر محمد افضل شاہ صاحب تو آپ کی عقیدت کے رنگ میں قدر فرماتے تھے۔

۲۵ جولائی ۱۹۸۷ء کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ کی محفل قل شریف کے موقعہ پر پورے پاکستان سے علماء اور مشائخ تشریف لائے اور مرد مجاہد کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقعہ پر صاحبزاد گان چورہ شریف، علی پور شریف اور دھولڑ شریف نے صاحبزادہ سید عبدالمجید شاہ صاحب کو گھریلو کاموں پر معمور کیا اس طرح یہ قافلہ دونوں صاحبزاد گان کی قیادت میں سرگرم عمل ہے صاحبزادہ پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی، مدرسہ انجمن خدام الصوفیہ کے ناظم اعلیٰ پاکستان علماء کونسل کے سرپرست اعلیٰ، جمیعت العلمائے پاکستان (محمود شاہ گروپ) کے صدر پاک سنی فورس کے سرپرست اعلیٰ (جس کا سینئر نائب صدر راقم الحروف ہے) چار سال پاکستان نظریاتی کونسل کے ممبر رہے ہیں آجکل مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے ممبر ہیں۔ حضرت صاحبزادہ پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی بیک وقت۔ بہترین خطیب، ادیب اور متکلم ہیں۔ حضرت صاحبزادہ پیر سید علی حسین شاہ گجراتی کی مشاورت سے دینی اور ملی کاموں میں مصروف رہ کر اپنے عظیم باپ اور ولی کامل دادا کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ صاحبزادہ سید عبدالمجید شاہ صاحب حسن اخلاق سے مزین ہیں۔ اس وقت امریکہ میں مقیم ہیں۔

marfat.com

مجاہد ملت تصاویر کے آئینہ میں

مجاہد ملت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ و حضرت پیر غلام محی الدین گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ

مجاہد ملت برصغیر کے جید علماء اہلسنت کے ساتھ

marfat.com

مجاہد ملت مفتی مختار احمد نعیمی کے ساتھ جبکہ مجاہد ملت کے بڑے بیٹے سید محمد افضل شاہ درمیان میں بیٹھے ہوئے ہیں

مجاہد ملت تحریک استقلال کے سربراہ ایئر مارشل اصغر خاں کے ساتھ محو گفتگو

marfat.com

مجاہد ملت غلام مصطفیٰ جتوئی کے ساتھ مصروف گفتگو

مجاہد ملت عقیدت مندوں کے ساتھ تذکرہ مجاہد ملت کے مصنف بھی موجود ہیں

marfat.com

marfat.com

پراپرٹی کی دنیا میں جگمگاتا نام

داتا پراپرٹی سنٹر

ناصر پلازہ جیل چوک گجرات

محمد نواز ملک - چوہدری غلام مصطفےٰ

فون : 28737-525330

حضرت قبلہ صاحبزادہ محمود شاہ صاحب گجراتیؒ کا خواب میں دیدار ہوا اور دیکھا کہ صاحبزادہ صاحب بچوں کو سبق دے رہے ہیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔

سپر کلاتھ ہاؤس

بالمقابل کشمیر مارکیٹ گجرات ● خالد محمود بٹ

سستے کپڑے کا ڈپو

بسم اللہ کلاتھ ہاؤس

گورالی تحصیل و ضلع گجرات ● پروپرائیٹر : نسیم پاشا گورالی

marfat.com

باب نہم

گلزار مجاہد ملتؒ

نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہوتی ہے۔ خاندان سادات شہنشاہ ولایتؒ کی ہر پھول "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" کے مصداق ہے۔ اس خاندان کا یہ خاصہ ہے۔ ہر فرد پابند صوم و صلواۃ ہے۔ یہی حال گلزار مجاہد ملت کے ہر پھول کا ہے۔ آپؒ کو خدا تعالیٰ نے چار صاحبزادے اور چار صاحبزادیوں سے نوازا تھا۔ جن میں سے ہر کوئی پابند شریعت مطاہرہ ہے اور اپنے اپنے انداز میں اشاعت دین کے کار عظیمہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اس باب میں صاحبزادگان کا مختصر تعارف دیا جارہا ہے۔

صاحبزادہ سید منظور حسین شاہ (مرحوم)

آپ راقم الحروف کے ہم عمر تھے۔ ۱۹۴۹ء کو محلہ علی پورہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش پر مجاہد ملتؒ اور شہنشاہ ولایتؒ خصوصاً بہت زیادہ خوش ہوئے۔ اور تمام طالب علموں کو شہنشاہ ولایتؒ نے خصوصی طور پر کھانا کھلایا۔ ہوش سنبھالتے ہی مجاہد ملتؒ نے قبلہ عالم کے حضور پیش کر دیا اور قرآنی تعلیمات سے منور فرمانے لگے۔ صاحبزادہ صاحب نے بہت جلد قرآن پاک پڑھ لیا۔ ذہین بلکہ فطین تھے۔ ۶ سال کی عمر میں پبلک ہائی سکول نمبر ۱ گجرات میں داخل کرادئے گئے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بھی بہرہ ور ہوتے رہے۔ سکول کے بعد زیادہ وقت حضرت مجاہد ملتؒ اور ولی کامل دادا جان کے پاس گزارتے تھے۔ آپ کی آواز میں سوز و گداز تھا۔ جب تلاوت قرآن فرماتے تو لوگ عش عش کر اٹھتے۔ اس کے علاوہ بہترین اور خوش الحان نعت خوان تھے۔ اکثر سکول

marfat.com

کے نعتیہ مقابلوں میں حصہ لیتے تھے۔ اور انعام حاصل کرتے۔ کبھی کبھی پیر کامل حضرت شہنشاہ۔ ولایتؒ خوش ہو کر فرماتے کہ منظور شاہ نعت شریف سناؤ تو ان کی پر سوز آواز سے قبلہ عالمؒ خوش ہوتے اور انعام عطا فرماتے ہیں۔ مجاہد ملتؒ ان خوبیوں کی وجہ سے آپ سے .بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ کا ۱۹۶۴ میں انتقال ہوا تو مجاہد ملتؒ .بہت زیادہ غمگین ہوئے۔ انتقال کے وقت آپ نویں جماعت کے طالب علم تھے۔

صاحبزادہ سید محمد افضل شاہ صاحب

مجاہد ملت کے دوسرے صاحبزادے سید محمد افضل شاہ صاحب ہیں جو ۱۹۵۲ء میں پیدا ہوئے۔ ۵ سال کی عمر میں جامعہ شاہ ولایتؒ میں قبلہ دادا جی سرکار کے پاس قرآن پاک ناظرہ پڑھنے لگے۔ اس کے بعد پبلک ہائی سکول نمبر ۱ میں داخل ہوئے۔ .بہت ذہین تھے۔ کلاس میں ہمیشہ اول آتے تھے۔ آخر کار شفیق اساتذہ کے زیر سایہ ۱۹۶۹ء میں میٹرک کا امتحان امتیازی پوزیشن میں پاس کیا۔ انٹرمیڈیٹ پھر بی اے سر سید کالج ریلوے روڈ گجرات سے پاس کیا۔ اس کے ساتھ دینی کتب کا مطالعہ بھی جاری رکھا۔ آپ کا ذہن اتنا تیز تھا کہ علامہ اقبال کا .بہت سا کلام زبانی یاد ہے۔ مجاہد ملتؒ خود فرمایا کرتے تھے۔ افضل شاہ اتنا ذہین ہے۔ جو بات ایک بار سن لیتا ہے یاد رکھتا ہے۔ بعض اوقات جب کوئی شعر مجھے بھول جاتا تو افضل شاہ مجھے یاد کروا دیتا تھا۔

جب مجاہد ملت مشرق وسطیٰ کے دورے پر گئے تو صاحبزادہ صاحب ساتھ تھے۔ کویت، دوبئی اور ابو ظہبی میں رہے۔ خدا تعالیٰ کی مرضی کہ آپ بیمار ہو گئے اور واپس چلے آئے۔ اس وقت سے مجذوبی حالت میں ہیں۔ اب بھی علامہ اقبال کا کلام اسی لب و لہجہ میں

marfat.com

سناتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ سید عبدالحمید شاہ صاحب

مجاہد ملتؒ کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ جو سیرت کے لحاظ سے بہت بلند مقام کے حامل ہیں۔ ان کی پیدائش پندرہ جنوری ۱۹۵۸ کو محلہ علی پورہ ہی میں ہوئی۔ خاندانی روایت کے مطابق آپ کو پہلے مسجد میں قبلہ شہنشاہ ولایتؒ خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ ہوش سنبھالتے ہی دینی تعلیم کی طرف راغب کیا گیا۔ اور قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی ساتھ پبلک پرائمری سکول برانچ نمبر ۲ میں داخل ہو گئے۔ پرائمری پاس کرنے کے بعد ہائی حصہ میں داخل ہوئے اور ۱۹۷۳ میں میٹرک کا امتحان پاس کر لیا۔ سکول کی تعلیم کے دوران باقاعدگی سے دوسرے صاحبزادگان کے ساتھ مسجد میں قبلہ عالم شہنشاہ۔ ولایتؒ کے درس قرآن میں شامل ہوتے رہے۔ یوں ماہ و سال گزرتے رہے۔ اور آپ زمیندار ڈگری کالج بھمبھر روڈ گجرات میں داخل ہو گئے۔ اور ۱۹۷۵ میں انٹرمیڈیٹ اور ۱۹۷۷ میں گریجویشن کر لی۔ اس کے بعد آپ مزید پڑھنا چاہتے تھے۔ مگر شفیق باپ نے حکم دیا کہ بیٹا تم کاروبار کرو کیونکہ تم نے خاندان کی باگ ڈور سنبھالنی ہے۔ آپ کے فرمان کے مطابق فیصل مارکیٹ جی ٹی روڈ میں ہلال ٹریولز کا آغاز کیا۔ عرصہ دس سال اس کام میں محنت کرتے رہے۔ آخر کار اس کو خیرباد کہا اور ۱۹۹۱ء میں بیرون ملک امریکہ میں بزنس کے لئے چلے گئے اور تاحال وہاں ہی مقیم ہیں۔

آپ کی شادی یکم اکتوبر ۱۹۸۳ء کو حضرت قبلہ شیخ الحدیث سید حاجی احمد شاہ صاحبؒ کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ جو اپنے ولی کامل باپ کی طرح پابند صوم و صلواۃ ہیں۔

marfat.com

سیاسی و سماجی خدمات:-

ایوبی دور میں جب محترمہ فاطمہ جناح صدارتی امیدوار کی حیثیت سے صدر ایوب کے مقابلے میں آئیں۔ تو اس مارشل لاء دور میں گجرات میں کوئی آدمی بھی صدر ایوب کی مخالفت نہیں لینا چاہتا تھا۔ مگر مجاہد ملتؒ نے نڈر اور بیباک لیڈر کی حیثیت سے نہ صرف محترمہ کی حمایت کی بلکہ ان کے الیکشن ایجنٹ بھی مقرر ہوئے۔ انہیں دنوں مادر ملت جو گجرات تشریف لائیں تو دریائے چناب کے پل پر مجاہد ملتؒ کی زیر قیادت فقید المثال استقبال کیا گیا۔ اس وقت صاحبزادہ صاحب کی عمر ۷-۶ سال کی تھی۔ لیکن شوق سے محمود شاہ گجراتیؒ کے ساتھ تھے۔ تقریب کے اختتام پر مجاہد ملت نے صاحبزادہ عبدالمجید شاہ کا تعارف محترمہ فاطمہ جناح کروایا تو محترمہ نے شاباش دی۔

=====

۱۹۶۹ء میں جب پیپلز پارٹی کے چیرمین ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف ۳۱۲ علماء نے کفر کا فتویٰ دیا۔ تو پورے ملک سے صاحبزادہ محمود شاہ گجراتیؒ نے اس کا جواب دیا۔ جس کا ذکر سابقہ صفحات میں آ چکا ہے۔ اس پر ذوالفقار علی بھٹو یکم مارچ ۱۹۶۹ء کو مجاہد ملتؒ کی رہائش گاہ پر شکریہ ادا کرنے کے لئے آئے۔ بھٹو صاحب نے مجاہد ملتؒ سے گزارش کی کہ پیپلز پارٹی کو آپ جیسے مجاہدین کی ضرورت ہے۔ اس لئے پارٹی میں شمولیت فرمائیں۔ لیکن مجاہد ملتؒ نے شمولیت سے انکار کر دیا۔ اور تعاون کا یقین دلایا ان دنوں آپ جمعیت العلماء پاکستان کے سینئر نائب صدر تھے۔ اس تقریب کے میزبان صاحبزادہ سید عبدالمجید شاہ صاحب تھے۔ جب مجاہد ملت نے پنجاب بھر کے دورے کئے تو صاحبزادہ صاحب ساتھ ہوتے تھے۔ اس طرح بڑی بڑی سیاسی و مذہبی ہستیوں سے تعارف ہوا۔

marfat.com

سابق وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو (مرحوم) گجرات آکر مجاہد ملت کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔

مجاہد ملت کے برادر سید انور حسین شاہ بھی موجود ہیں

مجاہد ملت سابق وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو (مرحوم) کی تعزیت کے لئے لاڑکانہ گئے

تو محترمہ بینظیر بھٹو کے سر پر دست شفقت رکھے ہوئے ہیں

marfat.com

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں جب صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی گرفتار ہوئے تو اس وقت صاحبزادہ سید عبدالمجید شاہ صاحب کی عمر سولہ سترہ سال تھی۔ لیکن کمسنی میں بھی آپ نے عظیم باپ کے عظیم مشن کو قائم رکھا۔ نوجوانوں کو منظم کیا اور خواتین کے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے ڈی سی ہاؤس اور پھر ایس پی ہاؤس تک گئے۔ جب مجاہد ملت کو میانوالی جیل میں منتقل کیا گیا۔ تو صاحبزادہ صاحب کے جوش اور ولولے میں اور زیادہ تیزی آ گئی۔ تو حکومت وقت کو گھٹنے ٹیکنا پڑے اس طرح مجاہد ملت کو غیر مشروط رہا کر دیا گیا۔ اور قادیانوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

قومی متحدہ محاذ میں صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ جمعیت العلما پاکستان کے سینئر نائب صدر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ ملک کے مختلف شہروں میں اجلاس ہوتے تھے۔ مجاہد ملتؒ جہاں بھی جاتے صاحبزادہ سید عبدالمجید شاہ صاحب کو ساتھ لے جاتے۔ اس طرح ان کا تعارف ملک کی تمام سیاسی اور مذہبی شخصیات سے ہوتا رہتا تھا۔ اس کے علاوہ جو بھی مذہبی یا سیاسی راہنما مجاہد ملتؒ کے پاس آتے ان کی میزبانی انہیں کے ذمہ ہوتی تھی۔ اس طرح ان کی واقفیت کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔ اور یوں آپ نے اپنے عظیم باپ کے زیر سایہ تربیت حاصل کی۔

۴ اپریل ۱۹۷۸ء کو جب ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی تو مجاہد ملتؒ باوجود ہزار پابندیوں کے لاڑکانہ محترمہ بے نظیر سے تعزیت کرنے گئے۔ تو اس وفد میں صاحبزادہ سید عبدالمجید شاہ صاحب بھی شامل تھے۔ یہ صاحبزادہ صاحب کا بے نظیر سے پہلا تعارف تھا۔ اس کے بعد محترمہ بے نظیر بیرون ملک چلی گئیں اور جب ۱۹۸۶ء کو دوبارہ واپس آئیں تو لاہور میں ان کا فقید المثال استقبال کیا گیا۔ گجرات سے حضرت مجاہد ملتؒ بھی ایک جلوس کی قیادت کرتے ہوئے شامل ہوئے اس جلوس میں بھی صاحبزادہ صاحب

marfat.com

شامل تھے۔ ہوائی اڈہ پر ہی صاحبزداہ سید عبدالمجید شاہ صاحب کا دوبارہ تعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد آپ نے باقاعدہ پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کرلی۔ اور اسی سال آپ گجرات سٹی کے پیپلز پارٹی کے بلامقابلہ نائب صدر منتخب ہو گئے۔ ۱۹۸۸ء میں جب پیپلز پارٹی کی حکومت بنی تو آپ نے لوگوں کے بہت سے سماجی کام کروائے۔

۲۵ جولائی ۱۹۸۷ء کو مجاہد ملتؒ کے وصال پر صاحبزادہ صاحب کو گھر کے سربراہ کی حیثیت سے دستار بندی کی گئی۔ آپ اپنے برادر خورد سجادہ نشین صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی کے دست بازو کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

مجاہد ملتؒ کے وصال پر محترمہ بے نظیر صاحبہ بذات خود تعزیت کے لئے گجرات آئیں اور صاحبزادہ صاحب سے تعزیت کرتے ہوئے کہا "مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ مجاہد ملتؒ کے وصال سے میں دوسری دفعہ یتیم ہوئی ہوں"

۱۹۹۱ء میں آپ نیویارک امریکہ بزنس کے لئے چلے گئے اور تاحال وہاں مقیم ہیں۔ ۱۹۹۵ء میں عمرہ کی سعادت حاصل کی اور عظیم باپ کی دعاؤں سے ۱۹۹۸ء میں حج بیت اللہ شریف کی سعادت نصیب ہوئی۔

marfat.com

سجادہ نشین ممتاز عالم دین

صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی کا مختصر تعارف

(روزنامہ خبریں اشاعت ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۵)

تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما اور جمیعت العلماء پاکستان (محمود شاہ گجراتی) گروپ کے صدر صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں گجرات میں ۲۸ فروری ۱۹۶۳ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے دادا حضرت پیر سید ولایت حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ گجرات کی مشہور روحانی شخصیت تھے۔ صاحبزادہ صاحب نے خالص دینی گھرانے میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ چھوٹی عمر میں ہی ۱۸ سپارے قرآن پاک بھی حفظ کر لیا۔ گورنمنٹ پبلک ہائی سکول نمبر ۱ گجرات سے امتیازی پوزیشن میں میٹرک پاس کیا یہ ۱۹۷۸ء کا سن تھا پھر گورنمنٹ زمیندار ڈگری کالج جمبر روڈ گجرات میں میڈیکل میں داخل ہو گئے اور ۱۹۸۰ء میں ایف ایس سی میرٹ سے پاس کیا اور میڈیکل کالج میں داخل ہونا چاہتے تھے لیکن مجاہد ملت نے روک دیا اور ۱۹۸۲ء میں بی اے کا امتحان پاس کر لیا اور قدیمی مدرسہ انجمن خدام الصوفیہ مسجد حاجی پیر بخش جناح روڈ گجرات میں دینی تعلیم میں مصروف ہو گئے۔ حضرت علامہ حافظ مفتی محمد یونس صاحب سے درس نظامی کا سات سال کا کورس پانچ سال کے قلیل عرصہ میں مکمل کر لیا۔ صاحبزادہ صاحب نے درس نظامی کی تکمیل ۱۹۸۷ء میں کی۔

marfat.com

۲۵ جولائی ۱۹۸۷ء کو والد محترم قبلہ مجاہد ملتؒ کا وصال ہوگیا۔ گویا کہ خدا تعالیٰ اسی بات کا منتظر تھا جونہی حصول تعلیم کی تکمیل ہوئی۔ باپ کا سایہ سر سے اٹھالیا جائے۔ ایسا ہی ہوا۔ وصال کے باب میں ذکر ہو چکا ہے کہ صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ نے آخری جمعتہ المبارک صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ کے پیچھے پڑھا۔ گویا آپ نے زندگی ہی میں آپ کو اپنا جانشین مقرر فرمادیا تھا۔

آپ ۱۹۸۹ء میں مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے **ممبر** مقرر ہوئے اور ۱۹۹۰ء میں اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان کے رکن منتخب ہوئے۔ اور مرکزی پاکستان علماء مشائخ کونسل کے صدر کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے ہیں۔ علاوہ مرکزی سنی فورس گجرات کے سرپرست اعلیٰ بھی ہیں۔ ۱۹۹۴ء میں دوبارہ آپ کو مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی اور وفاقی امن کمیٹی کا رکن نامزد کرلیا گیا۔ اور تاحال رکن ہیں۔ اس کے علاوہ مریدین اور عقید تمندوں کی اعانت کرنا آپ کا محبوب مشغلہ ہے ان کی سرگرمیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجاہد ملتؒ کے صحیح جانشیں ہیں۔ مجاہد ملت کی طرح حق گو بے باک نڈر ہیں۔

۳۰ مارچ ۱۹۸۶ء کو آپ کی شادی خواجہ دائم الحضوری قصوریؒ کے سجادہ نشین خواجہ شبیر احمد شاہ صاحب قصوریؒ کی بیٹی کے ساتھ سرانجام پائی۔ جن کا فیض نہ صرف قصور میں ہے بلکہ کمالیہ اور گردونواح کے لوگ بھی اس فیض سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ خواجہ شبیر احمد شاہ صاحب قصوریؒ دھولر شریف تحصیل کمالیہ میں ہی مدفون ہیں۔ جن کا مزار اقدس آج بھی علاقے بھر کے لئے روحانی فیوض و برکات کا مرکز ہے۔

marfat.com

صاحبزادہ پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی آج بھی مرکزی جامع مسجد حاجی پیر بخش المعروف مسجد حضرت پیر سید محمود شاہ صاحب گجراتیؒ کے خطیب و متولی، مدرسہ انجمن خدام الصوفیاء جامع شاہ ولایت کے ناظم اعلیٰ اور جمعیت العلماء پاکستان (سید محمود شاہ گجراتی) گروپ کے صدر کے علاوہ مسند شاہ ولایتؒ مسند مجاہد ملتؒ کے سجادہ نشین ہیں۔ ۱۲ ربیع الاول عید میلاد النبیؐ کے مرکزی جلوس کے منتظم اعلیٰ بھی ہیں۔

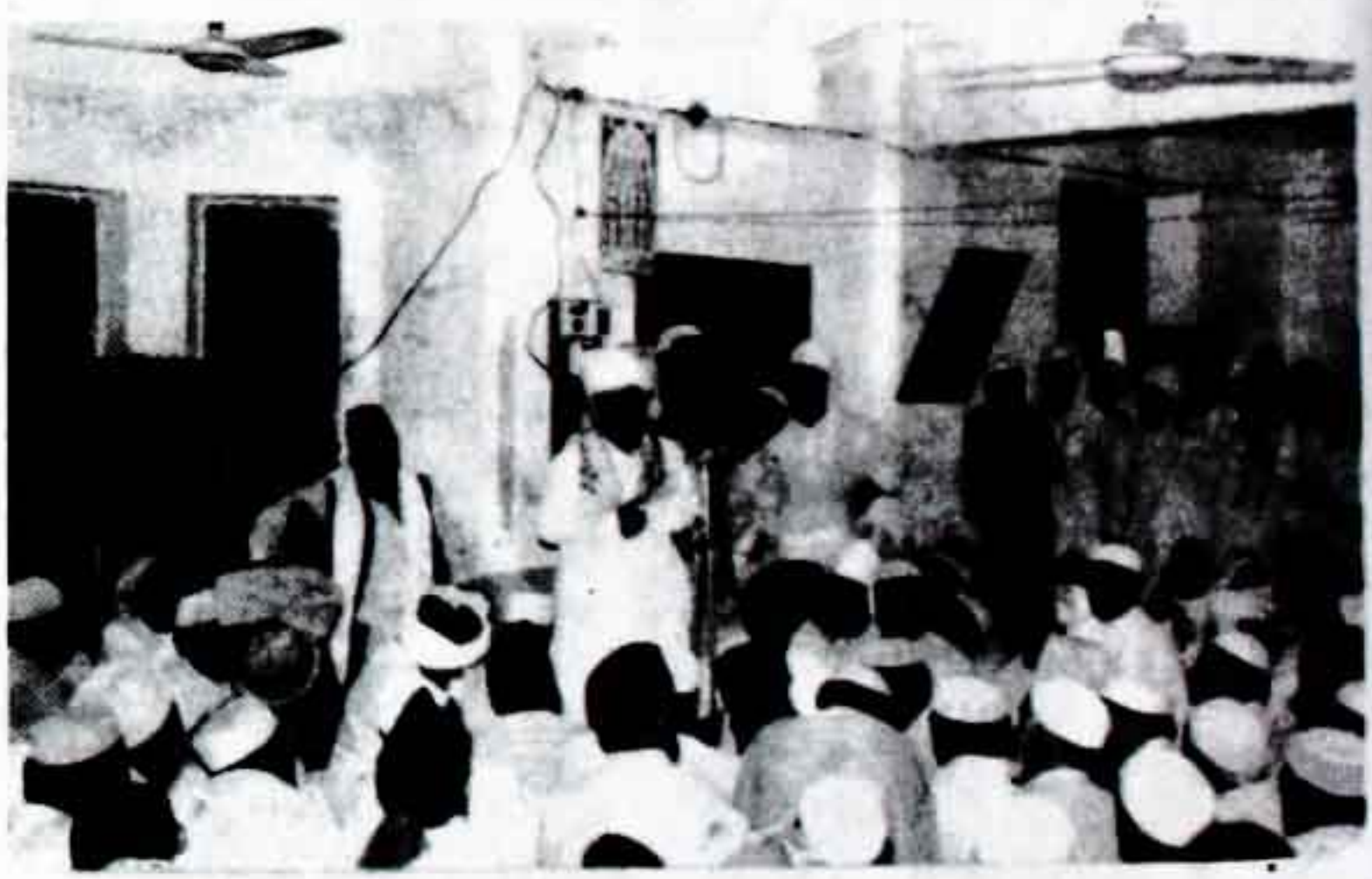

مجاہد ملت کے سنت قل کے موقع پر صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ صاحب کی دستار بندی

marfat.com

صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کے چہلم کے موقع پر مفتی مختار احمد صاحب نعیمی، پیر منیر احمد شاہ صاحب قصوری،

پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی اور صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی اسٹیج پر بیٹھے ہیں

الاسلامی الشیعی السادس کانفرنس (بغداد، عراق) میں صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی

عالم اسلام کے وفود سے ملاقات کر رہے ہیں

marfat.com

روزنامہ صوت ۲۴ مارچ ۱۹۹۰

علاقہ بھر کے لوگوں کی طرف سے اظہار خوشی (محمد رفیق بھٹی)

پاہڑیانوالی (نمائندہ صوت) علاقہ کی ممتاز مذہبی و سماجی شخصیت جناب مولوی محمد رفیق بھٹی نے مجاہد ملت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی (مرحوم) کے صاحبزادے سید سعید احمد شاہ صاحب کو اسلامی نظریاتی کونسل کا رکن بننے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ مرحوم مجاہد ملت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کے دوستوں اور متوسلین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مولوی محمد رفیق بھٹی نے کہا کہ جس طرح سے مرحوم محمود شاہ گجراتی نے مارشل لاء کے خلاف جدوجہد کی اور بھٹو خاندان کی اس وقت حمایت کی جب ان پر کفر کے فتوے لگائے جارہے ہیں ان کے بیٹے کو اسلامی نظریاتی کونسل کا رکن بنا کر دراصل بینظیر بھٹو صاحبہ نے صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ محمد رفیق بھٹی نے امید کا اظہار کیا کہ صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ صاحب اپنے مرحوم والد کی طرح ہمیشہ حق کے لئے لڑتے رہیں گے۔ اور ہم تمام لوگوں کا ان کو تعاون حاصل رہے گا۔

===

روزنامہ نوائے وقت

مکتوب گجرات۔ (قربان طاہر)

گجرات کے ممتاز عالم دین اور تحریک پاکستان کے انتھک کارکن صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی نے ۱۹۷۰ء کے انتخابات کے دنوں میں جب پیپلز پارٹی پر فتوے لگائے

marfat.com

جارہے تھے ۔ ذوالفقار علی بھٹو کی سیاسی اور معاشی پالیسیوں کی حمایت کی تھی۔ پارٹی نے انہیں قومی اسمبلی کا انتخاب لڑانے کے لئے ٹکٹ کی پیشکش بھی کی تھی۔ مگر وہ آمادہ نہ ہوئے۔ ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے جب مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا تو انہوں نے اس اقدام کی بڑی تعریف کی۔ وہ جمعیت العلمائے پاکستان کے سینئر نائب صدر تھے مگر ۱۹۷۷ء کے انتخابات میں انتخابی ٹکٹ نہ ملنے پر مولانا شاہ احمد نورانی سے علیحدہ ہو گئے ۔ ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف مارشل لاء کے دور حکومت میں مقدمہ چلا اور انہیں پھانسی دیدی گئی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ پیپلز پارٹی کے اہم رہنما بھی بھٹو فیملی کو چھوڑ گئے تھے۔ تب سید محمود شاہ لاڑکانہ گئے اور بینظیر بھٹو کے سر پر دست شفقت رکھا انہیں تسلی دی اور دعائی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے پنجاب کے ایک ممتاز عالم دین کے اس مشفقانہ رویے کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ تین سال قبل محترمہ بے نظیر بھٹو گجرات کے دورہ پر آئیں اور چوہدری اعتزاز احسن کے ہاں قیام کیا۔ سید محمود شاہ رحلت فرما چکے تھے ۔ محترمہ ان کے مزار پر گئیں اور پھولوں کی چادر چڑھائی ۔ جب وہ برسر اقتدار آئیں تو انہوں نے صاحبزادہ سید محمود شاہ کے جواں سال بیٹے صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ کو رویت ہلال کمیٹی کا رکن مقرر کیا حال ہی میں اسلامی نظریاتی کونسل کی از سر نو تشکیل ہوئی تو صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ اس کے رکن نامزد کئے گئے۔

===

marfat.com

(۲۶ جون ۱۹۹۰ء روزنامہ جذبہ گجرات)

صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے روانہ ہو گئے

گجرات (سٹاف رپورٹر) اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے روانہ ہو گئے۔ وہ سعودی عرب قیام کے دوران دیگر اسلامی ممالک کے وفود سے بھی ملاقات کریں گے۔

صاحبزادہ سیّد سعید احمد شاہ گجراتی کی دینی و ملّی سرگرمیاں

۳ فروری روزنامہ جذبہ ۱۹۹۰ء

مرکزی و صوبائی حکومتیں اختلاف ختم کر کے جہاد کا اعلان

گجرات (چیف رپورٹر) آج سنی ایکشن کمیٹی گجرات کے زیر اہتمام مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کے ساتھ یوم یکجہتی کا اظہار کرنے کے لئے نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد حاجی پیر بخش سے ایک جلوس نکالا گیا جس کی قیادت سنی ایکشن کمیٹی کے ناظم اعلیٰ صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی، پیر سید علی حسین شاہ اور میاں مشتاق حسین پگانوالہ نے کی۔ جلوس کے شرکا۔ نے میلاد چوک جا کر جہادِ کشمیر کانفرنس میں شرکت کی اور میلاد چوک میں مقررین نے مجاہدین کشمیر سے اظہار ہمدردی کے لئے خطاب کیا۔ صاحبزادہ غلام صدّیق احمد نقشبندی، مفتی محمد اشرف القادری، میاں مشتاق حسین پگانوالہ، مولانا محمّد دین راجوروی، فیّاض ہاشمی، قاری نُور حسین قادری، امیر حیدر امیر نوابزادہ غضنفر علی کُل، پیر افضل قادری، صاحبزادہ سعید احمد گجراتی، صاحبزادہ سید ظہور حسین شاہ نے خطاب کیا اور کشمیری مجاہدین کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اعلان کیا کہ

marfat.com

پاکستانی مسلمان کشمیری مجاہدین کی جنگ خود لڑنے کے لئے تیار ہیں ۔مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کو چاہیے کہ اختلاف ختم کر کے جہاد کشمیر کا اعلان کریں۔ پاکستانی مسلمان ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ میلاد چوک سے بعد میں ایک عظیم الشان جلوس سنی علماء کی زیر قیادت چوک پاکستان تک گیا۔ چوک پاکستان میں مقررین نے خطاب کیا۔ کشمیری حریت پسندوں کے ساتھ یکجہتی ظاہر کے لئے میلاد چوک میں الجہاد کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پیر محمد افضل قادری نے کہا کہ مرکزی اور صوبائی حکومت کو ذاتی مفاد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مسئلہ کشمیر کی طرف توجہ دے پوری قوم کے لئے کشمیری بھائیوں کی مدد کے لئے اسلامی جہاد کا اعلان کرے۔ قوم میں جذبہ جہاد پیدا کرنے کے لئے ریڈیو اور ٹیلیویژن سے پروگرام نشر کئے جائیں انہوں نے اعلان کیا کہ جہاد کشمیر کے لئے حکومت کی مدد کے لئے پچاس ہزار فدایان آزادی کشمیر کے لئے محاذ پر بھیجنے کے لئے تیار ہیں۔ صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے کہا کہ بڑی طاقتوں کے اشارے پر کشمیر کو بھارتی حکومت کے حوالے کیا گیا تھا اگر ۱۹۴۸ء کی جنگ بند نہ ہوتی تو آج مقبوضہ کشمیر آزاد ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی کشمیر کی آزادی کے لئے جہاد کا اعلان کر دیا جائے تو مسلمان کشمیر پر ہندوستان کے غاصبانہ قبضہ کو ختم کرنے میں کامیاب و کامران ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر پاکستان کی شان ہے اور پاکستان کشمیر کے بغیر نامکمل ہے۔ ایڈمنسٹریٹر پیپلز ورکس پروگرام میاں مشتاق حسین پگانوالہ نے کہا ہے کہ ہم کشمیریوں کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا

marfat.com

کہ دنیائے اسلام کے تمام ممالک کو چاہیے کہ شملہ معاہدے کے مطابق مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے لئے ہندوستان کی حکومت پر دباؤ ڈالے۔ صاحبزادہ علی حسین شاہ نے کہا کہ حکومت پنجاب کو چاہیے کہ وہ ذاتی مفادات کو ترک کر کے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر کشمیر کی آزادی کے لئے جنگ لڑیں۔

ممبر صوبائی اسمبلی نوابزادہ غضنفر علی گل نے کہا کہ ہندوستان کی حکومت کو چاہیے کہ وہ اقوام متحدہ میں پاس کردہ قرار داد جس میں مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو حق خود ارادیت کی بنیاد پر رائے شماری کا حق دیا گیا ہے۔ پر عمل کرے پیپلز پارٹی کے رہنما امیر حیدر امیر نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے کشمیر کی آزادی کے لئے ہزار سال تک جنگ لڑنے کا اعلان کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اب وہ وقت دور نہیں جب مقبوضہ کشمیر کی ہر گلی میں پاکستان کا پرچم لہرائے گا الجہاد کانفرنس سے قاری نور حسین، صدر انجمن میلاد کمیٹی، فیاض ہاشمی اور پی پی پی کے سینئر نائب صدر ملک رشید اعوان نے بھی خطاب کیا۔ صاحبزادہ غلام صدیق احمد نقشبندی نے جہاد کشمیر کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ پر آغاز سے لے کر ۱۹۹۰ء تک تفصیلی روشنی ڈالی جائے انہوں نے کہا کہ کشمیر کی آزادی مختلف وجوہ سے ضروری ہے۔ ایک تو وہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے دوسرا پاکستان کے دریاؤں کے سوتے کشمیر میں ہیں۔ تیسرا کشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق سے پاکستان کی سرحد دو ہزار میل کم ہو جاتی ہے۔ اہلسنت علماء کے زیر اہتمام آج کا جلوس ایک عظیم الشان جلوس تھا اور تمام مظاہرین جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر نعرے لگا رہے ہیں۔ کشمیر بنے

marfat.com

گا پاکستان الجہاد الجہاد آزاد کشمیر بزور شمشیر ہماری آن ہماری جان ، جہاد کشمیر پر قربان ، بعد میں میلاد چوک سے ہوتا ہوا کالری گیٹ نواب چوک سے ہوتا ہوا چوک پاکستان اختتام پذیر ہوا۔

===

روزنامہ جنگ راولپنڈی 15-6-1988

گجرات (نمائندہ جنگ) جمعیت العلماء پاکستان (سید محمود شاہ گجراتی) گروپ کا ہنگامی اجلاس صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں ممتاز علمائے کرام اور مشائخ عظام نے شرکت کی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ جمیعت علمائے پاکستان انتخابات میں بالواسطہ حصہ لے گی اور جو پارٹی نظام مصطفیٰ کی نفاذ مخلص ہو گی اس سے بھر پور تعاون کیا جاے۔ گا۔ اجلاس میں مولانا شاہ احمد نورانی کا ساتھ نہ دینے کا فیصلہ کیا گیا صاحبزادہ سعید احمد شاہ آئندہ انتخابات کے سلسلے میں صلاح مشورے کیلئے قومی اتحاد کے سابق سیکرٹری جنرل رفیق احمد باجوہ اور پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر رانا شوکت سے بھی ملاقاتیں کریں گے۔

==

روزنامہ جنگ لاہور ۱۵ جون ۱۹۹۰ء

گجرات (نمائندہ خصوصی) اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے پاکستان کے شہریوں پرزور دیا ہے کہ وہ آپس میں فروعی لسانی مذہبی اور گروہی اختلافات ختم کرکے مفاد پرست اور ملک دشمن عناصر کے خلاف متحد

marfat.com

ہو جائیں وہ مرکزی جامع مسجد حاجی پیر بخش میں نماز عید الفطر کے موقع پر نمازیوں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ کچھ مفاد پرست سیاسی عناصر فتوی فروش مولویوں کو آلہ کار بنا کر اپنے لاشعور میں خوابیدہ مقاصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ اس کے پیچھے ان کی مذہبی منافرت پھیلانے کی چال بھی پوشیدہ ہے۔ جس کے باعث وہ ملک میں بد امنی اور افراتفری پھیلا کر مارشل لاء لگوانا چاہتے ہیں۔

انہوں نے مفاد پرستوں کو خبردار کیا کہ ملکی سلامتی اور جمہوریت کے خلاف کام کرنے والوں کو قوم ہرگز معاف نہیں کرے گی۔ صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے سیاستدانوں سے اپیل کی کہ وہ محض حصول اقتدار کی خاطر ملک و ملت کو داؤ پر لگانے کی بجائے متحد ہو کر مکار اور لادین بھارتی دشمن کا مقابلہ کریں اور اپنے اختلافات کو ذات کی بجائے سیاسی منشور تک محدود رکھیں انہوں نے علماء سے کہا کہ مذہبی منافرت کسی قوم کی شناخت اور عقائد کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ دوری ختم کر کے تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کریں۔

===

گجرات (نمائندہ جنگ) ممتاز عالم دین علامہ مفتی مختار احمد نعیمی کی یاد میں ایک تعزیتی جلسہ صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی صاحبزادہ پیر روح الحسن دیول شریف راولپنڈی تھے جلسہ سے خطاب کرتے

marfat.com

ہوئے مقررین نے کہا کہ مفتی صاحب نے اپنی زندگی اسلام کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ ان کی دینی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔ وہ ایک سچے عاشق رسولؐ تھے مقررین میں مولانا محمد ابو بکر چشتی، مفتی غلام رسول صاحبزادہ عمر فیض ایم اے ماسٹر محمد حیات نقشبندی اور دیگر علمائے کرام شامل ہیں۔

marfat.com

روزنامہ مشرق لاہور ۵ مئی ۱۹۹۰

مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے فیصلے سیاسی نہیں مذہبی بنیاد پر ہوتے ہیں○سعید احمد گجراتی

گجرات (نمائندہ خصوصی) اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے وائس چیرمین صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے کہا ہیکہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے فیصلے سیاسی نہیں بلکہ خالصتاً مذہبی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر شریعت محمدی کی رو سے کئے جاتے ہیں وہ مرکزی جامع مسجد حاجی پیر بخش میں نماز عید الفطر کے موقع پر جمعہ کے روز نماز عید اور نماز جمعہ کے خطبات پر اظہار خیال کر رہے تھے انہوں نے جمعۃ المبارک کے دن عید اور دو خطبوں کو قرآن و حدیث کی روشنی میں مسلمانوں کے لئے باعث رحمت قرار دیا انہوں نے ایک سیاسی لیڈر جو عالم فاضل ہونے کا بھی دعویدار ہے کی دینی اور اسلامی وسعت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کی اسلامی پسندی کا اندازہ حالیہ عید (پشاور) پر پیدا کی جانے والی مذہبی تفرقہ بازی سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے .جبکہ ایک عالم حق شر پسندی اور دروغ گوئی کا درس نہیں دیتا صاحبزادہ سید سعید احمدک شاہ گجراتی نے کہا کہ روز سے اور دیگر مقدس مذہبی تہواروں کے متنازعہ بنانے والے مولویوں کو اللہ تبارک تعالیٰ قیامت کے روز ضرور پوچھے گا کہ محض ذاتی مفادات کے حصول کے خاطر انہوں نے اپنے دین سے دھوکہ کیوں کیا۔

===

marfat.com

جمعیت علماء پاکستان مفاد پرستوں کا ٹولہ ہے! (سعید احمد شاہ)

(۱۲ مارچ ۱۹۹۰ء روزنامہ خدیہ گجرات)

جمعیت العلماء پاکستان کا مقصد نظام مصطفیٰؐ نہیں دنیاوی مفادات کا حصول ہے

☆ ۱۹۷۷ء کے انتخابات میں سید محمود شاہ کا ٹکٹ سرمایہ داروں کو دے کر ناپاک مشن کی ابتداء کر دی گئی تھی ☆ عوام نے پیپلز پارٹی کے امیدوار کو کامیاب کروا کر ثابت کر دیا ہے کہ نام نہاد علماء بک سکتے ہیں عوام نہیں"

گجرات (پ ر) صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی صدر جمعیت العلماء پاکستان (سید محمود شاہ گجراتی گروپ) نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جمعیت العلماء پاکستان کے ایک گروپ نے مولانا الوری کی سیٹ کا سودا کر کے ثابت کر دیا ہے کہ یہ جماعت مفاد پرستوں کا ایک ٹولہ ہے۔ جمعیت کے راہنماؤں نے ۷۷ کے انتخابات میں صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کو قومی اسمبلی کی سیٹ کا ٹکٹ سرمایہ داروں کے ہاتھوں فروخت کر کے اس ناپاک مشن کی ابتداء کی تھی۔ صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے کہا کہ اس جماعت کو نظام مصطفیٰؐ کا نعرہ ترک کر دینا چاہیے کیونکہ جو مسلمان سرکار مدینہؐ کی چوکھٹ پہ جھک جائیں وہ دنیا داری کے آگے نہیں جھکا کرتے مولانا الوری ایک دن تو نظام مصطفیٰؐ اور نہ جھکنے کی بات کرتے ہیں تو دوسرے دن اس عاشق کا سودا ہو جاتا ہے۔ اگر قائدین بک گئے تھے تو مولانا صاحب صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کی طرح جہاد سمجھ کر ڈٹے رہتے۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں نے پی پی پی کے راہنما کو کامیاب کر کے ثابت کر دیا ہے کہ نام نہاد علماء بک سکتے ہیں عوام نہیں بک سکتی۔ صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے کہا کہ نظام مصطفیٰؐ اس جماعت کا مقصد نہیں اگر نظام مصطفیٰؐ ان کا مقصد ہوتا تو ۱۹۷۷ء کے بعد ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نظام مصطفیٰؐ کا نفاذ اور متنازعہ حلقوں میں دوبارہ الیکشن مان چکے تھے۔ لیکن اس جماعت سمیت تمام قومی اتحاد نے کہا کہ پہلے بھٹو جائے گا پھر نظام مصطفیٰؐ کی بات ہوگی۔ اور بھٹو کے جانے کے بعد چوبیس گھنٹوں میں نظام مصطفیٰؐ آئے گا کیونکہ ان کو جو ڈالر

marfat.com

ملے تھے وہ نفاذ نظام مصطفیٰؐ کے لئے انہیں بلکہ بھٹو مرحوم کو اتارنے کیلئے ملے تھے۔

===

روزنامہ جنگ لاہور 26-7-1990

صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے شریعت بل کے جائزہ کیلئے چار رکنی کمیٹی قائم کی گجرات (نمائندہ جنگ) پاکستان علماء کونسل کے سرپرست صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی شریعت بل کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لئے چوہدری مسعود اختر ایڈووکیٹ کی سربراہی میں چار رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں چکوال سے حافظ مفتی محمد یونس گجرات سے پیر سید علی حسین شاہ راولپنڈی سے صاحبزادہ ابو بکر چشتی اور ڈسکہ سے مفتی محمد شفیع کو شامل کیا گیا ہے۔

===

پاکستان علماء و مشائخ کونسل کے صدر اور سابقہ رکن اسلامی نظریاتی کونسل صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے کہا ایک مسلمان خواہ وہ کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو وہ حضور ختم المرسلینؐ کی ذات بابرکات پر کسی بد بخت کی طرف سے کسی حملے، نکتہ چینی یا گستاخی کو برداشت نہیں کر سکتا صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے کہا کہ کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی صدق دل کے ساتھ معافی مانگی جائے تو خداوند قدوس معاف فرما دیتا ہے مگر کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کے کرنے سے اس کی تمام نیکیاں اور دین و دنیا برباد ہو جاتا ہے ایسا ہی گناہ گستاخی رسولؐ ہے۔

انہوں نے کہا کہ وزیر قانون کو اس مسئلہ پر بیان دیتے ہوئے مسئلہ کی نزاکت پر غور کر لینا چاہیے تھا اور ان کی طرف سے لاتعلقی کا اعلان فوری طور پر ہو جانا چاہیے تھا۔ اب وفاقی وزیر قانون کے علاوہ وفاقی وزیر اطلاعات اور گورنر پنجاب کی واضح تردید کے بعد احتجاج اور ہڑتال پر لوگوں کو اکسانے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ اس سے

marfat.com

ملک کا امن متاثر ہو رہا ہے اور معاشی طور پر بھی ملک کو نقصان ہو رہا ہے۔ اور حیرت کی بات ہے کہ ہڑتال اور احتجاج میں وہ مذہبی تنظیمیں بھی حصہ لے رہی ہیں جن تنظیموں یا جماعتوں کے علماء کی کتابوں میں گستاخی رسولؐ کا پہلو نکلتا ہے۔

===

اتوار ۱۵ دسمبر ۱۹۹۱ روزنامہ پاکستان

دیناحیات سے زیادتی کے ملزموں کو "حرابہ" کے تحت سزائے موت دی جائے، سعید احمد شاہ گجراتی

گجرات (نامہ نگار) پاکستان علماء کونسل کے صدر اور اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے مطالبہ کیا ہے کہ دنیا حیات سے زیادتی کرنے والے ملزموں کے خلاف حدود آرڈیننس اور زنا کا مقدمہ درج کرنے کی بجائے "صرابہ" کے تحت مقدمہ درج کیا جائے اور ملزموں کو تعزیزی طور پر سزائے موت دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر آباد میں ایک مردہ لڑکی کے ساتھ زیادتی پر قانون نہ ہونے کا عذر پیش کیا گیا لیکن وفاقی شرعی عدالت اور اسلامی نظریاتی کونسل کے فیصلے کے مطابق ایسی نوعیت کے واقعات میں ملوث ملزمان کو جج صاحبان تعزیری طور پر ایک عورت کی گواہی پر سزائے موت دے سکتے ہیں۔ انہوں نے سندھ حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسے واقعات کے بعد مستعفی ہو جائے۔

===

marfat.com

امن معاہدہ مابین فریقین

جشن عید میلاد النبیؐ کا مرکزی جلوس ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو مسجد حضرت پیر سید محمود شاہ صاحب گجراتیؒ سے زیر قیادت صاحبزادہ پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی اور صاحبزادہ پیر سید علی حسین شاہ انتہائی عقیدت و احترام اور شایان شان طریقے سے نکالا جاتا ہے۔

۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ بمطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۹۱ء کا جشن عید میلاد النبیؐ ۵۷ واں سالانہ جلوس بھی سابقہ روایات کے مطابق نکالا گیا۔ جب یہ جلوس شاہ فیصل گیٹ پہنچا تو حسب روایت وہاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہونے ہی والا تھا کہ وہاں پر موجود چند شر پسند عناصر نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت جلوس کے شرکاء پر فائرنگ اور پتھراؤ شروع کر دیا۔ جس سے کچھ افراد زخمی بھی ہوئے۔ فائرنگ سے جلوس میں بھگدڑ مچ گئی۔ پولیس کی جانب سے شر پسند عناصر کے جواب میں جوابی فائرنگ کی گئی۔

صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی اور صاحبزادہ سید علی حسین شاہ گجراتی نے بکھرے ہوئے جلوس کو منظم کیا اور وہاں پر حسب روایت میلاد مصطفیٰ بیان کیا گیا۔ یاد رہے اس سال صاحبزادہ سید حامد علی شاہ صاحب نے میلاد النبیؐ کے جلوس میں خصوصی طور پر گجرات میں پہلی دفعہ شرکت فرمائی۔

فائرنگ کے نتیجہ میں ضیاء اللہ شاہ بخاری، قاری عطاء الرحمٰن، ضیاء الرحمان سمیت توحید و سنت کے متعدد کارکنوں کے خلاف پولیس نے مقدمہ درج کر لیا۔

marfat.com

ضیاء اللہ شاہ بخاری اور قاری عطاء الرحمن نے اس واقعہ میں لوث نہ ہونے کا حلفیہ بیان دیا اور آئندہ جشن عید میلاد النبیؐ کے جلوس میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ڈالنے اور جلوس کے سابقہ روایات کے مطابق گزرنے کی یقین دھانی کرائی۔

جو "معاہدہ۔امن مابین فریقین" کے نام سے تحریری شکل میں موجود ہے۔ جس کی نقل شامل کتاب کی جارہی ہے۔

یاد رہے اس سے ایک سال قبل شاہ فیصل گیٹ پر انجمن نوجوانان میلاد کمیٹی کے جلوس پر اور اس کے علاوہ انجمن طلباء اسلام ATI کے جلوس پر بھی فائرنگ ہو چکی تھی۔

=====

صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی 12 ربیع الاول کے مرکزی جلوس
کی قیادت فرماتے ہوئے گجرات شاہ فیصل گیٹ میں تقریر فرما رہے ہیں

marfat.com

بِاسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی

عُنوان : مُعاہدۂ اَمن مابَین فریقین

ہم ضیاء اللہ شاہ بخاری اور قاری عطاء الرحمٰن خُدا کو حاضر ناظر جان کر اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ جشنِ عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پُر اَمن جلُوس پر جو فائرنگ ہُوئی ہے، نہ ہم اس میں ملوث ہیں، نہ ہمارا اس میں مشورہ شامل ہے اور نہ ہی ہمیں ملزموں کا علم ہے اور ہم تحریری طور پر اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ آئندہ شاہ فیصل گیٹ گجرات میں ہم اور ہماری جماعت جشن عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلوس پر جو عرصہ (۵۷) ستاون سال سے نکل رہا ہے، وہ حسب معمول جس طرح اپنے پروگرام کے مطابق گزر رہا ہے گزرتا رہے گا، ہم اس میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں

گواہ نمبر ۱ ——— دستخط

گواہ نمبر ۲ ——— دستخط

marfat.com

PAKISTAN

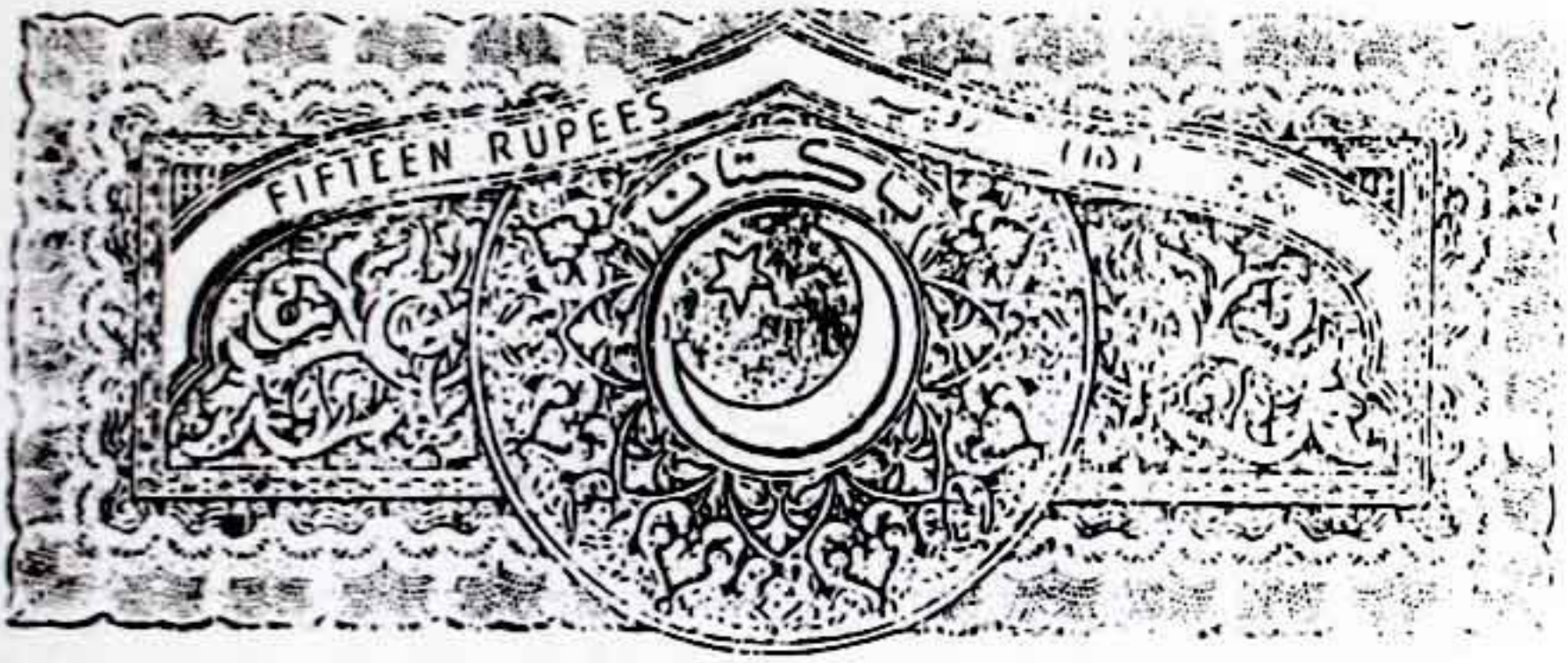

ڈالیں گے نیز دونوں فریق کے درمیان یہ بھی طے پایا کہ جلوس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت صرف اولادِ شہنشاہ ولایت حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اُولاد ہی کرے گی، اور کسی کو اُس کا حق نہ ہو گا۔ _____ مورخہ ۳ر اکتوبر ۱۹۹۱ء

گواہ شد
حاجی محمد انور ولد حاجی مراد علی قوم بٹ
ساکن سرمور مارودی گجرات

فریق اوّل

۱۔ صاحبزادہ سید حامد علی شاہ ولد پیر سید ولایت شاہؒ
ساکن سیٹھی سٹریٹ محلہ رنگپورہ شہر گجرات
صاحبزادہ سید حامد علی شاہ

۲۔ صاحبزادہ سعید احمد شاہ ولد پیر سید محمود شاہؒ
ساکن محلہ علی پورہ شہر گجرات
Saeed Ahmad

۳۔ صاحبزادہ علی حسین شاہ ولد حاجی سید احمد شاہؒ
ساکن سیٹھی سٹریٹ محلہ رنگپورہ شہر گجرات
سید علی حسین شاہ

فریق دوم

۱۔ صاحبزادہ سید ضیاء اللہ شاہ بخاری
ولد علامہ سید عنایت اللہ شاہ بخاری
ساکن شاہ فیصل گیٹ شہر گجرات

۲۔ قاری عطاء الرحمن ولد میاں محمد
ساکن محلہ مستریاں نئی آبادی
شہر گجرات۔

گواہ شد
خادم حسین چوہدری ولد چوہدری محمد یامین قوم جٹ
سکنہ محلہ بندیاں گجرات۔ خالد جاوید

Seen 32.
3-10-91

marfat.com

marfat.com

روزنامہ "جنگ" ۔ روزنامہ "نوائے وقت" روزنامہ "جذبہ"

۱۳ر اگست ۱۹۹۲ء

گجرات (نامہ نگار) پاکستان علماء مشائخ کونسل کے صدر اور اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر مولانا پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی نے کل یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مولانا عبدالستار خاں نیازی نے محترمہ بے نظیر بھٹو اور پی ڈی اے کے ارکان کے خلاف توہین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سزائے موت کے نامکمل بل پر اعتراض کے جواب میں کفر اور مرتد ہونے کا جو فتویٰ لگایا ہے وہ محترمہ بے نظیر بھٹو اور پی ڈی ایف کے ارکان پر ایک بہتان ہے۔ محترمہ بے نظیر اور پی ڈی اے کے ارکان مسلمان ہیں۔ وہ قرآن و سنت اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر مکمل ایمان رکھتے ہیں۔ اور قرآن و سنت کو سپریم لاء مانتے ہیں نامکمل بل پر اعتراض سے توہین رسالت کا ارتکاب نہیں ہوا۔ شریعت کے مطابق اللہ تعالیٰ اور اس کے کسی ایک نبی کا انکار اور اس کی توہین کرنے والا، آسمانی کتابوں، فرشتوں اور آخرت کا انکار کرنے والا مسلمان نہیں رہتا۔ انہوں نے کہا کہ اگر محترمہ اور پی ڈی اے نے نامکمل بل کی مخالفت کر کے کفر کا ارتکاب کیا ہے تو اس بل میں باقی انبیاء کا ذکر نہیں۔ مولانا نیازی اس کو کیا نام دیں گے؟ ان کے نزدیک وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو نہ ماننا کفر ہے۔ گویا مولانا

marfat.com

نیازی کے فتوی کے مطابق آئی جے آئی کی حکومت کافر ہے۔ کیونکہ سود حرام ہونے کے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے خلاف IJI کی حکومت نے ہائی کورٹ میں رٹ کی تھی۔ مولانا نیازی خود کو سنی حنفی مسلمان کہلاتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اگر وہ کلمہ پڑھتا ہو تو اس کو بھی کافر نہیں کہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جتنا پچھلے چند سال سے اسلام کے نام پر استحصال کیا گیا ہے اتنا غیر مسلموں نے بھی اسلام کا استحصال نہیں کیا۔

marfat.com

روزنامہ "جذبہ" ۲۲ مئی ۱۹۹۳ء • روزنامہ "پاکستان" ۱۹۹۳ء

پاکستان علماء و مشائخ کونسل کے صدر اور اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے اپنے ایک بیان میں محترمہ بینظیر بھٹو کے حالیہ بیان جس میں انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان میں علامہ اقبال کا روشن خیال اسلام چاہتے ہیں نہ کہ مودودیت کا اسلام چاہتے ہیں۔ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مختلف لوگوں نے اس بیان کی مخالفت کی ہے اور کہا کہ اسلام ایک ہے جس کے بانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ نہ کہ اقبال اور مودودی صاحب صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے اس کے بانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کا منبع قرآن و سنت بھی ہے۔ مگر اس کی

marfat.com

تشریحات میں فرق ہے۔ اگر اس کی تشریحات میں فرق نہ ہوتا تو آج کا مولوی اپنے آپ کو سنی، شیعہ اور وہابی کے علاوہ حنفی شافعی مالکی اور حنبلی نہ کہلواتا صرف مسلمان کہلواتا۔ علامہ اقبال نے بھی اسلام کی تشریح کی مودودی صاحب نے بھی اسلام کی تشریح کی۔ فرق اتنا ہے کہ مودودیت کا اسلام مسجد کی تعمیر پر زور دیتا ہے اور علامہ اقبال کا اسلام من کی تطہیر پر زور دیتا ہے۔

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں سے نمازی بن نہ سکا

مودودیت کا اسلام امریکہ کے ڈالر پر نظام مصطفیٰؐ کا نعرہ لگاتا ہے۔ علامہ اقبال کا اسلام انگلستان میں عشق مصطفیٰؐ پھیلاتا ہے۔

خیرا نہ کرسکا مجھے جلوہ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

انہوں نے مزید کہا کہ مودودی صاحب اور علامہ اقبال کے اسلام میں وہ فرق ہے جو ملاں کی اذان اور مجاہدین کی اذان میں فرق ہے

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملاں کی اذان اور مجاہد کی اذان اور

صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے کہا کہ ہم ملک پاکستان میں علامہ اقبال کا اسلام چاہتے ہیں۔ جنہوں نے نظریہ پاکستان دیا نہ کہ مودودی صاحب کا اسلام چاہتے ہیں جنہوں نے نظریہ پاکستان کی مخالفت کی۔

====

marfat.com

وزیر قانون کی وضاحت کے بعد ہڑتال کا کوئی جواز نہیں۔ سعید شاہ

حیرت ہے احتجاج اور ہڑتال میں وہ لوگ پیش پیش ہیں جن کی کتابوں میں گستاخی رسولؐ کا پہلو نکلتا ہے

گجرات (نمائندہ جنگ) پاکستان علماء و مشائخ کونسل کے صدر اور سابقہ رکن اسلامی نظریاتی کونسل صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے کہا ایک مسلمان خواہ وہ کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو وہ حضور ختم المرسلینؐ کی ذات بابرکات پر کسی بد بخت کی طرف سے کسی حملے، نکتہ چینی یا گستاخی کو برداشت نہیں کر سکتا صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے کہا کہ کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی صدق دل کے ساتھ معافی مانگی جائے تو خداوند قدوس معاف فرمادیتا ہے مگر کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کے کرنے سے اس کی تمام نیکیاں اور دین و دنیا برباد ہو جاتا ہے ایسا ہی گناہ گستاخی رسولؐ ہے۔

انہوں نے کہا کہ وزیر قانون کو اس مسئلہ پر بیان دیتے ہوئے مسئلہ کی نزاکت پر غور کر لینا چاہیے تھا اور ان کی طرف سے لاتعلقی کا اعلان فوری طور پر ہو جانا چاہیے تھا۔ اب وفاقی وزیر قانون کے علاوہ وفاقی وزیر اطلاعات اور گورنر پنجاب کی واضح تردید کے بعد احتجاج اور ہڑتال پر لوگوں کو اکسانے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ اس سے ملک کا امن متاثر ہو رہا ہے اور معاشی طور پر بھی ملک کو نقصان ہو رہا ہے۔ اور حیرت کی بات ہے کہ ہڑتال اور احتجاج میں وہ مذہبی تنظیمیں بھی حصہ لے رہی ہیں جن تنظیموں یا جماعتوں کے علماء کی کتابوں میں گستاخی رسولؐ کا پہلو نکلتا ہے۔

===

marfat.com

روزنامہ جذبہ ۲۶ جولائی ۹۳ء

تحریک پاکستان میں اولیاء کرام نے سیاستدانوں سے بڑھ کر شاندار کردار ادا کیا۔

گجرات (جنرل رپورٹر) تحریک پاکستان کے راہنما اور قائداعظم محمد علی جناح کے دیرینہ ساتھی نامور عالم دین صاحبزادہ سید پیر محمود شاہ گجراتی کے چھٹے سالانہ عرس مبارک کی تقریبات اختتام پزیر ہو گئیں۔ عرس کے موقع پر اسلامی نظریاتی کونسل کے سابق ممبر اور پاکستان علماء و مشائخ کے صدر صاحبزادہ سید پیر سعید احمد شاہ گجراتی نے درگاہ شہنشاہ

marfat.com

ولایت حضرت سید پیر ولایت علی شاہ محلہ علی پور پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برصغیر میں اسلام اولیاء کرام کے ذریعے پھیلایا گیا جب پاکستان کی تحریک چلی تو جتنا کردار اولیاء کرام نے ادا کیا اتنا کسی سیاسی شخصیت نے بھی ادا نہیں کیا۔ سر زمین پاکستان کو اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کے ساتھ بھی ایک خاص نسبت ہے قریہ قریہ گاؤں گاؤں ان کے آثار کتب خانے اور مزارات موجود ہیں۔ اسی طرح گجرات میں علم ظاہری کے شائقین بھی اپنی ایک وسیع روایت رکھتے ہیں۔ علم دین اور حفظ قرآن کی نعمت کے لئے گجرات ایک نہایت برگزیدہ خطہ ہے۔ عہد قریب میں ایک عظیم برگزیدہ بلند علمی و عرفانی شخصیت قطب الارشاد حضرت پیر سید ولایت علی شاہ کی ذات مبارکہ اس خطہ کا سرمایہ سد افتخار رہی ہے۔ ان کے لخت جگر صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی پاکستان بنانے والوں میں سے ہیں انہوں نے تحریک پاکستان میں جیل کی کوٹھڑی میں قید و بند کی مصیبتیں برداشت کیں۔ حق گو عالم دین تھے ہر جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق بیان کیا۔ جابر حکمرانوں کے ہر آمرانہ دور کی ڈٹ کر مخالفت کی۔ بہترین جہاد جابر حکمران کے رمنے کلمہ حق بیان کرنا ہے اپنے بزرگوں کی دین اسلام کے لئے خدمات کو آگے بڑھانے کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ صاحبزادہ سید پیر ظہور حسین شاہ سجادہ نشین آستانیہ عالیہ وسوندھی پورہ نے کہا کہ مومنوں کے سردار اللہ تعالیٰ کے ولی ہوتے ہیں۔

سید پیر محمود شاہ گجراتی نے ہر مشکل وقت میں علماء اہل سنت کا ساتھ دیا۔ وہ نامور عالم دین تھے۔ ان کی اسلام کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ تحریک استقلال گجرات کے رہنما سید باقر رضوی نے کہا کہ سید پیر محمود شاہ گجراتی نے وڈیروں جاگیرداروں اور جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق بیان کیا وہ گجرات کی دھرتی کے عظیم سپوت تھے ان کے

marfat.com

تحریک ختم نبوت میں جدوجہد سے کامیابی سے ہمکنار ہوئے تھے۔ سید محمود شاہ گجراتی کا نام اب بھی ظالم جابر حکمرانوں کے سر پر لٹکتی ہوئی تلوار ہے۔ سابق ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب چوہدری محمد سرور جوڑا نے کہا کہ سید محمود شاہ گجراتی گجرات کے مرد مجاہد تھے آج کل کے حکمرانوں کے سیاہ دور میں محمود شاہ گجراتی کی اشد ضرورت ہے شہنشاہ ولایت کی اور ان کے خاندان کی دین اسلام کے خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔ محمود شاہ گجراتی کی حق آواز کو دبانے کے لئے اس وقت کے جابر حکمرانوں نے طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالیں مگر وہ طاغوتی طاقتوں کے سامنے سینہ سپر رہے۔ ہیڈ ماسٹر سید شبیر حسین شاہ نے کہا کہ محمود شاہ گجراتی بلند پایہ عالم دین تھے انہیں ہمیشہ ظالموں کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے دیکھا۔ عرس کی تقریب میں حافظ سید نور حسین شاہ ایم ایم پی آئی صاحبزادہ سید نذر حسین شاہ صاحبزادہ سید ولی حسین شاہ المعروف پیر بلھے شاہ گجراتی نے بھی خطاب کیا۔ اجتماعی دعاء بزرگ عالم دین حضرت علامہ مولانا محمد عارف اور صاحبزادہ سید پیر علی حسین شاہ نے کیں۔ تقریب میں اے ڈی سی جی گجرات مہر محمد نواز گجرات کی معروف شخصیت چوہدری جہانگیر محمود چیمہ، حاجی الیاس الرحمان کونسلر وائس چیئرمین بلدیہ چوہدری وقار نادر جوڑا، چوہدری ندیم اصغر جوڑا، چوہدری اختر حسین جوڑا، صدر بار گجرات مفتی بشارت احمد نیر ایڈوکیٹ صاحبزادہ سید پیر مقبول حسین شاہ، صدر تنظیم العلماء اہلسنت والجماعت حاجی محمد حیات سابق ہیڈ ماسٹر حاجی محمد بشیر حاجی محمد نذیر، نذیر فرنیچر والے، چوہدری مجید اللہ ملہی ایڈووکیٹ چوہدری پرویز اقبال مچھیانہ، صوفی محمد اشرف سابق کونسلر، الحاج عبدالوحید پائلٹ سکول، علامہ عنایت اللہ بٹ کونسلر، قاری محمد اکرم جلالی جنرل سیکرٹری تنظیم العلماء اہلسنت گجرات، سید امانت علی شاہ، بشیر احمد فیض آبادی، ارشاد بٹ، ذوالفقار حسین شاہ، قربان علی، سید منظور حسین شاہ، صوفی محمد

marfat.com

افضل صدر انجمن پیغام مصطفےٰ، قاری طالب حسین، سید وارث علی شاہ ماسٹر محمد یوسف راجپوت، قاری نوید الرسول، محمد نواز شاہد غفاری سینئر نائب صدر مرکزی تنظیم الغفاری پاکستان (رجسٹرڈ) کے علاوہ گجرات کی سیاسی و سماجی مذہبی ادبی علمی شخصیت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

===

جنگ ۲۷ جولائی ۱۹۹۳ء

سید محمود شاہ گجراتی نے ہمیشہ جابر حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق بلند کیا

عرس کے موقع پر عقیدت مندوں کا خراج عقیدت

گجرات (نمائندہ جنگ) پاکستان علماء و مشائخ کونسل کے صدر صاحبزادہ سعید احمد شاہ گجراتی نے کہا کہ برصغیر میں اسلام اولیا اللہ کے توسط سے پھیلا اور قیام پاکستان میں بھی ان برگزیدہ ہستیوں نے اہم کردار ادا کیا وہ تحریک پاکستان کے رہنما اور ممتاز عالم دین صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی کے سالانہ عرس کی تقریب کے کے موقع پر صدارتی خطاب کر رہے تھے۔ سید سعید احمد شاہ گجراتی نے کہا کہ سید محمود شاہ گجراتی نے تحریک پاکستان میں قائداعظم کے شانہ بشانہ اہم کردار ادا کیا اور جیل کی صعوبتیں برداشت کیں۔ انہوں نے ہمیشہ جابر حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق بلند کیا۔ صاحبزادہ پیر سید ظہور حسین شاہ نے کہا کہ سید محمود شاہ گجراتی نے ہمیشہ علماء اہل سنت کی رہنمائی کی۔ تحریک استقلال کے رہنما سید باقر رضوی نے کہا سید محمود شاہ گجراتی نے ہمیشہ جاگیرداروں اور وڈیروں کا مقابلہ کیا وہ گجرات دھرتی کے عظیم سپوت تھے۔ سابق ایم پی اے چودھری محمد سرور جوڑا نے کہا کہ آج کے حکمرانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے سید محمود شاہ جیسے مجاہدوں کی ضرورت ہے۔

marfat.com

marfat.com

جہاد کشمیر کانفرنس منعقدہ گجرات

روزنامہ جذبہ گجرات ۱۰ مئی ۱۹۹۶

گجرات (منظور احمد منظور سے) جہاد کی کئی قسمیں ہیں۔ جہاد بالسیف، جہاد بالمال، جہاد باللسان اور جہاد بالقلم اور کشمیر اسی وقت آزاد ہو گا جب دنیا کے تمام مسلمان اپنے اپنے حصے کا جہاد کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار شیخ الحدیث مولانا محمد عالم نے مسجد شاہ ولایت میں منعقدہ آل پاکستان جہاد کشمیر کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ جہاد کشمیر اب آخری مراحل میں داخل ہو چکا ہے اور اس کی کامیابی اب سامنے نظر آرہی ہے۔ پروفیسر علامہ سعید احمد الاسد فیصل آبادی نے کہا کہ کشمیر تقریروں سے آزاد نہیں ہو گا۔ اس کے لئے آیئے ہم جہاد کے لئے ہاتھ اٹھائیں اور میدان عمل میں نکلیں ان کے جواب میں تمام حاضرین نے ہاتھ اٹھائے تو انہوں نے کہا کہ اب انشاء اللہ کشمیر آزاد ہوجائے گا۔ مولانا محمد محفوظ مشہدی نے

marfat.com

کہاکہ اس سرزمین پر انگریز حکومت کے خلاف پہلا فتوی مولانا فضل حق خیر آبادی نے دیا تھااور اب وہی فتوی مولانا شاہ احمد نورانی نے دیا ہے اب گلی گلی گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ میں مسلمان موجود ہیں۔ ان کی پچاس سے زیادہ حکومتیں دنیا میں موجود ہیں۔ لیکن کوئی اس قابل نہیں جو بھارتی وزیراعظم کو یہ کہہ سکے کہ مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر مظالم بند کردو۔ عالمی رائے عامہ کے بارے میں انہوں نے کہاکہ یہ اندھی، بہری اور گونگی ہو چکی ہے اسے مقبوضہ کشمیر میں بسنے والے مسلمانوں کا خون نظر نہیں آتا۔ یہی حال یو این او اور امریکہ کا ہے اس نے اپنے مفادات کے لئے تو عراق پر فوج کشی کردی تھی لیکن اسے بھارت کی خلاف ورزیاں نظر نہیں آئیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل صرف جہاد میں ہے اور علماء مشائخ کو نسل انشاءاللہ ہر سال جہاد کانفرنس کرتی رہے گی۔

اس کانفرس کی صدارت پیر طریقت قائد کشمیر صاحبزادہ محمد عتیق الرحمن صدر جمیعت العلماء جموں و کشمیر نے فرمائی جبکہ اس کانفرس کے روح رواں اور سرپرست پیر طریقت شہزادہ مجاہد ملت حضرت پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی صدر جمیعت العلماء پاکستان (سید محمود شاہ گجراتی) گروپ تھے۔اس کے علاوہ ہیڈ ماسٹر مرزا شوکت علی صاحب، چوہدری محمد سرور جوڑا صاحب سابق ایم۔پی۔اے، کمانڈر صاحبزادہ سید تجمل الاسلام بخاری امیر اعلی حزب مصطفی والبرق اور حضرت علامہ محمد سعید احمد مجددی خطیب اعظم گوجرانوالہ نے خطاب کیا۔

آخر میں شہزادہ مجاہد ملت حضرت پیر سید سعید احمد شاہ صاحب گجراتی نے علماء کرام، مشائخ عظام و شرکاء کانفرس کا شکریہ ادا کیا اور آزادی کشمیر کے لئے خصوصی دعا فرمائی اور اہالیان گجرات کی طرف سے خطیر رقم صاحبزادہ محمد عتیق الرحمن کو پیش کی جنہوں نے رقم علامہ محمد سعید احمد مجددی کے حوالے کردی۔

====

marfat.com

۲۔۲ ۲۵ جولائی ۱۹۹۶ء

مجاہد ملت کانفرنس

منعقدہ فلیٹیز ہوٹل نزد اسمبلی ہال لاہور کی رپورٹ

رپورٹ:۔ محمد عنایت قادری (سرگودھا روڈ گجرات)

۲۵ جولائی ۱۹۹۶ء۔ بروز جمعرات کو صوبائی دارالحکومت لاہور کے فلیٹیز ہوٹل نزد اسمبلی ہال کے وسیع ہال میں صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ اور صاحبزادہ سید عبدالمجید شاہ گجراتی کی کاوشوں سے پہلی دفعہ اس عظیم مجاہد تحریک پاکستان اور غازی تحریک ختم نبوت کی یاد میں

"مجاہد ملت پیر محمود شاہ گجراتی کانفرنس"

کا اہتمام کیا گیا۔ اس کانفرنس کی عظمت سے اندازہ ہوتا تھا۔ کہ زیر نظر ہستی کتنی عظیم اور معتبر ہے۔ ملک بھر سے سیاسی۔ مذہبی سکالر اور ملی اور سماجی کارکن کشاں کشاں تشریف لائے۔ ان میں زیادہ تر مجاہد ملت رحمتہ اللہ علیہ کے دیرینہ ساتھی تھے۔ جو اپنی اپنی باری پر اپنے اس عظیم مجاہد کو حقیقی خراج تحسین پیش کرتے رہے۔

گجرات سے مشائخ کا قافلہ سجادہ نشین قبلہ شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ صاحبزادہ سید علی حسین شاہ گجراتی کی زیر قیادت شریک ہوا۔ اور عقیدت مندوں کا قافلہ راقم الحروف کی زیر قیادت حاضری کیلئے شریک ہوا۔ صاحبزادہ ذوالفقار شاہ کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ صاحبزادہ سید محمد حسین شاہ نے نذرانہ۔ عقیدت

marfat.com

بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کیا۔ حاجی محمد عنایت قادری رپورٹر کی حیثیت سے موجود تھے۔

وزیر اعظم کے مذہبی مشیر جناب مہر یوسف چاند نے صاحبزادہ صاحب کے حضور نذرانہ پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ مجاہد ملت رحمتہ اللہ علیہ کسی جابر اور ظالم حکمران کے سامنے بھی حق بات کہنے سے نہیں ڈرتے تھے۔ ان کے نزدیک زندگی آگ سے کھیلنے کا نام تھا۔ آج گجرات میں مسلک اہل سنت کا داعی اور مرد مجاہد ہم میں نہیں مگر ان کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کر ہم اپنی اپنی زندگیاں بنا رہے ہیں۔

مولانا منیر مدنی جو کہ صاحبزادہ صاحب کے خاص عقیدت مند ہیں۔ اور صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی کے دست راست ہیں نے کہا کہ جب سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے آخری ایام تھے تو لوگوں نے آپ کی کمزوری کو دیکھ کر افسوس کیا تو انہوں نے کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ شہنشاہ۔ ولایت کے گلشن سے ایک پھول کھلا ہے۔ جو میرے بعد کلمہ۔ حق کو مزید بلند کریگا۔ وہ مجاہد ملت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی ہے۔

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

فقہ جعفریہ کے قائد علی غضنفر کراروی نے اپنے خطاب میں کہا کہ سید محمود شاہ گجراتی کی بات نہ کرو۔ وہ مرد مجاہد ایسا تھا کہ جس نے ہر دور میں سچ بات کہنے سے دریغ نہ کیا۔ وہ سچے عالم دین ہی نہیں تھے بلکہ "کونو مع الصٰدِقین" کی سچی تصویر تھے۔ مذہب حقہ کی ترویج اور اشاعت کیلئے دن رات کوشش شاقہ کرتے رہے۔

marfat.com

عریانی اور فحاشی کے خلاف ایک ننگی تلوار کی مانند تھے۔

شمش الزمان قادری نے کہا کہ لوگو! یاد رکھو۔ مجاہد ملت جیسے لوگ کم ہی پیدا ہوتے ہیں۔ لالچ۔ طمع۔ حرص اور تکبر پاس سے بھی نہ گزرا تھا۔ یاروں کے یار تھے۔ دوستوں کے دوست تھے۔ نہ دھوکہ دیتے اور نہ دھوکا کھاتے تھے۔ جس محفل میں وہ ہوتے۔ اس محفل کی رونق دوبالا ہوتی تھی۔

تحریک استقلال کے قائد حامد سرفراز نے کہا کہ مجاہد ملت جو لڑتا تھا اسلام کی سربلندی کیلئے۔ ان کا لڑنا تھا تو جھوٹ کے خلاف۔ اگر لڑتا تھا تو سچ کیلئے۔ گجرات آج بھی زندہ ہے۔ مگر روح سید محمود شاہ گجراتی تھی۔ پختگی شعور کو نذرانہ پیش کرنے کیلئے ان کے کردار پر عمل کرنا ہو گا۔ ان ہی کے بتائے ہوئے صراط مستقیم پر گامزن ہونا ہو گا۔ سید محمود شاہ گجراتی بار بار یاد آتے ہیں۔ کیونکہ وہی غریب کیلئے مسکین کے ایک سہارا تھے۔

جامعہ نعیمیہ کے ناظم اعلیٰ محفوظ الرحمٰن نعیمی نے بتایا کہ صاحبزادہ صاحب قرآن کے منشور کی عملی تصویر تھے۔ آپ نے ساری زندگی دین اسلام کی اشاعت کی۔ مذہبی۔ ملی اور سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آج جو خوبیاں تمام علماء کرام میں موجود ہیں تو سب کی سب صاحبزادہ صاحب کی مرہون منت ہیں۔ آج ہم سب سورج مکھی کی طرح گھوم گھوم کر اپنے محبوب قائد (مجاہد ملت) کی تلاش کر رہے ہیں۔

marfat.com

سجادہ نشین ڈھانگری شریف صاحبزادہ عتیق الرحمٰن نے صاحبزادہ کے حضور محبت کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ انہیں ولی کہیں یا ابن ولی۔ بطل حریت کہا جائے یا مجاہد ملت۔ بیک وقت ان میں یہ سب خوبیاں موجود تھیں۔ دو موقعوں پر میں نے ان کو تڑپتے دیکھا۔ ایک نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دوسرے مظلوم پر ہونے والے ظلم پر حس کیلئے انہوں نے زندگی وقف کر رکھی تھی۔ امیر ملت محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے پیغامبر بن کر سیالکوٹ کے جلسہ میں وہی قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کے پاس گئے تھے۔ اور قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کو مبارکباد دی کہ آج پاکستان بن گیا۔ کیونکہ امیر ملت نے اعلان فرمادیا تھا۔ جو سنہری حروف میں لکھا گیا۔ کہ جو میرا مرید ہو کر تحریک پاکستان میں حصہ نہ لے گا۔ وہ اگر مر گیا تو اس کا جنازہ نہیں پڑھایا جائے گا۔ آپ اہل علم ایسے تھے کہ ہر نقطہ اچھے انداز میں حل کر دیتے تھے۔ اہل ذکر ایسے کہ ذکر خدا میں " اَلَا بِذِکرِ اللہِ تَطمَئِنُّ القُلُوب" سے سبق لیتے تھے۔ ان کے خدام کی طویل فہرست ہے۔ جو ہمیشہ ان کے گن گاتے رہیں گے۔

سدا بہار رہے اس باغ کدی خزاں نہ آوے

ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ و سپریم کورٹ رفیق ملت رفیق احمد باجوہ نے کہا کہ بے لوث محبت ہو۔ اور بے باک صداقت ہو تو محمود شاہ گجراتی بنتا ہے۔ مرد مسلمان اگر انتہا کو پہنچ جائے تو محمود شاہ گجراتی بنتا ہے۔ آج کا اخبار اگر صبح کا ہو تو شام کو پڑھنے کو جی نہیں چاہتا مگر محمود شاہ گجراتی کہ ایسی یاد ہے کہ بار بار یاد کرنے سے یاد تازہ ہوتی ہے۔ ان کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ ان کے خطاب میں صداقت ہوتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آج تمام مکتبہ فکر کے لوگ ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کو آتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سیاستدانو! تم اپنے آپ کو سیاستدان نہ

marfat.com

کو کیونکہ تمہاری سیاست محمود شاہ گجراتی والی سیاست نہیں ان کی سیاست تو قرآن وسنت کے تابع تھی۔ اور تمہاری سیاست دولت اور زر کے تابع ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ لاہور میں ایک طرف ایک بہت بڑے بادشاہ جہانگیر جو جاہ حشمت کا مالک تھا کا مقبرہ ہے۔ اس کے مقبرہ کے گرد جو کام ہوتے ہیں خدا پناہ دے۔ دوسری طرف داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ محو خواب ہیں۔ وہاں سکون ہی سکون ہے۔ قلوب کو روشنی ملتی ہے۔ فیض روحانی ملتا ہے۔ حالانکہ محافظ تو جہانگیر کے ساتھ ہوتے تھے۔ باڈی گارڈ مغلیہ خاندان کے اس عظیم بادشاہ کے پاس تھے۔ مگر داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس تقوی اور پرہیز گاری تھی۔ خدا خوفی اور خدمت خلق کا جذبہ تھا۔ ان کے بعد بھی وہاں سکون ملتا ہے۔ اسی طرح محمود شاہ گجراتی ہیں کہ ان کے بعد بھی ان کی یاد سے سکون قلب میسر آتا ہے۔

سینیٹر چوہدری اعتزاز احسن نے کہا کہ مجھے سیاست کا پہلا سبق صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی سے ملا۔ ان کا پیغام محبت تھا۔ امن کا پیغام تھا۔ آشتی کا پیغام تھا۔ ان کا جذبہ ایمان کا جذبہ تھا۔ ان کی محبت رسول خدا کی محبت تھی۔ تقوی اور پرہیز گاری ان کے در کی تھی۔ جذبہ خلوص کے شناور تھے۔ مکسین اور مظلوم کی آواز تھے۔ اور کیا کہوں سچ کی تلوار تھے۔ ان کی شہرت سے آجکل کے بڑے بڑے نام نہاد لیڈر جلتے تھے۔ مگر سید محمود شاہ گجراتی نے باڈی گارڈ تو درکنار کبھی رائفل تک نہ رکھی تھی۔ ان کی حفاظت خداوند قدوس خود فرماتے تھے۔ دھرتی گجرات میں صرف صاحبزادہ صاحب ہی ایسی ہستی تھے جنہوں نے ایوبی آمریت کے خلاف مادر ملت کی حمایت کی۔ اسی لئے وہ اوصاف حمیدہ میں یکتا تھے۔ وہ اوصاف قلندرانہ کی وجہ سے آگے بڑھنے والے تھے۔

marfat.com

قاضی عبدالقدیر خاموش:۔ سید محمود شاہ گجراتی درخشندہ علماء میں سے ہیں۔ شاہ صاحب کی شخصیت تکبر سے پاک تھی۔ دوستوں کے ایسے دوست کہ اگر کسی نے بھی پکارا تو اس کی مدد کیلئے چل پڑے۔ انہوں نے ساری زندگی امن و محبت کا درس دیا۔ اس چمنستان (پاک سرزمین) کو بچانے کیلئے سید محمود شاہ گجراتی کا پیغام ہر شخص تک پہنچانا ہو گا۔ نفرت کو مٹا کر محبت کا پیغام سنانا ہو گا۔ وطن عزیز میں سید محمود شاہ گجراتی کا امن اور آشتی کا پیغام پھیلانا ہو گا۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ صاحب اقتدار حضرات کو اس عظیم مجاہد ملت کے خراج تحسین پیش کرنے کو انکی اولاد سے استفادہ کرنا ہو گا۔

وفاقی وزیر جناب خالد احمد کھرل نے کہا کہ صاحبزادہ محمود شاہ گجراتی محبت کے پیغامبر تھے۔ دین حقہ کے صحیح نقیب تھے۔ آج بھی ہم انہیں کے فرمودات سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

آخر میں صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ صاحب گجراتی سجادہ نشین حضرت مجاہد ملت رحمتہ اللہ علیہ نے شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا قبلہ اباجی رحمتہ اللہ علیہ نے پوری زندگی دین کی بے لوث خدمت کی۔ غریب اور مساکین کی خدمت میں عمر گزار دی۔ پاکستان بزرگان دین کی ہمتوں سے معرض وجود میں آیا۔ جس میں میرے بزرگوارم کی ہمت بھی شامل تھی۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا کہ پاکستان اسلامی فلاحی ریاست ہے۔ اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ اور ۲۷ رمضان المبارک کو معرض وجود میں آیا۔ اس لئے یوم پاکستان ۲۷ رمضان المبارک کو جشن نزول قرآن ہی کے ساتھ منایا جانا چاہیئے۔

آخر میں صاحبزادہ سید علی حسین شاہ صاحب گجراتی نے دعا فرمائی۔ یوں یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔==

marfat.com

marfat.com

marfat.com

روزنامہ خبریں ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۷ء۔

روزنامہ خبریں کی پانچویں سالگرہ کے حوالے سے لاہور کراچی، اسلام آباد، پشاور، میر پور اور ملتان کی طرح گزشتہ دنوں گجرات میں بھی خصوصی مذاکرہ ہوا، جس کا موضوع "آج کے پاکستان کا سب سے بڑا مسلہ" تھا۔ مذاکرے کے مہمان خصوصی پنجاب اسمبلی کے سپیکر چودھری پرویز الہیٰ تھے۔ جبکہ اہم مقررین میں راحت ملک، مسعود راٹھور، پروفیسر کوثر ممتاز، سید سعید احمد شاہ، چودھری نثار احمد، اصغر علی گھرال، میاں عمران مسعود، پیر بنیامین رضوی، حاجی محمد الیاس شامل تھے۔ مذاکرے سے "خبریں" کے ایڈیٹر خوشنود علی خان نے بھی خطاب کیا جبکہ چیف ایڈیٹر ضیا شاہد نے ابتدائی کلمات ادا کئے۔ اس مذاکرے کی رپورٹ نذر قارئین ہے۔

===

سید سعید احمد شاہ

حضرات محترم الحمدللہ ہم سب مسلمان ہیں۔ ہمارا رب رب رحمان ہے۔ ہمارا نبی آقا دو جہانؐ ہے جن کے اقوال ہمارے لئے مقدس کلام اور جن کے افعال ہمارے لئے مکمل نظام ہے اور اس نظام کی خاطر برصغیر کے مسلمانوں نے نہ جانے کتنی قربانیاں دیں۔ پاکستان کے لئے لوگوں نے اپنی جان و مال اور عزت کی قربانیاں اس لئے دی تھیں کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ پاکستان میں امن و سکون کا چین مل جائے گا۔ وہ ٹھکانہ مل جائے گا جہاں خوف و خطر نہ ہو گا، وہ عدالتیں مل جائیں گی جہاں بے انصافیاں نہ ہوں گا، وہ تھانے مل جائیں گے جہاں زیادتیاں نہ ہوں گی، وہ شہر مل جائیں گے جہاں دہشت گردیاں نہ ہوں گی، اور وہ قصبے مل جائیں گے جہاں چوریاں نہ ہوں گی۔ مگر افسوس کہ

marfat.com

جن جھروکوں سے تمنا تھی گل برسیں گے
وہاں سے آئے تو چمکتے ہوئے خنجر آئے

مگر افسوس کہ وہ نظام جس کی خاطر مسلمانوں نے قربانیاں دیں، آج ہماری حکومتوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ اسلامی احکامات کے بجائے انہوں نے غیر ملکی آقاؤں کے احکامات کی پیروی کی، جو بھی ہماری حکومتیں آئیں کسی نے اسلام کا نام لے کر اسلام کا حلیہ بگاڑا، کچھ لوگ تھے جنہوں نے قوم کے سامنے اسلام اور اپنی ذات کے نام پر ریفرنڈم کرایا، کچھ وہ لوگ تھے جنہوں نے صریحاً کہا کہ اسلامی سزائیں وحشیانہ سزائیں ہیں اور کچھ وہ لوگ بھی آئے جنہوں نے ڈپلومیٹک طریقے سے اسلام کی تذلیل کی۔ پھر یہ وعدہ کیا گیا کہ ہم خلفاء راشدین کا نظام لائیں گے۔ ابھی اسی حکومت کو آئے چھ سات ماہ کا عرصہ ہو گیا انہوں نے اسمبلی سے اٹھویں ترمیم کا قانون پاس کروالیا مگر افسوس کے ساتھ کہنا ہو کہ قصاص و دیت کا مسودہ آج بھی پاکستان میں آرڈیننس کی صورت میں چل رہا ہے۔ مارشل لاء دور سے کئی حکومتیں آئیں اور چلی گئیں لیکن آج تک اسے قومی اسمبلی میں پیش نہیں کیا گیا اور نہ اس پر قانون سازی کی گئی۔ چند روز قبل ایک خبر پڑھنے کو ملی کہ صوبائی اسمبلی نے آرٹیکل ۲۲۷ کے مطابق ایک مسودہ پاس کیا کہ تمام قوانین قرآن و سنت کے مطابق ہوں گے اور جو خلاف ضابطہ ہوں گے، انہیں قرآن کے مطابق کر دیا جائے گا۔ میں آئین کا حوالہ نہیں پڑھنا چاہتا صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے سے آئین کا حصہ ہے۔ آرٹیکل ۲۲۷ کو پڑھیں شاید ہمارے ممبران صوبائی اسمبلی نے اس آئین کو نہیں پڑھا۔ قرارداد مقاصد کو دیکھ لیں وہ بھی آئین کا حصہ ہے۔ اصل ضرورت یہ ہے کہ قصاص و دیت کے مسودہ کی قانون سازی کی جائے اور یاد رکھیں اسلامی نظریاتی کونسل نے ایک ایک قانون اسلامائزیشن کے مطابق کیا ہوا ہے۔ اس کو قومی اسمبلی میں پیش کر

marfat.com

کے قانون سازی کا عمل کیا جائے۔ جس پاکستان میں اسلام نہ ہو پاکستان، پاکستان نہیں۔ ہم نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا تھا ہم نے وہ وعدہ وفا نہیں کیا۔ آج ہمیں اس کی سزا مل رہی ہے۔

میں آخر میں آیت کریمہ کا ترجمہ پیش کرتا ہوں اور یہی آج کے پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

"اے ایمان والو۔ اگر اسلام میں داخل ہونا ہے تو پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کروں بے شک وہ تمہارا ظاہری دشمن ہے۔

لہذا اگر اسلام کا نعرہ لگانا ہے تو پھر تمہارے اقوال میں بھی اسلام ہو، افعال میں بھی اسلام ہو، فارن پالیسی میں بھی اسلام ہو۔ داخلی پروگرام میں بھی اسلام ہو یہ نہ ہو کہ دل میں غیر ملکی آقاؤں کی پیروی کی اقرار ہو اور زبان پر اسلامی احکامات کا اظہار ہو۔

؎ تجھے مطلوب دونوں عالم میں گر آرام ہے
اُن کا دامن تھام لے محمدؐ جن کا نام ہے

====

marfat.com

اختتامیہ

رب العالمین کے شکر کے ساتھ اختتام کرتا ہوں جس نے ہمیں بہترین انسان پیدا فرمایا

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

ترجمہ۔ بے شک ہم نے انسان کو اچھی صورت میں پیدا فرمایا

درود و سلام اس رحمتہ اللعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک پر جن کی اطاعت کو خدا تعالیٰ نے اپنی اطاعت قرار دیا ہے

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللہ

ترجمہ۔ جس نے میرے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل میری اطاعت کی

انگنت رحمتیں اولیاء کرام پر کہ جو اس گروہ میں سے ہیں جو صحابہ کرام کے سلسلہ بیعت کو جاری رکھتے ہوئے ۔ عوام الناس سے اسلامی احکام پر عمل کروانے کی بیعت لیتے ہیں اس طرح نیکی کو پھیلانے اور برائی کو روکنے کے .بہترین جہاد میں مصروف کار ہیں۔

میں نے اسی گروہ سے تعلق رکھنے والی پاکیزہ ہستیوں میں سے خاندان سادات رانیوال

marfat.com

سیداں کی علمی اصلاحی، دینی اور سیاسی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے ۱۹۸۱ سے جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ الحمد اللہ اس کی دوسری تصنیف آج اختتام کو پہنچی ہے۔

اس کا تیسرا منصوبہ مرشد کامل حضرت شہنشاہ ولایت "پیر سید ولائت شاہ صاحب" کی سوانح حیات "**تذکرہ شاہ ولایت**" کا دوسرا ایڈیشن عنقریب بفضل تعالیٰ شروع کر دیا جائے گا۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمت دے اور ان پاکباز مردان خدا کے صدقے اس کار خیر کو بھی پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق دے۔ امین۔ ثم آمین

===

marfat.com

حاجی ماسٹر محمد حیات نقشبندی

مرحوم قبلہ مجاہد ملتؒ کے بہت عقیدت مند تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے محمد فاروق نقشبندی بھی ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

انہوں نے سرگودھا روڈ اور ارد گرد محلہ جات میں پاک سنی فورس قائم کی اور ہر سال سرگودھا روڈ کی طرف سے میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت کر کے مرکزی جلوس میں شرکت کرتے ہیں۔ صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی کے بڑے عقیدت مند ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے والد صاحب مجھے مار رہے تھے کہ مجاہد ملت محمود شاہ گجراتیؒ ہمارے گھر تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا ماسٹر صاحب اس بچے کو کیوں مار رہے ہو۔ والد صاحب نے اپنی آنکھوں میں آنسو بھر کے عرض کی۔ حضور یہ اپاہج ہے میں ڈرتا ہو کہ یہ گداگر نہ بن جائے۔ مجاہد ملت نے فوراً دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور کہا اے اللہ اس بچے کی راہنمائی فرما۔ اور فرمایا ماسٹر صاحب اس کو چھوڑ دیں یہ فقیر نہیں بنے گا۔ یہ مجاہد ملتؒ کی نظر کرم ہے کہ آج بھی میں محنت کر کے روزی کماتا ہوں۔ بلکہ اپنے خاندان کی کفالت کرتا ہوں۔ اور اپنے مرشد کامل کی خدمت کے علاوہ دوست واحباب کی خدمت کرنے میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

صاحبزادہ محمد فاروق نقشبندی (خادم مجاہد ملت)

پروپرائیٹر:۔ ایم فاروق پراپرٹی ڈیلر سرگودھا روڈ گجرات

marfat.com

مولوی محمد عظیم قادری (مرحوم)
کے بیانات

مولوی عظیم قادری صاحب مرحوم وہ شخص ہیں جنہوں نے مسجد حاجی پیر بخش مرحوم کی تعمیر میں نگرانی کی اور جب تک مسجد تعمیر نہ ہوئی بے لوث خدمت کرتے رہے انہوں نے زندگی کا بہت بڑا حصہ مجاہد ملت حضرت پیر سید محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ گزارا

۱۔ کہ میں ہر روز روزنامہ نوائے وقت پر ایک حدیث مبارک پڑھا کرتا تھا اور دل میں خیال آیا کہ اس کا مطلب کسی سے پوچھوں آخر ایک دن حضرت مولانا عبدالغفور ہزاروی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اخبار پیش کیا وہاں حدیث کے الفاظ یوں تھے۔ کہ بہترین جہاد جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ تو جواب میں ہزاروی صاحب نے فرمایا مولوی صاحب اس کی تفصیل محمود شاہ گجراتی ہیں خدا کی قسم "ماہہ کی اتنی عمر نہیں جتنے درجے محمود شاہ گجراتی لے گیا ہے"۔

۲۔ پیر محمود شاہ گجراتی ہمیشہ غریبوں مسکینوں مصیبت زدوں اور زیر عتاب لوگوں سے شفقت فرمایا کرتے تھے۔ ہمیشہ کسی غریب کوچوان کے شکستہ تانگہ پر سواری کرنا پسند فرماتے تھے اور طے شدہ کرایہ سے زیادہ عنایت فرماتے تھے۔ سفر پر جاتے تو جنرل بس سٹینڈ گجرات سے ایک نابینا اخبار فروش سے اخبار خرید فرماتے اور زائد پیسے ادا فرماتے تھے۔ یہ آپ کے معمولات میں شامل تھا۔

مولوی عظیم قادری صاحب مزید بیان کرتے ہیں مجھے ایک جج سے جائز کام تھا اور وہ

marfat.com

جج خواجہ پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف کا مرید تھا۔ میں نے مجاہد ملتؒ سے عرض کیا کہ گولڑہ شریف حاضری دینا ہے اور سجادہ نشین حضرت بابو جی سرکارؒ سے سفارشی رقعہ لینا ہے مجاہد ملتؒ میرے ساتھ گولڑہ شریف گئے۔ بابو جی سرکارؒ سے سفارشی رقعہ بنوایا۔ حالانکہ آپ سرکار کسی سرکاری اہلکار کی طرف سفارشی رقعہ نہ لکھتے تھے۔ لیکن مجاہد ملتؒ کے کہنے پر انہوں نے ایسا کیا۔ واپسی پر خود راولپنڈی تک اپنی گاڑی میں ہمیں الوداع کہنے تشریف لائے۔ رقعہ جب جج کے پاس پہنچا تو انہوں نے عقیدت سے اس رقعہ کو اپنی آنکھوں پر لگالیا اور پوچھا کہ مولوی صاحب تم نے یہ رقعہ کیسے حاصل کر لیا تو میں نے کہا کہ ہمارے دوست مجاہد ملتؒ کے کہنے پر آپ سرکار نے یہ رقعہ دیا ہے۔ جج نے کہا کہ مولوی صاحب میں نے نہ صرف آپ کا مطلوبہ کام کر دیا ہے بلکہ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے میرے شیخ کا رقعہ مجھ تک پہنچا کر میرا سر فخر سے بلند کر لیا ہے اور اس رقعہ کا آنا میرے لئے بہت بڑی سعادت ہے اور یہ میرے پاس ہمیشہ ایک یادگار کے طور پر محفوظ رہے گا۔

marfat.com

حضرت مجاہد ملت رحمتہ اللہ علیہ کے ایک عقیدت مند علامہ عنایت اللہ بٹ کے تاثرات

پیر ولایت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند اکبر اور امیر ملت رحمتہ اللہ علیہ محدث علی پوری کے خلیفہ حضرت صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ حقیقت میں مجاہد ملت تھے جنہوں نے اپنے کردار اور اپنی گفتار سے ثابت کیا وہ اس قابل ہیں کہ ان کو مجاہد ملتؒ کہا جائے۔ آج بھی اگر کوئی عقیدت مند ان کے دربار عالیہ پر حاضر ہوتا ہے تو بے ساختہ ان کے منہ سے ابو الوفا کا نام بلند ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولوی تو روز پیدا ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے مگر مجاہد ملت محمود شاہ گجراتی کبھی کبھی پیدا ہوتا ہے۔ چند واقعات قلمبند کر رہا ہوں جن سے ثابت ہو گا کہ واقعی محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ ایک بے باک، نڈر اور حق گو لیڈر تھے۔

۱۔ جب (P.N.A.) معرض وجود میں آئی اور مجاہد ملت جمعیت العلماء پاکستان کے سینئر نائب صدر کی حیثیت سے اس میں شامل تھے۔ تو مولانا شاہ احمد نورانی، رفیق احمد باجوہ اور مولانا عبدالستار خاں نیازی گجرات مسجد کے حجرے میں آئے میں مولوی عظیم قادری (مرحوم) نادر خاں جوڑا (مرحوم) موجود تھے۔ انہوں نے ایم پی اے کے لئے آپ کو الیکشن میں ٹکٹ پیش کیا۔ جبکہ اس سے قبل آپ ایم این اے کی سیٹ پر الیکشن لڑنے کا اعلان فرما چکے تھے۔ انہوں نے ایک گاڑی کی بھی پیش کش کی اور مزید تعاون کا بھی لالچ دیا مگر مجاہد ملت نے فرمایا کہ میں حسینی سید ہوں اور حسینی سید بکا نہیں کرتا پاکستان بنانے والوں میں سے ہوں تمہارے پاس پارٹی فنڈ ہے جو لوگوں کا مال ہے میں اس امانت میں خیانت نہیں کرنا چاہتا یہ کہہ کر آپ نے بڑی شان سے

marfat.com

ٹکٹ واپس کر دیا۔

۲۔ ایک دفعہ چودھری ظہور الٰہی مرحوم مسجد میں آپ کے حجرہ میں تشریف لائے اور مجاہد ملت سے معافی کے طلب گار ہوئے اور اپنی ٹوپی اتار کر آپ کے قدموں میں رکھ دی لیکن مجاہد ملت نے بڑی شان سے ٹوپی اٹھائی اور چودھری صاحب کے سر پر رکھ دی اور فرمایا کہ تو اس حکومت میں زیر عتاب ہو۔ اس لئے میری ہمدردیاں تمہارے ساتھ ہیں۔ سید کسی پر زیادتی نہیں کرتا۔ میرا خون حسینی خون ہے اس لئے میں معاف کرتا ہوں۔

۳۔ ۱۹۷۲ء میں دوسری تحریک ختم نبوت میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی گئی جس میں گجرات کی تمام سیاسی اور مذہبی تنظیموں نے اپنا کردار ادا کیا سب اتفاق مجاہد ملت کی وجہ سے تھا۔ کالری دروازہ عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری والی مسجد میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ تھا۔ جس میں قبلہ شیخ الحدیث سید احمد شاہ صاحبؒ، صاحبزادہ سید حامد علی شاہ صاحب، شیعہ کی طرف سے علامہ کفایت حسین صاحب اور دیوبندیوں کی طرف سے علامہ محمد یوسف بنوری صاحب بھی موجود تھے۔ جب مجاہد ملت پیر محمود شاہ گجراتی کا خطاب شروع ہوا تو مسجد نعرہ رسالت سے گونج اٹھی۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ اس مسجد میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہوئی آپ کے خطاب سے علامہ یوسف بنوری اتنے متاثر ہوئے کہ وہ بے ساختہ پکار اٹھے لوگو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اٹھنا معجزہ، بیٹھنا معجزہ، چلنا معجزہ ہے، ارے مجھے کہنے دو کہ حضور کا بال بال معجزہ ہے۔

۴۔ آپ کے دست حق پرست پر بہت سے ہندو اور عیسائی مسلمان ہوئے گجرات کا جگ دیش رائے کو کل چند خاندان یعنی (بارہ دری والے) آپ کے ذریعے اسلام

marfat.com

لائے پھر یہ کہ ان کی ہر مقام پر مدد کی خصوصاً جب ان کی زمین کا کیس شروع ہوا تو آپ نے ان کی .بہت زیادہ مدد کی اور فیصلہ ان کے حق میں کروایا اس پر انہوں نے نذرانے میں ایک ایکڑ زمین دی جو آپ نے مسجد کے نام وقف کردی۔ -یہی وجہ ہے کہ وصال کے وقت تک آپ نے اپنے والد محترم کی طرف سے دیئے ہوئے سات مرلہ کے مکان میں زندگی گزار دی۔ کوئی کوٹھی بنگلہ اور بینک بیلنس نہ تھا۔

۵۔ آپ نے تحریک پاکستان میں بڑے بڑے سیاسی لیڈروں کے ساتھ ہراول دستے میں کام کیا۔ ممتاز دولتانہ نے ایک بار مغربی پاکستان کے گورنر ملک میر محمد خاں سے آپ کا تعارف کروایا تو گورنر نے آپ کی ملی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کو ٹرانسپورٹ کا روٹ پرمٹ الاٹ کر دیا ان دنوں روٹ پرمٹ بڑی مشکل سے ملتا تھا اور روٹ پرمٹ حاصل کرنے کے لئے بڑے بڑے لوگ سوجتن کرتے تھے مگر آپ کو بڑی آسانی سے اور بغیر کسی تردد کے مل گیا مگر آپ نے اپنے ایک عقیدت مند کو دے دیا یہ عقیدت مند حبس خاندان سے تھا اس خاندان نے ٹرانسپورٹ میں بڑا نام پیدا کیا اور آج اسی مجاہد ملت کی سخاوت کی وجہ سے پاکستان کا امیر ترین خاندان تصور کیا جاتا ہے۔

۶۔ آپ ہمیشہ حقیقت پر مبنی وعدے کرتے اور جو بات منہ سے نکالتے تھے اس پر ڈٹ جاتے تھے آپ کا یہ فرمان عام تھا۔ کہ جب محمود شاہ گجراتی اپنی شیروانی بدلتا ہے حکومت ہی بدل جاتی ہے ۔ آپ نے حکومت پاکستان سے بار بار مطالبہ کیا کہ حمودالرحمان رپورٹ کو شائع کیا جائے ورنہ پاکستان ٹوٹ جائے گا ایسا ہی ہوا حکومت نے حمودالرحمان رپورٹ کو پس پشت ڈال دیا اور مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا۔ حبس کا صاحبزادہ صاحب کو .بہت زیادہ دکھ تھا۔ اور آخری دم تک اس کا افسوس کرتے

marfat.com

رہے۔
آپ نے بڑی بڑی محافل میں شرکت کی۔ جونہی آپ کسی جلسہ میں تشریف لے جاتے تمام لوگ احترام سے کھڑے ہو جاتے۔ آپ سچے عاشق رسول تھے۔ اس لئے ثناء خوان مصطفی سے بڑی شفقت فرمایا کرتے تھے۔ سفید پوشی اس قدر تھی کہ آپ کے پاس اپنی ٹرانسپورٹ نہ تھی اور بعض جلسوں میں تانگوں وغیرہ پر تشریف لے جاتے۔ پیدل چلنے سے بھی گریز نہ فرماتے تھے۔ پورے پاکستان میں کہیں بھی کوئی مذہبی، دینی، ملی مشکل آتی تو آپ فوراً اس میں شرکت فرماتے اور جتنی دیر تک اس کا حل نہ ہوتا آپ چین سے نہ بیٹھتے تھے۔ یہ تمام باتیں آپ کے اعلیٰ کردار کی عکاسی کرتی ہیں۔
آپ نے اپنی زندگی میں ہمیشہ اپوزیشن کا کردار ادا کیا ہر حکومت کے غلط اقدامات کی مخالفت کی خواہ وہ آمریت ہو یا کسی جمہوریت حکومت غلط اقدام ہو

marfat.com

حرف آخر

محمد نواز شاہد صاحب نقشبندی نے "تذکرہ شاہ ولایت" کے بعد "تذکرہ مجاہد ملت" نامی کتاب تصنیف کر کے ایک بلند پایہ اور عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ گویا انہوں نے اس مادی دنیا میں رہتے ہوئے ایک ولی کامل اور مجاہد ملت رحمہ کے حالات جو کہ حقیقت پر مبنی ہیں قلمبند کر کے حدیث پاک کی رو سے جنت میں اپنا گھر بنالیا ہے (انشاء اللہ العزیز)

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب جنتی جنت کی طرف جارہے ہوں گے تو ایک شخص جو جہنمیوں کی صف میں کھڑا ہو گا ایک اللہ والے کو جنتیوں کی صف میں پہچان کر اس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرے گا

اماتعرفنی اناالذی سقتیک شربتا (مشکوۃ ص ۴۹۴)

کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا میں وہی ہوں جس نے ایک مرتبہ آپ کو پانی پلایا تھا اسی طرح ایک دوزخی آئے گا اور اللہ تعالیٰ کے ولی سے عرض کرے گا۔

وقال بعضھم اناالذی ومصبت لک وضوء (مشکوۃ ص ۴۹۴)

اور ایک دوزخیوں میں سے کہے گا میں وہ ہوں جس نے ایک مرتبہ آپ کو وضو کرایا تھا گویا دونوں دوزخی ولی اللہ کے دامن کو پکڑ کر عرض کریں گے ہم نے دنیا میں چند لمحات آپ کی خدمت میں گزارے تھے۔ ہمیں آپ چھوڑ کر اکیلے جنت میں جارہے ہیں

لج پال پریت نو توڑ دے نئیں
جدھی باہہ پھڑدے اونوں چھوڑدے نہیں

marfat.com

وہ ولی اللہ بار گاہ ایزدی میں دست بدعا ہو گا

فیشفع لہ فیدخلہ الجنتہ

وہ جنتی ان دوزخیوں کی شفاعت کرے گا اور انہیں جنت میں لے جائے گا۔

زیر نظر کتاب تذکرہ "مجاہد ملتؒ" کی تصنیف محمد نواز شاہد صاحب نقشبندی نے بڑی لگن سے فرمائی۔ تحقیق و ترتیب کا کام ڈاکٹر احمد حسن قریشی صاحب نے فرمایا۔ راقم الحروف فقیر نے اس کتاب کی تکمیل و اشاعت کا بندوبست کیا۔ دیگر کئی ساتھیوں نے اس کی تکمیل کیلئے معاونت فرمائی جن کا نہایت مشکور ہوں۔ کل قیامت کے دن۔ یہی حضرت قبلہ مجاہد ملتؒ کی خدمت میں اپنی اپنی کاوشوں کا ذکر کریں گے۔

حدیث پاک کی رو سے جب جنتی آدمی صرف پانی پلانے والوں اور وضو کرانے والے کو جنت میں لے جائیں گے تو قبلہ مجاہد ملتؒ اپنے ان ساتھیوں کو ضرور جنت میں لے کر جائیں گے۔

شنیدم کہ در روز امید وبیم
بداں را با نیکاں بہ بخشند کریم

میں نے سنا ہے کہ قیامت کے دن برے لوگ نیک بندوں کے وسیلہ سے بخشے جائیں گے

عفی عنہ

صاحبزادہ پیر سید سعید احمد شاہ گجراتی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہ ولایتؒ مجاہد ملتؒ

حضرت پیر سید محمود شاہ گجراتی رحمتہ اللہ علیہ

marfat.com

اچھی صحت خدا کی نعمت

میزبان
آٹا نمبر ا
میزبان فائن

PHONE:
(04331) 513278
(04331) 522008
(04331) 513378
RESIDENCE:
(04331) 515578
(04331) 25566

یونائیٹڈ فلور ملز

پرائیویٹ لمیٹڈ جی ٹی روڈ گجرات

ملز برانڈ۔ میزبان آٹا نمبر ا۔ میزبان فائن۔ پکوان میدہ، سوجی

مینجنگ ڈائریکٹر : چوہدری عبدالرزاق

ڈائریکٹرز: چوہدری افتخار احمد، چوہدری ریاض حسین

marfat.com

یونس پنکھے

ایکسپورٹ کوالٹی

Yunas FANS

R.T.M. NO. 59929

یونس پنکھے

کا عالمی اعزاز

یونس فین کے اعلیٰ معیار کی تصدیق کرتے

ہوئے یورپ کیلئے پنکھے برآمد کرنے کا کنٹریکٹ

یونس فین کو دیا گیا

پاکستان میں ہر جگہ پر ایک ہی قیمت پر دستیاب ہیں۔

YUNAS METAL WORKS (PVT) LTD.

YUNAS COLONY, G.T. ROAD, GUJRAT-PAKISTAN.

PHONE : 04331-525203-5

FAX : +92-4331-515204-525209

E-MAIL : ymw@ms.net.pk

marfat.com

میٹرک پاس طالبات کیلئے دینی تعلیم وتربیت اور
فاضل عربی، ایف-اے، بی-اے کا جامع نصاب
قرآن ☆ حدیث ☆ تجوید ☆ سیرت ☆ تاریخ
☆ تصوف ☆ صرف ونحو ☆ عربی ادب کے ساتھ
علوم جدیدہ کی تعلیم کا مثالی ادارہ

یونیورسل اسلامک کالج

(برائے خواتین)

درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

فیکلٹی آف شریعہ: فاضل عربی مع ایف اے، بی اے، کمپیوٹر کورس ۳ماہ=مدت کورس ۳سال

فیکلٹی آف آرٹس: میٹرک =۱سال، ایف اے=۲سال، بی اے=۲سال

فیکلٹی آف تحفیظ القرآن: مکمل قرآن حکیم مدت کورس=۲سال مع ترجمہ قرآن حکیم

یونیورسل کالج آف کمپیوٹر سائنسز DOS- LOTUS-WORD STAR-CORELDRW

انسٹی ٹیوٹ آف ووکیشنل سائنسز: جس میں ۳ماہ، چھ ماہ اور ایک سال کا ڈپلومہ کورسز کروائے جاتے ہیں۔

رابطہ یونیورسل فاؤنڈیشن (پاکستان)
علی پورہ روڈ گجرات
فون : 522557

سرپرست اعلیٰ : ابن شیخ الحدیث سید محمد شہزاد مصطفیٰ الحسینی

marfat.com

خراج عقیدت

مجاہد ملتؒ کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے آپ کے وصال سے عالم اسلام ایک بے باک، نڈر اور حق گو عالم دین سے محروم ہو گئی۔خدا تعالے ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

منجانب : الحاج میاں عبد الوحید

چیف پیٹرن

سول پائیلٹ کالج آف کامرس گجرات فون : 524604-524621

پائیلٹ لاء کالج، جناح روڈ گجرات فون : 524704-524718

سول پائیلٹ کالج آف کمپیوٹر سائنسز گجرات فون : 524650

سول پائیلٹ ہائی سکول، جناح روڈ گجرات فون : 514562

سول پائیلٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول، گجرات فون : 25562

پنجاب ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر جی ٹی روڈ گجرات فون : 524604-524621

marfat.com

لائسنس نمبر: FFG-17(21)94

سٹیٹ بنک سے منظور شدہ

غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کے لئے

☆ صرف ☆

این ایم منی چینجر

N.M.

MONEY CHANGER

PH: 514827-25412-513412-29796

چیف ایگزیکٹو

حاجی ناصر محمود صراف، چوک بازار صرافہ گجرات

marfat.com

خالص سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز

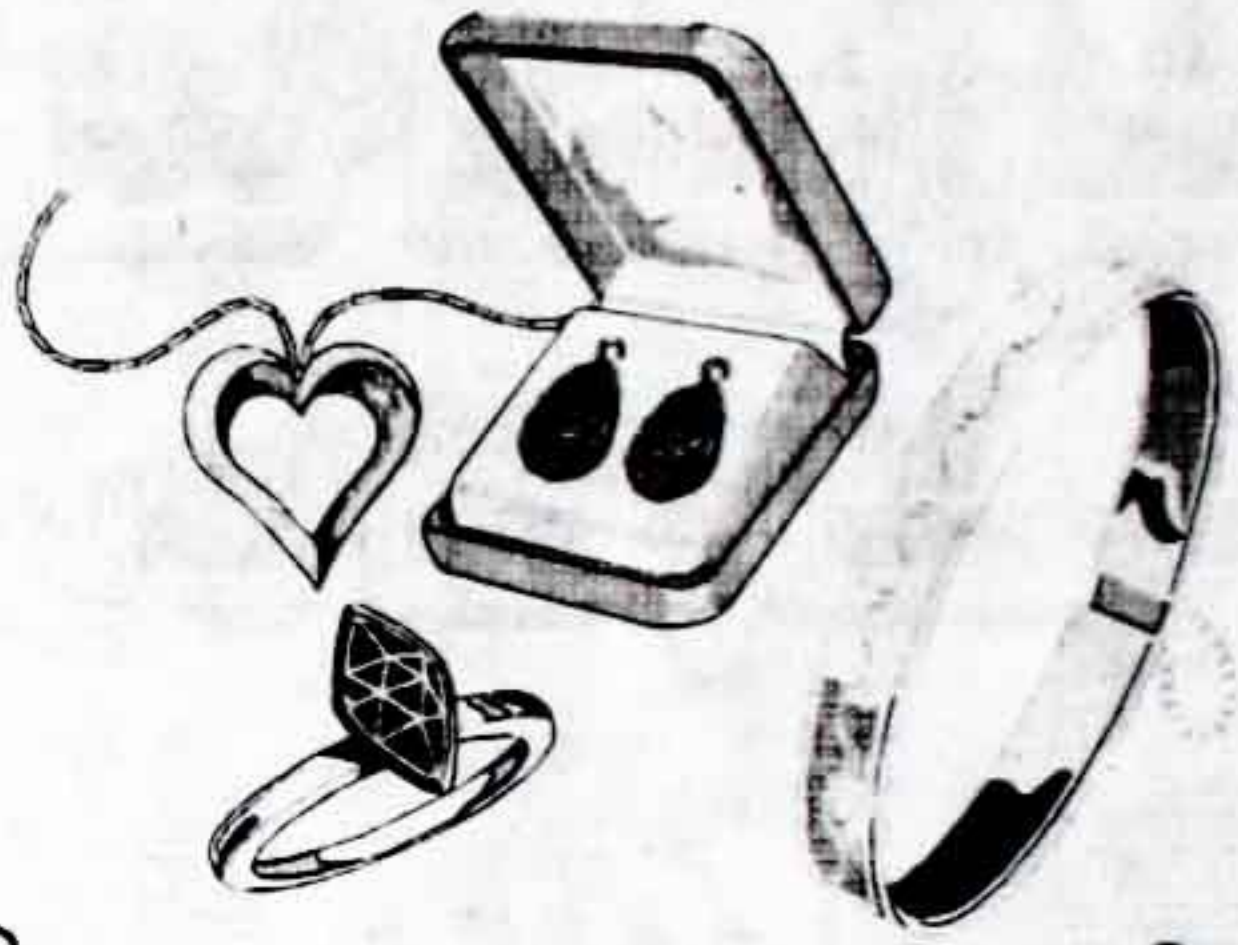

عنایت اللہ دی ہٹی

INAYAT ULLAH DE HATTI

BAZAR SARAFA, GUJRAT.
PHONE: (04331) 514183-514361
FAX: 0092-4331-514483
MOBILE: (0342) 340140

بازار صرافہ گجرات

پروپرائیٹر: ضیاء الرحمٰن

marfat.com

جامعہ شاہ ولایت

مدرسہ خدام الصوفیہ

جناح روڈ گجرات

ناظرہ، حفظ، تجوید و درس نظامی کی کلاسوں کا

ماہرین اساتذہ کی زیر نگرانی معقول انتظام ہے۔

ناظم اعلیٰ صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی

زیر نگرانی: انجمن خدام الصوفیہ ضلع گجرات

PH: 0092-4331-513061

marfat.com

MUGHAL DESIGNER

مغل ڈیزائنر

آرکیٹکچرل اینڈ انٹیرئیر ڈیزائنر

ARCHITECTURAL AND INTERIOR DESIGNER

ناصر پلازہ جیل چوک گجرات

انچارج : اصغر علی نظامی

PH: (04331) 525330-28737

marfat.com

پنکھا سازی کی دنیا کا جگمگا تا نام

اعتماد کا نام

TOSHIBA

FANS

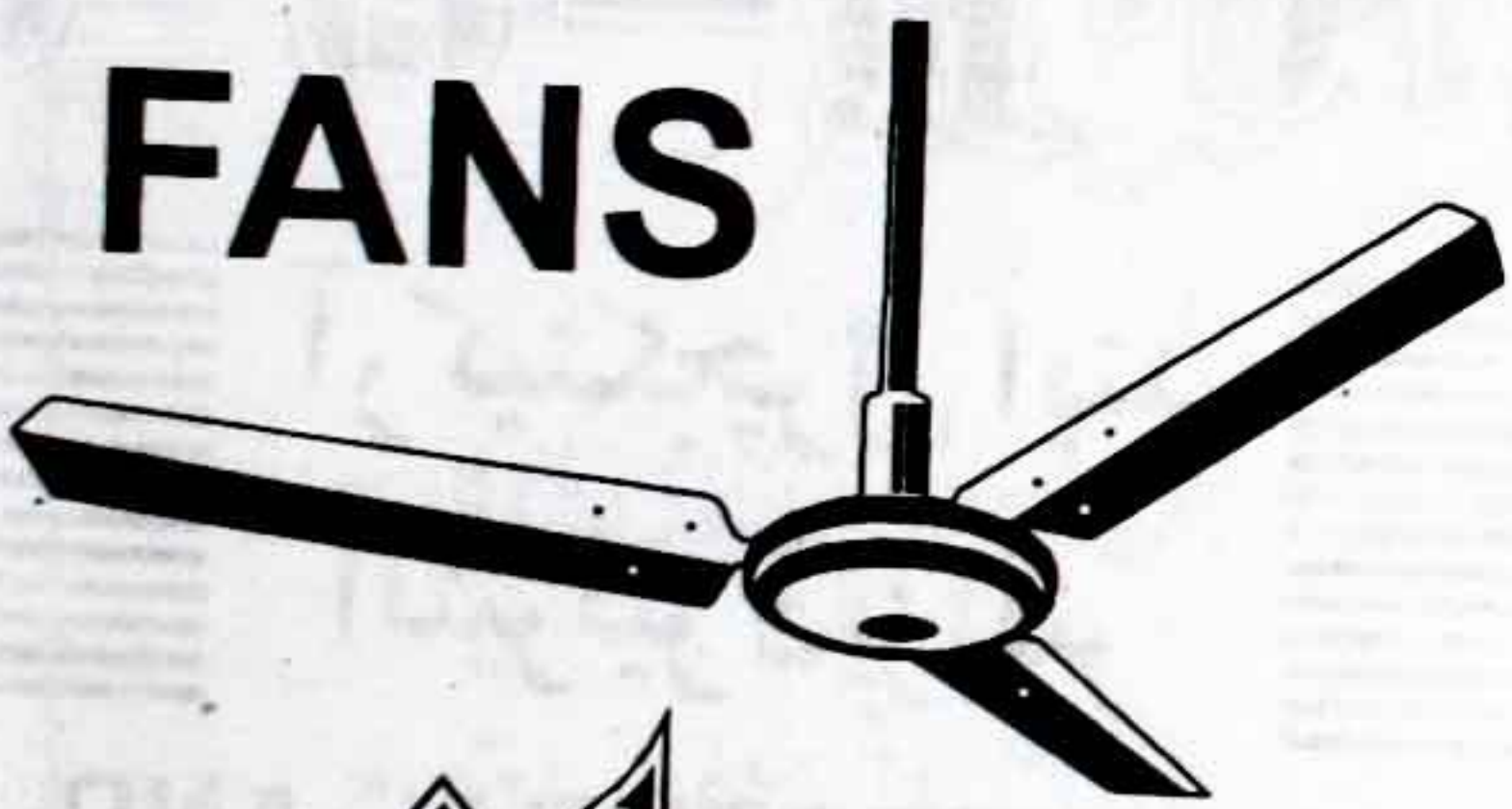

نیو شیبا فینز

سرگودھا روڈ گجرات فون: 513123

پروپرائیٹر چوہدری الطاف حسین

marfat.com